

سنن ابن ماجہ شریف

جلد سوم

تالیف

حافظ ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوينی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن ماجہ شریف

تالیف: حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید
ابن ماجہ القزویؒ

مترجم: مولانا محمد قاسم امین

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

- ❖ مکتبہ رحمانیہ اقرام سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228
- ❖ مکتبہ بیوم اسلامیہ اقامت سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395
- ❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار، لاہور، پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلق فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشانہ ہی کے لئے ہم بے حد شکر
گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۴	کس چیز سے ذبح کیا جائے؟	۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر
۳۵	کھال اتارنا	۱۸	قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟
۳۶	دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت	۱۹	قربانی کا ثواب
	عورت کا ذبیحہ	۲۰	کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟
	بد کے ہوئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۲۱	اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟
۳۷	چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مشلہ کرنا منع ہے	۲۲	کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر ہوتی ہیں؟
۳۸	نجاست کھانے والے جانور کے گوشت سے ممانعت		کون سا جانور قربانی کے لئے جائز ہے؟
	گھوڑوں کے گوشت کا بیان	۲۳	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟
۳۹	پالتو گھوں کا گوشت	۲۵	صحیح سالم جانور قربانی کے لئے خریدا پھر خریدار کے
۴۰	خچر کے گوشت کا بیان		پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو گیا
۴۱	پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا (ہی) ہے		ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری کی قربانی
		۲۶	جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے
	کتاب العید		دس دن اور ناخن نہ کتروائے
۴۳	شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو مارنے کا حکم	۲۷	نماز عید سے قبل قربانی ذبح کرنا ممنوع ہے
۴۴	کتا پالنے سے ممانعت الا یہ کہ شکار کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے ہو	۲۸	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
	کتے کے شکار کا بیان	۲۹	قربانی کی کھالوں کا بیان
۴۵	مجوی کے کتے کا شکار		قربانیوں کا گوشت عید گاہ میں ذبح کرنا
۴۶	تیار کمان سے شکار		کتاب الذبائح
۴۷	شکار رات بھر غائب رہے	۳۰	عقیقہ کا بیان
۴۸	معرض (بے پر اور بے پیکان کے تیر) کے شکار کا	۳۱	فرعہ اور عیرہ کا بیان
		۳۲	ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا
		۳۳	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۶۸	شرید کے درمیان سے کھانا منع ہے	۴۸	جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ کاٹ لیا جائے
	نوالہ نیچے گر جائے تو؟	۴۹	چھلی اور ٹڈی کا شکار
۶۹	شرید باقی کھانوں سے افضل ہے	۵۰	جن جانوروں کو مارنا منع ہے
۷۰	کھانے کے ہاتھ پونچھنا	۵۱	چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت
	کھانے کے بعد کی دعا	۵۲	گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا
۷۱	مل کر کھانا	۵۳	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۷۲	کھانے میں پھونک مارنا	۵۴	بھیڑیے اور لومڑی کا بیان
	جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو کچھ کھانا اسے		بجو کا حکم
	بھی دینا چاہئے	۵۵	گوہ کا بیان
۷۳	خوان اور دستر کا بیان	۵۶	خرگوش کا بیان
	کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور لوگوں کے	۵۷	جو چھلی مر کر سطح آب پر آجائے؟
	فارغ ہونے سے قبل ہاتھ روک لینا منع ہے	۵۹	کوئے کا بیان
۷۴	جس کے ہاتھ میں چکنا ہٹ ہو اور وہ اسی حالت میں		بلی کا بیان
	رات گزار دے		کتاب اللہ طعمہ
۷۵	کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟	۶۰	کھانا کھلانے کے فضیلت
	مسجد میں کھانا	۶۱	ایک شخصیت کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جاتا ہے
۷۶	کھڑے کھڑے کھانا	۶۲	مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں
	کدو کا بیان		میں
۷۷	گوشت (کھانے) کا بیان	۶۳	کھانے میں عیب نکالنا منع ہے
۷۸	(جانور کے) کون سے حصے کا گوشت عمدہ ہے		کھانے سے قبل ہاتھ دو ہونا (اور کلی کرنا)
	بھنا ہوا گوشت	۶۴	تکیہ لگا کر کھانا
۷۹	دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت		کھانے سے قبل 'بسم اللہ' پڑھنا
	کیلی اور تلی کا بیان	۶۵	دائیں ہاتھ سے کھانا
	نمک کا بیان	۶۶	کھانے کے بعد انگلیاں چائنا پیالہ صاف کرنا
۸۰	سرکہ بطور سالن	۶۷	اپنے سامنے سے کھانا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۹۵	دہی اور گھی کا استعمال پھل کانے کا بیان	۸۱	روغن زیتون کا بیان دودھ کا بیان
۹۶	اوندھے ہو کر کھانا منع ہے <u>کتاب (اللا سربہ)</u>	۸۲	میٹھی چیزوں کا بیان ککڑی اور تر کھجور ملا کر کھانا
۹۷	خمر ہر برائی کی کنجی ہے	۸۳	کھجور کا بیان جب موسم کا پہلا پھل آئے
۹۸	جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا		تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا دودھ تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے
۹۹	شراب کارسیا شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز قبول نہیں شراب کس کس چیز سے بنتی ہے؟	۸۴	اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا کھجور مکھن کے ساتھ کھانا
۱۰۰	شراب میں دس جہت سے لعنت ہے	۸۵	میدہ کا بیان
۱۰۱	شراب کی تجارت	۸۶	باریک چپاتیوں کا بیان فالودہ کا بیان
۱۰۲	لوگ شراب کے نام بدلیں گے (اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال کریں گے)	۸۷	گھی میں چڑی ہوئی روٹی گندم کی روٹی جو کی روٹی
	ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۸۸	میانہ روٹی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت ہر وہ چیز جس کو جی چاہے کھا لینا اسراف میں داخل ہے
۱۰۴	جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے	۸۹	کھانا پھینکنے سے ممانعت بھوک سے پناہ مانگنا
۱۰۵	دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شراب بنانے کی ممانعت	۹۰	رات کا کھانا چھوڑ دینا دعوت و ضیافت
۱۰۷	نبیذ بنانا اور پینا	۹۱	اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو واپس لوٹ جائے گھی اور گوشت ملا کر کھانا
۱۰۸	شراب کے برتنوں کے برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کا بیان	۹۲	جب گوشت پکائیں تو شور بہ زیادہ رکھیں لبسن پیاز اور گندنا کھانا
۱۰۹	منگے میں نبیذ بنانا	۹۳	
۱۱۰	برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے چاندی کے برتن میں پینا تین سانس میں پینا	۹۴	
۱۱۱			

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۲۶	گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت	۱۱۲	مشکیزوں کا منہ اُلٹ کر پینا مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا کھڑے ہو کر پینا
۱۲۷	عرق النساء کا علاج زخم کا علاج جو طب سے ناواقف ہو اور علاج کرے	۱۱۳	جب مجلس میں کوئی چیز پیئے تو اپنے بعد دائیں طرف والے کو دے اور وہ بھی بعد میں دائیں والے کو دے
۱۲۸	ذات الجنب کی دوا بخار کا بیان	۱۱۴	برتن میں سانس لینا مشروب میں پھونکنا چلو سے منہ لگا کر پینا
۱۲۹	بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو	۱۱۵	میزبان (ساق) آخر میں پیئے
۱۳۰	چھپنے لگانے کا بیان	۱۱۶	شیشہ کے برتن میں پینا
۱۳۲	چھپنے لگانے کی جگہ		کتاب (الطیب)
۱۳۳	چھپنے کن دنوں میں لگائے جائیں؟	۱۱۷	اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری اس کا علاج بھی نازل فرمایا
۱۳۴	داغ دے کر علاج کرنا		بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتی المقدور) مہیا کر دینی چاہئے
۱۳۵	داغ لینے کا جواز اشد کا سرمہ لگانا	۱۱۸	پرہیز کا بیان مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو
۱۳۶	طاق مرتبہ سرمہ لگانا شراب سے علاج کرنا منع ہے	۱۱۹	ہریرہ کا بیان کلونجی کا بیان
۱۳۸	قرآن سے علاج (کر کے شفاء حاصل) کرنا مہندی کا استعمال	۱۲۰	شہد کا بیان کھنسی اور عجوہ کھجور کا بیان
	اونٹوں کے پیشاب کا بیان برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟	۱۲۱	سنا اور سنوت کا بیان
۱۳۹	نظر کا بیان	۱۲۲	نماز شفاء ہے
۱۴۰	نظر کا دم کرنا دہ دم جن کی اجازت ہے	۱۲۳	ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت
۱۴۱	سانپ اور پھوکا دم	۱۲۴	مسہل دوا

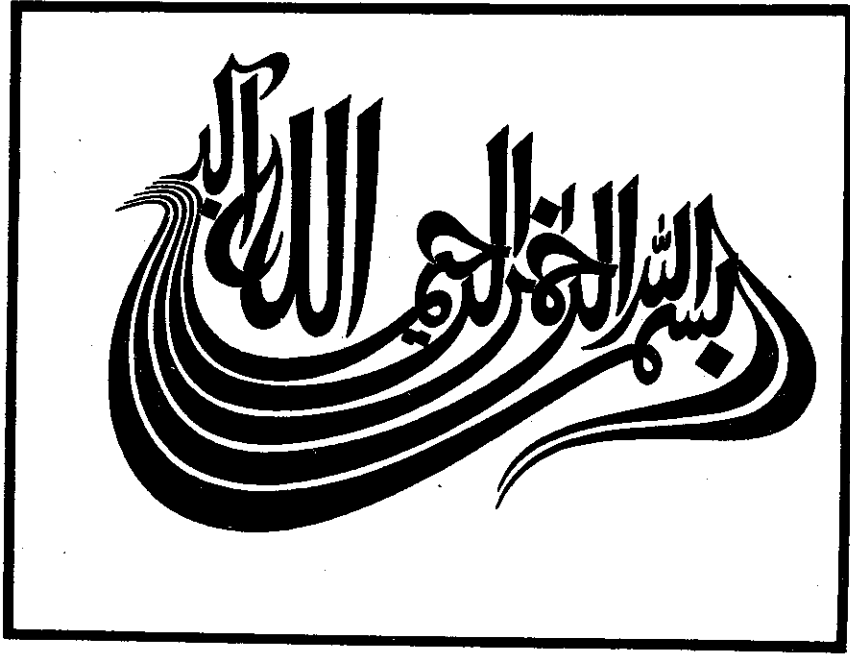
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۱	عورت آنچل کتنا لمبا رکھے؟ سیاہ عمامہ	۱۳۲	جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو کئے اور جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئے گئے
۱۶۲	درمیان لٹکانا ریشم پہننے کی ممانعت	۱۳۳	بخار کا تعویذ
۱۶۳	جس کو ریشم پہننے کی اجازت ہے ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے	۱۳۴	دم کر کے پھونکنا
۱۶۴	عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا مردوں کا سرخ لباس پہننا	۱۳۵	تعویذ لٹکانا
۱۶۵	کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے صحیح نہیں	۱۳۶	آسیب کا بیان
۱۶۶	مردوں کے لئے زرد لباس جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف یا تکبر نہ ہو	۱۳۷	قرآن کریم سے (علاج کر کے) شفاء حاصل کرنا
۱۶۷	شہرت کی خاطر کپڑے پہننا مردار کا چڑا باغت کے بعد پہننا	۱۳۸	دودھاری والا سانپ مار ڈالنا
۱۶۸	بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا	۱۳۹	نیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بد فال لینا نا پسندیدہ ہے
۱۶۹	جوتے پہننا اور اتارنا ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت	۱۴۰	جذام
۱۷۰	کھڑے کھڑے جوتا پہننا سیاہ موزے	۱۴۱	جادو
۱۷۱	مہندی کا خضاب سیاہ خضاب کا بیان	۱۴۲	گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے وقت کی دعا
۱۷۲	زرد خضاب خضاب ترک کرنا	۱۴۳	کتاب اللباس
۱۷۳	جوڑے اور چوٹیاں بنانا	۱۴۴	آنحضرت کے لباس کا بیان
		۱۴۵	نیا کپڑا پہننے کی دعا
		۱۴۶	ممنوع لباس
		۱۴۷	بالوں کا کپڑا پہننا
		۱۴۸	سفید کپڑے
		۱۴۹	تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا
		۱۵۰	پانچ جامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟
		۱۵۱	قیص پہننا
		۱۵۲	قیص کی لمبائی کی حد
		۱۵۳	قیص کی آستین کی حد
		۱۵۴	گھنڈیاں کھلی رکھنا
		۱۵۵	پانچ جامہ پہننا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۸۹	مصافحہ	۱۷۳	زیادہ (لجے) بال رکھنا مکروہ ہے کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے چھوڑ دینا، انگشتری کا نقش
۱۹۰	ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے (داخل ہونے سے قبل) اجازت لینا	۱۷۴	(مردوں کے لئے) سونے کی انگشتری
۱۹۱	مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟	۱۷۵	انگشتری پہننے میں نگینہ ہتھیلی کی طرف کی رکھنا
۱۹۲	جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو		دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا
	چھینکنے والے کو جواب دینا		انگوٹھے میں انگشتری پہننا
۱۹۳	مرد اپنے ہم نشین کا اعزاز کرے	۱۷۶	گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)
	جو کسی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ حقدار ہے	۱۷۷	تصاویر یا مال جگہ میں ہوں
	عذر کرنا		سرخ زین پوش (کی ممانعت)
۱۹۴	مزاح کرنا		چیتوں کی کھال پر سواری
۱۹۵	سفید بال اکھیڑنا		کتاب اللادب
	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا	۱۷۸	والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک
	اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت	۱۸۰	ان لوگوں سے تعلقات اور حسن سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد کے تعلقات تھے
۱۹۶	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے؟		والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا
	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	۱۸۲	پڑوس کا حق
۱۹۷	کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟		مہمان کا حق
	نا پسندیدہ نام	۱۸۳	یتیم کا حق
۱۹۸	نام بدلنا	۱۸۴	رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا
۱۹۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور کنیت	۱۸۵	پانی کے صدقہ کی فضیلت
	دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا	۱۸۶	زمی اور مہربانی
	اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کنیت اختیار کرنا		غلاموں کی باندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۲۰۰	القابات کا بیان	۱۸۷	سلام کو رواج دینا (پھیلانا)
	خوشامد کا بیان	۱۸۸	سلام کا جواب زمی کا فروع کو سلام کا جواب کیسے دیں؟
			ب اور عورتوں کو سلام کرنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	کتاب الدعاء	۲۰۱	جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ بمنزلہ امانت دار ہے
۲۲۵	دعا کی فضیلت		
۲۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان	۲۰۲	حمام میں جانا
۲۳۰	ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی	۲۰۳	بال صفا پاؤں اور استعمال کرنا وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا
۲۳۲	جامع دعائیں		شعر کا بیان
۲۳۳	غفو (درگزیر) اور عافیت (تندرستی) کی دعا مانگنا	۲۰۴	نا پسندیدہ اشعار
۲۳۵	جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے	۲۰۵	چوسر کھیلنا
	ابتداء کرے (پہلے اپنے لئے مانگے)	۲۰۶	کبوتر بازی
	دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے		تہائی کی کراہت
	کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے دیں۔	۲۰۷	سوتے وقت آگ بجھا دینا راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت
۲۳۶	اسم اعظم		ایک جانور پر تین کی سواری
۲۳۸	اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان	۲۰۸	لکھ کر مٹی سے خشک کرنا
۲۴۲	والد اور مظلوم کی دعا		تین آدمی ہوں تو دو (آپس میں) سرگوشی نہ کریں
۲۴۵	دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے		جس کے پاس تیر ہو تو اسے پیکان سے پکڑے
	دعا میں ہاتھ اٹھانا	۲۰۹	قرآن کا ثواب
۲۴۶	صبح شام کی دعا	۲۱۲	یا دالہی کی فضیلت
۲۴۸	سونے کے لئے بستر پر آئے تو کیا دعا مانگے؟	۲۱۲	لا الہ الا اللہ کی فضیلت
۲۵۰	رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟	۲۱۷	اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی فضیلت
۲۵۱	سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا	۲۱۹	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
۲۵۲	کوئی شخص گھر سے نکلے تو یہ دعا مانگے	۲۲۱	اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا
	گھر داخل ہوتے وقت کی دعا	۲۲۲	نیکی کی فضیلت
	سفر کرتے وقت کی دعا	۲۲۳	لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت
	باد و باراں کا منظر دیکھتے وقت یہ دعا پڑھے		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۲۷۶	سودا اعظم (کے ساتھ رہنا) ہونے والے فتنوں کا ذکر فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا	۲۵۴	مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے <u>کتاب تعبیر (الرؤیاء)</u>
۲۸۱	جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے ہوں	۲۵۵	مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے
۲۸۳	فتنہ میں زبان روکے رکھنا	۲۵۷	خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
۲۸۵	گوشہ نشینی	۲۵۸	خواب تین قسم کا ہوتا ہے
۲۸۹	مشتبہ امور سے رک جانا	۲۵۹	جو ناپسندیدہ خواب دیکھے
۲۹۱	ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا		خواب میں جس کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے
۲۹۲	فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے متعلق کی جاسکتی ہے	۲۶۱	خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے (ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہذا دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور خواب نہ سنائے
۲۹۳	امتوں کا فرقوں میں بٹ جانا		خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟
۲۹۵	مال کا فتنہ	۲۶۲	جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا جو شخص گفتار میں سچا ہو اسے خواب بھی سچے ہی آتے ہیں
۲۹۶	عورتوں کا فتنہ		خواب کی تعبیر
۲۹۹	نیک کام کروانا برا کام چھڑوانا	۲۶۸	لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے ہاتھ روکنا
۳۰۳	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو..... کی تفسیر	۲۷۱	اہل ایمان کے خون اور مال کی حرمت
۳۰۴	سزاؤں کا بیان	۲۷۱	لوٹ مار کی ممانعت
۳۰۶	مصیبت پر صبر کرنا	۲۷۳	مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور اس سے قتال کفر ہے
۳۱۱	زمانہ کی سختی	۲۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا شروع کر دو
۳۱۲	علامات قیامت		تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ (پناہ) میں ہیں
۳۱۵	قرآن اور علم کا اٹھ جانا	۲۷۵	تعصب کرنے کا بیان
۳۱۷	امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا		
۳۱۸	قیامت کی نشانیاں		
۳۲۰	زمین کا دھنسا		
۳۲۱	بیداء کا لشکر		
۳۲۲	دابۃ الارض کا بیان		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۹	شرم کا بیان	۳۲۳	آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا
۳۷۰	حلم اور بردباری کا بیان	۳۲۴	فتنہ و جال حضرت عیسیٰ بن مریم خروج یا جوج ماجوج
۳۷۱	غم اور رونے کا بیان	۳۳۹	حضرت امام مہدی کی تشریف آوری
۳۷۳	عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا	۳۴۱	بڑی بڑی لڑائیاں
۳۷۴	ریا اور شہرت کا بیان	۳۴۴	ترک کا بیان
۳۷۵	حسد کا بیان		<u>کتاب الزہد</u>
۳۷۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان	۳۴۶	دنیا سے بے رغبتی کا بیان
۳۷۷	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان لوگوں کی تعریف کرنا	۳۴۸	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟
۳۷۹	نیت کے بیان میں	۳۴۹	دنیا کی مثال
۳۸۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان	۳۵۱	جس کو لوگ کم حیثیت جانیں
۳۸۲	نیک کام کو ہمیشہ کرنا	۳۵۲	فقیری کی فضیلت
۳۸۴	گناہوں کا بیان	۳۵۳	فقیروں کا مرتبہ
۳۸۵	توبہ کا بیان	۳۵۴	فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت
۳۸۹	موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا	۳۵۶	جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان
۳۹۱	قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان	۳۵۸	قناعت کا بیان
۳۹۴	حشر کا بیان	۳۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کے متعلق بیان
۳۹۷	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال	۳۶۱	آنحضرت کی آل کا نیند کے لئے بستر کیسا تھا؟
۴۰۰	روز قیامت رحمت الہی کی امید		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیسے
	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان	۳۶۲	گزری؟
۴۰۳	حوض کا ذکر	۳۶۴	عمارت تعمیر کرنا
۴۰۶	شفاعت کا ذکر	۳۶۵	توکل اور یقین کا بیان
۴۱۱	دوزخ کا بیان	۳۶۶	حکمت کا بیان
۴۱۴	جنت کا بیان	۳۶۷	تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

باب: رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں

کا ذکر

۱: باب اَضَاحِی رَسُوْلٍ

اللّٰهُ عَلَیْهِ

۳۱۲۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ دو سیاہ سفید رنگ ملے ہوئے سینک دار مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور ذبح کے وقت بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر پاؤں رکھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

۳۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَسَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ وَأَضْعَا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۳۱۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے عید کے روز دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ جب آپ نے ان کو قبلہ رو کیا تو یہ کلمات ارشاد فرمائے: ”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز قربانی زندگی اور موت تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کیلئے ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی آپ کی عطا سے ہے اور آپ ہی کی رضا

۳۱۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشِ الزُّرْقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِ بَكْشَيْنِ فَقَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ.

کے لیے ہے محمد ﷺ کی طرف سے اور ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت کی طرف سے۔

۳۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصْحَى اشْتَرَى كَبْشَيْنِ
عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَذَبَحَ
أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ بِالْتَوْجِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ
وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۳۱۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے
رسول ﷺ (ﷺ) جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے
موٹے سیٹگ دار سفید و سیاہ رنگ کے خسی مینڈھے
خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی اُمت کے ان افراد
کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کے ایک ہونے اور
رسول اللہ ﷺ کے احکامات پہنچانے کی شہادت دیں
اور دوسری اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے
ذبح کرتے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ اَفْعُولُهُ کے وزن پر ہے اصل میں اُضْحُوِيَّةٌ تھا۔ واو اور یاء جمع ہوتے اور یائے سابقہ بالسکون ہے اس لئے واو کو یا کر کے یاء کا یا میں ادغام ہو گیا اور جاء کو باہ کی مناسبت سے کسرہ (زیر) دے دیا گیا۔ بقول فراء اضحیہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے نوادر ابن الاعرابی میں ہے کہ اضحیہ لغت میں بکری یا اس کے مثل جانور کو کہتے ہیں جو ایام اضحی میں ذبح کیا جائے یہ چونکہ وقت ضحی یعنی دن چڑھے ذبح کیا جاتا ہے اس لئے اس کو اضحیہ کہتے ہیں گویا یہ از قبیل تسمیہ شئی باسم وقتہ ہے اصطلاح شرع میں اضحیہ اس مخصوص جانور کو کہتے ہیں جو بہ نیت قربت ایک خاص وقت میں ذبح کیا جائے حیوان مخصوص سے مراد گائے بیل بھیڑ بکری اور اونٹ ہے اور وقت خاص سے مراد ایام نحر ہیں۔

۲: بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟

۳۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُصْحَ
فَلَا يَقْرَبُنْ مُصَلَّاتَنَا

۳۱۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے
رسول ﷺ نے فرمایا: جس کو وسعت ہو پھر بھی وہ
قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ
آئے۔

۳۱۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ تَنَا
ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرٍو عَنِ
الصَّحَايَا أَوْ اجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ صَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۳۱۲۴: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے
متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا: اللہ کے

ہمیں بھی ذبح کے وقت یہی دعا پڑھنی چاہیے اور ”أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ“ کی بجائے ”أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ پڑھنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے دو قربانیاں کیں۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری تمام اُمت کی طرف سے۔ معلوم ہوا کہ نفلی قربانی میں کئی افراد کی طرف سے ایک جانور ہو سکتا ہے۔ اگر وسعت ہو تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرنی چاہیے۔ (عبدالرشید)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ وَجَرَتْ بِهِ السَّنَةُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ
أَرْطَاةَ ثَنَّ جَبَلَةُ بْنُ سُوَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

۳۱۲۵: حضرت مخنف بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کے

دن نبی ﷺ کے قریب ہی وقوف کیے ہوئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر والوں

پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے۔

تمہیں معلوم ہے عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے لوگ رجبیہ کہتے

ہیں۔

۳۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ

ابْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَيْنَا ابْنَ عَمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ كُنَّا

وَقُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ

أَهْلٍ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةً وَعَيْتِرَةً.

أَتَذَرُونَ مَا الْعَيْتِرَةُ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيَهَا النَّاسُ

الرَّجْبِيَّةَ.

☆ خلاصہ الباب وجوب سنت قربانی کی مشروعیت کے بارے میں مذاہب کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) امام ابوحنیفہ اور

صاحبین امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں واجب ہے۔ (۲) امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کی مشہور

روایت میں سنت ہے جو قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ قرآن مجید: ﴿فصل لربك وانحر﴾ سے استدلال کرتے

ہیں کیونکہ وانحر امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور بہت سی احادیث بھی وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ عتیرہ کے

بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں اور بعض اس کی

ممانعت پر دال ہیں۔ جیسے حدیث ابو ہریرہ لا فرع ولا عتیرہ بقول قاضی عیاض کے جہور اہل علم کے نزدیک جواز والی

احادیث منسوخ ہیں۔ عتیرہ کی تفسیر کے بارے میں حدیث باب میں ہے کہ وہ رجبیہ ہے رجبیہ وہ بکری ہے جو ماہ رجب میں

ذبح کر کے کھائی اور کھلائی جاتی تھی امام نووی نے رجبیہ اور عتیرہ کو ایک ہی کہا ہے اور اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

باب: قربانی کا ثواب

۳: بَابُ ثَوَابِ الْأَضْحِيَّةِ

۳۱۲۶: سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ نے فرمایا: دس ذی الحجہ کو ابن آدم کوئی ایسا عمل

نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور

روز قیامت قربانی کا جانور سینگوں، کھروں اور بالوں

سمیت پیش ہوگا اور خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ

کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے خوش

۳۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُثَنَّى عَنْ هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ

آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةَ دَمٍ

وَأَنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَطْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا وَإِنَّ

الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ

قَطَبُوا بِهَا نَفْسًا.

دلی سے قربانی کیا کرو۔

۳۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ ثَنَا سَلَامُ بْنُ مُسْكِينٍ ثَنَا عَائِدَةُ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ سُنَّةٌ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالصُّوفُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ.

۳۱۲۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے والد ابراہیم کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی۔ عرض کیا: اور اُون میں؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلے (بھی) نیکی۔

۴: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

پاب: کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

۳۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ سَوَادٍ.

۳۱۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے ترے مینڈھے کی قربانی دی جس کا منہ پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

۳۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدِ الزُّرْقِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شِرَاءِ الضَّحَايَا.

۳۱۲۹: حضرت یونس بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں صحابی رسول حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی خریدنے گیا تو ابوسعید نے ایک چتکبرے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا جو جسم میں نہ بہت اونچا تھا نہ پست اور فرمایا کہ میرے لیے یہ خرید لو۔ شاید انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینڈھے کے مشابہ سمجھا۔

قَالَ يُونُسُ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى كَبْشٍ أَدْعَمَ لَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُنْتَضِعِ فِي جِسْمِهِ فَقَالَ لِي اشْتَرِي هَذَا كَأَنَّهُ شَبَّهَ بِكَبْشِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو عَائِدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْخَلَّةُ وَخَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ.

۳۱۳۰: حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن یہ ہے کہ جوڑا (ازار اور چادر) ہو اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو عَائِدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْخَلَّةُ وَخَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ.

خلاصۃ الباب ☆ یہ صحابہ کرام کی شان تھی کہ ہر بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے حتیٰ کہ قربانی کا جانور جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدا ویسا ہی صحابہ کرام نے خریدا ہے۔

۵: بَابُ عَنْ كَمِ تَجْرِئِ الْبَدْنَةِ

وَالْبَقْرَةَ

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشْرَةِ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَّةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْبَدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقْرَةَ بَيْنَهُنَّ.

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلَّتِ الْأَيْلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقْرَ.

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَبُو طَاهِرٍ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقْرَةَ وَاحِدَةً.

بَابُ: أُونُثٌ أَوْرُگَائِي كَتْنِي آدَمِيُونِ كِي

طرف سے کافی ہے؟

۳۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ عید قربان (عید الاضحیٰ) آگئی تو ہم اُونُث میں دس اور گائے میں سات افراد شریک ہوئے۔

۳۱۳۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: ہم نے حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونُث سات افراد کی طرف سے گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) نے حجۃ الوداع میں عمرہ کیا (پھر حج کیا یعنی حج تمتع کیا) اُن کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُونُث کم ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

۳۱۳۵: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں آلِ محمد (ﷺ) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

خلاصہ الباب ☆ امام اسحاق بن راہویہ اور سعید بن المسیب کے نزدیک ایک اُونُث کی دس آدمیوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ لیکن جمہور ائمہ اور صحابہ کرام میں سے حضرت انسؓ ابو سعید علیؓ ابن عمرؓ ابن مسعودؓ ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ ایک اُونُث میں قربانی کے ساتھ حصے ہیں دس نہیں جمہور ائمہ کے دلائل بہت کثیر اور واضح ہیں۔

۶: بَابُ كَمْ تُجْزَى مِنَ الْغَنَمِ عَنِ

الْبَدَنَةِ

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ
الْبُرْسَانِيُّ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عَلِيَّ بَدَنَةٌ وَأَنَا
مُوسِرٌ بِهَا وَلَا أَجِدُهَا فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَاعَ
سَبْعَ شِيَاهٍ فَيَذْبُحُھُنَّ.

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَ عَبْدِ
الرَّحِيمُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَ ثَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ بَدِي
الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصْبْنَا إِبِلًا وَ غَنَمًا فَعَجَلِ الْقَوْمُ فَأَغْلَيْنَا
الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ نَقْسَمَ فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَأَكْفَفَتْ ثُمَّ عَدَلَ الْجُزُورَ بَعْشَرَةَ مِنَ
الْغَنَمِ.

۶: بَابُ: كَتَنِي بَكْرِيَاں اِيك اُونٹ كے برابر

ہوتی ہیں؟

۳۱۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹ ہے اور میں مالی اعتبار سے خرید پر وسعت رکھتا ہوں لیکن اونٹ ملتا ہی نہیں کہ خریدوں۔ نبیؐ نے اُس سے فرمایا: سات بکریاں خرید کر ذبح کر دو۔

۳۱۳۷: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ جب ہم تہامہ کے ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہمیں (غنیمت میں) بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں تو لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور تقسیم سے قبل ہی ہانڈیاں چڑھا دیں۔ اس کے بعد رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے حکم پر ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں (کیونکہ تقسیم سے قبل غنیمت کا مال استعمال کرنا درست نہیں) پھر آپؐ نے (مال غنیمت کی تقسیم میں) اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ٹھیک ہے ایک سے زیادہ کی طرف سے جائز نہیں جن احادیث میں آیا ہے کہ ایک گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے اس کی توجیہ یہ ہے کہ ثواب اہل بیت کے لئے ہے۔

۷: بَابُ مَا تُجْزَى مِنَ الْأَصَاحِي

۷: بَابُ: كُونَا جَانُورَ قَرْبَانِي كَيْلَيْهِ كَافِي هَي؟

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْجَهَنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهُ غَنَمًا فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عِتُودٌ
فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِه

۳۱۳۸: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں۔ انہوں نے قربانی کے لیے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک یکساں بچر باقی رہا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی

قربانی تم کر لو۔

اَنْتَ.

۳۱۳۹: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔ (بشرطیکہ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو)۔

۳۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِمِ بْنِ الدَّمَشْقِيِّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ بِلَالٍ بِنْتُ هَلَالٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَجُوزُ الْجَزَعُ مِنَ الضَّانِ أَضْحِيَّةً.

۳۱۴۰: حضرت کلب فرماتے ہیں کہ ہم بنو سلیم کے ایک صحابی رسول جن کا نام مجاشع تھا کے ساتھ تھے کہ بکریاں کم ہو گئیں تو ان کے حکم سے ایک صاحب نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کچھ ماہ کا بھیڑ ایک سال کے بکرے کی جگہ کافی ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْعَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفَى مِمَّا تُوفَى مِنْهُ النَّبِيَّةُ.

۳۱۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو برس کا جانور ذبح کیا کر الایہ کہ تمہیں تنگی ہو تو چھ ماہ کا بھیڑ ذبح کر سکتے ہو۔

۳۱۴۱: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ حَيَّانٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنبَأَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا الْأُمْسِنَةَ إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَزَعَةً مِنَ الضَّانِ.

خلاصہ الباب ☆ اونٹ گائے بکری میں شی یا اس سے زائد کی قربانی درست ہے سوائے ضآن یعنی بھیڑ یا دنبہ کے اس کا جذبہ بھی جائز ہے فقہاء کے مذہب میں بھیڑ سے جذبہ وہ ہے کہ جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو چکے ہوں۔ امام مالک اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ بھیڑ بکری میں بھی وہی جائز ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہے۔ شی کی تعریف یہ ہے کہ دنبہ اور بھیڑ بکری سے شی وہ بچہ ہے جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں لگ جائے اور گائے سے شی وہ ہے جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں لگ جائے اور اونٹ سے شی وہ ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں لگ جائے۔ عربی شاعر کا قول اس کی تائید میں موجود ہے۔

باب: کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

۸: بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

۳۱۴۲: سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو یا اس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی ایک عضو یا سب اعضاء کٹے

۳۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِمُقَابِلَةٍ أَوْ مُدَابِرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ

جدعاء۔

ہوئے ہوں۔

۳۱۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ.

۳۱۴۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (قربانی کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھنے کا حکم دیا۔ (تاکہ اطمینان ہو کہ یہ اعضاء سلامت ہیں)۔

۳۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْدَ بْنَ فَيْرُوذٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا بِيَدِهِ وَ يَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ أَرْبَعٌ لَا تُجْرَى فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوَارِءُ الْبَيْنُ عَوْرُهَا وَ الْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَ الْعَرَجَاءُ الْبَيْنُ ظَلَعُهَا وَ الْكَسِيرَةُ الْبَيْنُ لَا تُنْقَى قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْضٌ فِي الْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتُمْ مِنْهُ فَدَعُوهُ وَ لَا تُحَرِّمُوهُ عَلَى أَحَدٍ.

۳۱۴۴: حضرت عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب سے عرض کیا کہ جو قربانی رسول اللہ ﷺ نے مکروہ یا ممنوع قرار دی مجھے اس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک سے چھوٹا ہے کہ چار جانوروں کی قربانی درست نہیں: ایک کان، جس کا کاننا پن ظاہر ہو۔ دوسرا ایماز جس کی بیماری واضح ہو۔ تیسرا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ چوتھا اتنا ڈبلا کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ عبید نے کہا کہ میں کان میں غیب کو بھی پسند نہیں کرتا۔ فرمایا: جو تمہیں پسند نہ ہو چھوڑ دو لیکن دوسروں پر حرام مت کرو۔

۳۱۴۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ.

۳۱۴۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹے اور کن کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ (یعنی قربانی مکمل اعضاء والے جانور کی کجائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حاصل ان ارشادات کا یہ ہے کہ صحت مند اور مکمل اعضاء والے جانور کی قربانی درست ہے اور معیوب جانور مثلاً اندھے کانے اور ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک نہ پہنچ سکے اور بہت دبلے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کا کان یا دم کٹی ہو وہ بھی جائز نہیں اور جس جانور کے کان یا دم کا زیادہ حصہ نہ ہو وہ بھی جائز نہیں اور اگر کان یا دم کا قلیل حصہ کٹا ہو اور باقی ماندہ حصہ زیادہ ہو تو جائز ہے صاحبین رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک نصف سے زیادہ اکثر ہے۔

۹: بَابُ مَنْ اشْتَرَى اُضْحِيَّةً

پاب: صحیح سالم جانور قربانی کیلئے خرید پھر

خریدار کے پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی

صَحِيحَةٌ فَاصَابَهَا

عیب پیدا ہو گیا

عِنْدَهُ شَيْءٌ

۳۱۴۶: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھر بھیڑیا اس کے کان اور سرین میں سے کھا گیا تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اسی کی قربانی کا حکم دیا۔

۳۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ابْتَعْنَا كَبْشًا نَضَحِي بِهِ فَاصَابَ الذَّنْبُ مِنْ أَلْيَتِهِ أَوْ أُذُنِهِ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرْنَا أَنْ نَضَحِي بِهِ.

خلاصہ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی سے مانع ہو تو وہی عیب دار جانور کافی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس کی بابت قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر قربانی کنندہ شخص مالدار ہو تو اس پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے اور اگر وہ فقیر و متکدست ہو تو اس کے لئے وہی عیب دار کافی ہے۔

۱۰: بَابُ مَنْ ضَحَى بِشَاةٍ

پاب: ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری

کی قربانی

عَنْ أَهْلِهِ

۳۱۴۷: حضرت عطاء بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے عہد مبارک میں قربانی کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں مرد ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی کرتا تھا۔ پھر وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے پھر لوگ فخر کرنے لگے اور اب کی حالت تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔

۳۱۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبُو أَبِي فُذَيْكٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَضَحِي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَ كَمَا تَرَى.

۳۱۴۸: حضرت ابو بھریرہؓ کہتے ہیں کہ میرے اہل خانہ نے مجھے شفقت پر ابھارا جبکہ میں سنت (نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) پر عامل تھا۔ پہلے گھر والے ایک دو بکریوں کی قربانی کرتے تھے اور اب ہمیں ہمارے پڑوسی بخیل

۳۱۴۸: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ حَمَلَنِي اَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ

نَعَدَمَا عَمِلْتُ مِنَ السَّنَةِ كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يُضْحُونَ بِالشَّاةِ کہتے ہیں (اس بات پر کہ ہم صرف ایک دو بکریاں والشائین والآن يُبَحَلْنَا جِوَانَنَا۔
قربان کریں)۔

علاصۃ الباب ✽ ان احادیث سے تکبر اور فخر کی مذمت کی گئی ہے کہ ریاء و نمود کے لئے قربانی نہ کی جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کئی قربانی کرنا خلاف سنت نہیں ورنہ اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سو اونٹ بھی ذبح کئے تھے۔ جمہور ائمہ کرام کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی ہی کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے جن احادیث میں پورے گھرانے کی طرف سے کرنے کا ذکر ہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ قیم اور منتظم اہل بیت پر محمول ہے کیونکہ مالداری اس کو حاصل ہے پس اصل عبارت حدیث کی اس طرح تھی علی کل قیم اہل بیت فی کل عام اضحاة غیرہ پس مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا اب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر گھر کے منتظم پر قربانی واجب ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کی طرف سے ایک قربانی کافی ہو۔

باب: جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ

۱۱: بَابُ مَنْ ارَادَ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا

ذی الحجہ کے پہلے دس دن بال اور ناخن نہ

يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ

کتروائے

وَ أَظْفَارِهِ

۳۱۴۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہوں اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور بدن میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (ایسا کرنا مستحب ہے اور قربانی کے بعد ناخن اور بال اُتارے)۔

۳۱۴۹: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ ارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشْرِهِ شَيْئًا.

۳۱۵۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ اُتارے۔ (یعنی کیم ذی الحجہ سے بوقت قربانی تک ان چیزوں سے اجتناب کرے۔ قربانی کے بعد بال کٹوا لے اور ناخن کتروائے)۔

۳۱۵۰: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ الصَّبِيُّ أَبُو عَمْرٍو ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ثنا أَبُو قُبَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالُوا ثنا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هَلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَارَادَ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَقْرَبَنَّ لَهُ شَعْرٌ وَلَا ظَفْرًا.

☆ خلاصۃ الباب حنفیہ اور کئی علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے یعنی قربانی کرنے تک بال ناخن وغیرہ نہ کترانا باعث اجر و ثواب ہے، افسوس ہے کہ لوگوں نے اس سنت کو ترک کر دیا اور بعض علماء کے نزدیک تو بال کترنا یا ناخن تراشنا قربانی سے پہلے دس دنوں میں حرام ہے۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ ذَبْحِ الْأَضْحِيَّةِ قَبْلَ

بَاب: نمازِ عید سے قبل قربانی ذبح کرنا

الصَّلَاةِ

ممنوع ہے

۳۱۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نحر کے دن نمازِ عید سے قبل قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا۔

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ يَوْمَ النَّحْرِ يَمْنَى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

۳۱۵۲: حضرت جناب بکلیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عید قربان نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی اور کچھ لوگوں نے نمازِ عید سے قبل ہی جانور ذبح کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے بھی نماز سے قبل جانور ذبح کیا ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ الْجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ أَنَسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبْحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ أَضْحِيَّتَهُ وَمَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

۳۱۵۳: حضرت عویمیر بن اشقرؒ سے روایات ہے کہ انہوں نے نمازِ عید سے قبل جانور ذبح کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: دوبارہ قربانی کرو۔

۳۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَغْدِ أَضْحِيَّتَكَ.

۳۱۵۴: حضرت ابوزید انصاریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ کو گوشت بھننے کی خوشبو محسوس ہوئی۔ فرمایا: کس نے قربانی ذبح کر لی؟ تو ایک انصاری باہر آئے اور عرض کیا: میں نے اے اللہ کے رسول! اور نماز سے قبل اس لیے ذبح کیا کہ گھر والوں اور پڑوسیوں کو

۳۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، أَبُو مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ رِيحَ قُتَابٍ . فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي ذَبَحَ فَحَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَّا فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصْلِيَ لِأَطْعَمَ أَهْلِي وَجَرَانِي فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا عِنْدِي إِلَّا جَدْعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّانِ قَالَ أذْبَعُهَا وَلَنْ تُجْزَى جَدْعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

کھلاؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا تو اس نے عرض کیا: اسی اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے پاس صرف بھیڑ کا بچہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ہی ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہری کے لئے عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہاں دیہاتی طلوع فجر کے بعد ہی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس پر نماز عید واجب نہیں ہے اس لئے قربانی میں مشغول ہونے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ

۳۱۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ وَأَضْعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفْحِهَا .

۳۱۵۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ بِنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ مَوْذِنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ عِنْدَ طَرَفِ الرُّفَاقِ طَرِيقِ بَنِي زُرَيْقٍ بِيَدِهِ بِشَفْرَةٍ .

۳۱۵۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اُس (جانور) کے پہلو پر پاؤں رکھ کر۔

۳۱۵۶ : مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے بنی زریق کے راستہ میں گلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے چھری سے ذبح کی۔

خلاصۃ الباب ☆ افضل یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے اگر اچھی طرح سے قربان کرنا جانتا ہو ورنہ دوسرے آدمی کے ذریعہ قربانی کرے۔

۱۴ : بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِي

۳۱۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَنَا بِنُ جُرَيْجِ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ

۳۱۵۷ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی کا گوشت کھالیں اور جھولیں (وغیرہ) سب کے سب مساکین میں تقسیم کرنے کا امر فرمایا۔

يُقَسِّمُ بَدَنَهُ كُلَّهَا لِحَوْمِهَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا لِلْمَسَاكِينِ.

۱۵: بَابُ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ الضَّحَايَا

۳۱۵۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِبَضْعَةٍ فَجَعَلْتُ فِي قَدْرِ فَكُلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسُوا مِنَ الْمَرْقِ.

بیاب: قربانیوں کا گوشت کھانا

۳۱۵۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو قربانی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ہنڈیا میں ڈال دیا گیا۔ سب نے گوشت کھایا اور شور بہہ پیا۔

۱۶: بَابُ ادِّخَارِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ

۳۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِجَهْدِ النَّاسِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا.

بیاب: قربانیوں کا گوشت جمع کرنا

۳۱۵۹: سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت جمع کر لینے سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ لوگ محتاج تھے بعد میں آپ نے اس کی اجازت فرمادی تھی۔

۳۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْمَلْحِ عَنْ نَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَادِّخَرُوا.

۳۱۶۰: حضرت نبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین یوم سے زیادہ قربانیوں کے گوشت رکھنے سے منع کیا تھا۔ سو اب کھالیا کرو اور جمع بھی کر سکتے ہو۔

۱۷: بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُصَلِّي

۳۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَنْفِيُّ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلِّي.

بیاب: عید گاہ میں ذبح کرنا

۳۱۶۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں ذبح کرتے تھے (عید گاہ شہر سے باہر تھی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الذبائح

ذبیحوں کا بیان

باب : عقیقہ کا بیان

۱ : بَابُ الْعَقِيقَةِ

۳۱۶۲: حضرت ام گرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔

۳۱۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ تُكَافِئَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

۳۱۶۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لڑکے کی طرف سے (بالترتیب) دو بکریوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرے کے عقیقہ کا امر فرمایا۔

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۴: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے نجاست کو دور کرو۔ (یعنی ساتویں روز اسکو پاک کرنا چاہیے اور اسکے بال منڈوا دینے چاہئیں)۔

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ تَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۳۱۶۵: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر لڑکا اپنے عقیقہ (کے

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا شُعَيْبُ ابْنُ إِسْحَاقَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كُلْ غَلَامٌ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةِ تُذْبِحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُحْلِقُ
رَأْسَهُ وَيُسَمِّي .
عوض) میں گروی رکھا ہوا ہے اور ساتویں روز اس کی
طرف سے عقیقہ ذبح کیا جائے اور سر موٹا جائے اور
اُس کا نام رکھا جائے۔

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى
أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِّي حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَعْقُقُ عَنِ الْغُلَامِ وَلَا يَمْسُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ .
حضرت یزید بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا
جائے اور (عقیقہ کا خون) لڑکے کے سر کو نہ لگایا
جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ذبائح ذبح کی جمع ہے۔ ذبیحہ اور ذبح دراصل مذبوح جانور کو کہتے ہیں جو نومولود بچہ کی طرف سے جانور
ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں یہ مستحب ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک ساتویں دن کرنا
اور اسی دن اس کا نام رکھنا چاہئے۔ اور اسکے بال منڈا کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہئے۔

پایاب: فرعہ اور عتیرہ کا بیان

۲: بَابُ الْفُرْعَةِ وَالْعَتِيرَةِ

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي إِلْيَاحَ عَنْ نَيْشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّا
كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ
الذَّبْحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَابْرَأُوا لِلَّهِ
وَاطْعَمُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّا كُنَّا
نُفْرِعُ فَرْعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا بِهِ قَالَ فِي كُلِّ
سَائِمَةٍ فَرْعٌ تَغْدُوهُ مَا شِئْتِكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَتْ
ذَبْحَتْهُ فَتَضُدُّكَ بِلَحْمِهِ (أَرَاهُ قَالَ) عَلَى السَّبِيلِ فَإِنَّ
ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ .
حضرت نیشہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول
اللہ کو پکارا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں
رجب میں بکری ذبح کیا کرتے تھے تو آپ ہمیں اس
بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: اللہ کیلئے جس ماہ
چاہو ذبح کرو (رجب کی خصوصیت نہیں) اور نیکی اللہ کیلئے
کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ
کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع (پہلوٹا بچہ) ذبح کیا
کرتے تھے۔ آپ اس کی بابت ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟
فرمایا: ہر چرنے والے جانور میں ذبح ہے جسے تمہارا جانور
جنے پھر جب وہ بار برداری کے لائق (جوان) ہو جائے تو
تم اسے ذبح کر کے مسافروں پر اس کا گوشت صدقہ کر دو۔
ایسا کرنا بہتر ہے (بہ نسبت اسکے کہ بچہ کو ہی ذبح کرے)۔

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمُزَنِّي حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَعْقُقُ عَنِ الْغُلَامِ وَلَا يَمْسُ رَأْسَهُ بِيَدِهِ .
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فرعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا فِرْعَةَ وَلَا عَيْبَةَ. - ہے نہ عتیرہ۔

قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَالْفِرْعَةُ أَوَّلُ النَّسَاجِ وَالْعَيْبَةُ الشَّاةُ يَذْبَحُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي رَجَبٍ. - ہشام کہتے ہیں کہ فرعہ پہلو ٹنا بچہ ہے اور عتیرہ بکری ہے جسے گھروالے (ماہ) رجب میں ذبح کریں۔

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثنا سفيان بن عيينة عن زيد بن أسلم عن أبيه عن ابن عمر أن النبي ﷺ قَالَ لَا فِرْعَةَ وَلَا عَيْبَةَ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هَذَا مِنْ فَرَائِدِ الْعَدَنِيِّ. - محمد بن ابی عمر عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

خلاصہ الباب ☆ عتیرہ وہ بکرا ہے جس کو اہل جاہلیت ماہ رجب میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں کچھ قربانیاں تھیں جن میں عقیقہ، رجبیہ اور عتیرہ بھی ہے اور فرع بھی جاہلیت میں مردج تھی یعنی اونٹنی کا پہلا بچہ جس کو مشرک ذبح کرتے تھے۔ عتیرہ کے متعلق مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں۔ جیسے حدیث محف بن سلیم رضی اللہ عنہ اور حدیث عائشہؓ یہ دونوں ابوداؤد میں ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں جیسے حدیث نیشہ ہذلی یہ بھی ابوداؤد میں ہے اور بعض اس کی مخالفت پر دال ہیں جیسے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما جو احادیث باب ہیں۔ اب امام شافعیؒ و بیہقی وغیرہ نے تو یہ کیا ہے کہ احادیث اذن (جواز) ندب (استحباب) پر محمول ہیں اور احادیث نہی عدم وجوب پر۔ پس لَا فِرْعَةَ وَلَا عَيْبَةَ کے معنی یہ ہیں لا فرع واجب ولا عتیرہ واجبة لیکن بقول قاضی عیاضؒ جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں شیخ حازمی نے بھی اسی پر جزم کیا ہے۔

۳: بَابُ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ

باب: ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثنا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَالْيَحْدُ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ.

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي

۳۱۷۰: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (رحم و انصاف اور عمدگی کو) فرض فرمایا۔ لہذا جب تم قتل کرو تو عمدگی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو عمدگی سے ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو خوب تیز کرے اور (اس طرح) اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

۳۱۷۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے قریب سے

گزرے۔ وہ ایک بکری کا کان پکڑ کر اُسے گھسیٹ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کان چھوڑ دو اور گردن پکڑ لو۔

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَجْرُ شَاةً بِأُذُنِهَا فَقَالَ دَعْ أُذُنَهَا وَخُذْ بِسَاقِهَا.

۳۱۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھریاں تیز کرنے اور دوسرے جانوروں سے چھپا کر ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔

۳۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَرَ حُسَيْنِ الْجُعْفِيِّ ثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ حَيَوَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ ' وَأَنْ تَوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ.

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

باب: ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

۴: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۳۱۷۳: حضرت ابن عباسؓ آیت: ”شياطين اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شياطين کہا کرتے تھے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے مت کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے کھا لیا کرو۔ اس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے مت کھاؤ۔“

۳۱۷۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَّاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ) قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَا ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا لَمْ يَذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ).

۳۱۷۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (فروخت کرنے کیلئے) ہمیں معلوم نہیں کہ اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟ فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو اور یہ لوگ قریب ہی میں اسلام لائے تھے۔

۳۱۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ' عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ قَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا أَوْ كَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِالْكَفْرِ.

☆ خلاصہ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذبح اختیاری کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے والا طہور ہو اور اعتقاداً جیسے مسلمان با ازراہ دعویٰ جیسے کتابی اور یہ کہ وہ شخص حلال ہو اور حرم سے باہر ہو اور تسمیہ سے حلال ہوگا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر عمداً (ارادتا) تسمیہ ترک کر دیا تو ذبح حرام ہوگا اور اگر بھولے سے رہ جائے تو حلال ہے امام شافعی کے نزدیک مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے چاہے ارادتا اس نے تسمیہ ترک کر دیا ہو۔ امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں وہ جانور حرام ہوگا امام ابوحنیفہ کا مذہب بین بین اور وسط ہے۔ خیر الامور اوسطها (سب کاموں میں بہترین وہ ہے جو درمیانہ ہو)۔

پاب: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

۵: بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ

۳۱۷۵: حضرت محمد بن صفیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تیز دھار سفید پتھر سے دو خرگوش ذبح کیے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے مجھے ان کو کھانے کا حکم دیا۔

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ ذَبَحْتُ أَرْبَعِينَ بِمَرْوَةَ فَاتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا.

۳۱۷۶: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کو دانت لگائے تو لوگوں نے اسے سفید تیز دھار پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے ان کو وہ بکری کھانے کی اجازت دی۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ حَلْفِ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُبَابًا نَبَّ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةَ فَرَخَّصَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَكْلِهَا.

۳۱۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں، کبھی چھری نہیں ملتی البتہ تیز دھار پتھر یا لٹھی کی ایک جانب (تیز دھار) میسر ہوتی ہے۔ فرمایا: خون بہاؤ جس سے چاہو اور اس پر اللہ کا نام لو۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيْبِ بْنِ قَطْرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّينًا إِلَّا الظَّرَاةَ وَشِقَّةَ الْعَصَا قَالَ أَمْرٌ بِالْدَّمِ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگوں میں ہوتے ہیں، اُس وقت کبھی ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ حَدِيدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مُدْيٌ فَقَالَ مَا نَهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَأَظْفَرَ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفْرَ مَدَى دَعَاؤُ اسْ بِرِ اللّٰهِ كَمَا نَامَ لِي لِيَا جَائِعًا أَسْ كَمَا كُنْتُمْ هُوَ الْحَبْشَةَ. کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ ہر دھار دار تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک دانت اور ناخن جو اکھڑے ہوئے ہوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے تاہم اس ذبح کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں امام مالک سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ان سے ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں مردار ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے احناف فرماتے ہیں کہ حدیث باب میں دانت اور ناخن سے مراد وہ ہیں جو اکھڑے ہوئے نہ ہوں کیونکہ حبشیوں کا یہی طریقہ تھا چنانچہ وہ اپنی قوت کے اظہار کی غرض سے ناخن بڑھاتے۔ دانتوں کو ریتی سے تیز کرتے اور لڑائی کے موقع پر ناخن سے نوچتے اور دانتوں سے کاٹ کھاتے تھے۔ نیز پرند وغیرہ جانوروں کو ناخن سے اور بڑے جانوروں کو دانتوں سے زخمی کرتے اور اسی کو ذبح سمجھتے تھے اس لئے حدیث میں فرمایا کہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے مطلب یہ ہے کہ ناخن کے ذریعہ سے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھانا تو حبشیوں کا کام ہے جو غیر مسلم ہیں حالانکہ مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ غیر مسلموں کے طور و طریق کو اختیار نہ کریں بلکہ ان کے خلاف کریں۔

باب: کھال اُتارنا

۶: بَابُ السَّلْحِ

۳۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا هَلَالُ بْنُ مَيْمُونِ الْجُهَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ (قَالَ عَطَاءٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيكَ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَلَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ وَقَالَ يَا غُلَامُ! هَكَذَا فَاسْلُخْ ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

۳۱۷۹: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے قریب سے گزرے۔ وہ بکری کی کھال اُتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم ذرا الگ ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں (کھال کیسے اُتارتے ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان ڈالا۔ یہاں تک کہ بغل تک چھپ گیا اور فرمایا: ارے لڑکے! اس طرح کھال اُتارا کرو۔ پھر آپؐ چلے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہم سب قربان ہوں ایسے نبی رؤف و رحیم (ﷺ) پر جو ایسے معمولی کاموں کی تعلیم ارشاد فرماتے تھے۔

۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ

بَابُ: دودھ والے جانور کو ذبح

ذَوَاتِ الدَّرِّ

کرنے کی ممانعت

۳۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبَانَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتى رجلاً من الأنصارِ فأخذَ الشفرةَ ليذبحَ لرسولِ الله ﷺ فقالَ له رسولُ الله ﷺ إياكَ وَالْحَلُوبَ.

۳۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص (رضی اللہ عنہ) آئے اور چھری لی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں پیش کرنے) کیلئے جانور ذبح کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔

۳۱۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَ لِعُمَرَ أَنْطَلِقَا بِنَا إِلَى الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَانطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى آتَيْنَا الْحَانِطَ . فَقَالَ مَرَحِبًا وَ أَهْلًا ثُمَّ أَخَذَ الشُّفْرَةَ ثُمَّ جَالَ فِي الْعِغَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ أَوْ قَالَ ذَاتِ الدَّرِّ.

۳۱۸۱: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر بن ابو قحافہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہمارے ساتھ واقفی کے پاس چلو۔ ہم چاندنی رات میں چلتے ہوئے واقفی کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مرحبا! خوش آمدید! پھر چھری لی اور بکریوں میں گھومے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ والی بکری سے بچنا۔ (اُسے ذبح نہ کرنا)۔

خلاصہ الباب ☆ ثابت ہوا کہ دودھ والے جانور کو بغیر عذر کے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۸: بَابُ ذَبْحِ الْمَرْأَةِ

بَابُ: عورت کا ذبیحہ

۳۱۸۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شاةً بِحَجَرٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرِهِ بِأَسَا.

۳۱۸۲: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے تیز دھاڑ پتھر سے بکری ذبح کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔

۹: بَابُ ذِكَاةِ النَّادِ مِنَ

بَابُ: بد کے ہوئے جانور کو ذبح

الْبَهَائِمِ

کرنے کا طریقہ

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا عُمَرُ بْنُ

۳۱۸۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے

عَبِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَدَّ بَعْضُ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا أَوْ اِبْدًا (أَجْسَبُهُ قَالَ) كَأَوْ اِبْدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک اونٹ بدک گیا تو کسی شخص نے اسے تیر مارا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: (کبھی) اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشی جانوروں کی طرح۔ سو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكُونُ الرَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَقِّ وَاللَّيَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فِجْدِهَا لَأَجْزَأَكَ.

۳۱۸۳: حضرت ابو العشاء کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ذبح صرف حلق اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے؟ فرمایا: اگر تم اسکی ران میں بھی نیزہ مار دو تو کافی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں ذبح اضطراری کا ذکر ہوا ہے اس کا حکم مثل ذبح اختیاری کے ہے یعنی جس طرح وہ حلال ہے اسی طرح یہ ذبیحہ بھی حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بندوق اور توپ تیر کی مثل نہیں ہیں اس لیے بندوق اور توپ کا مارا ہوا حلال نہ ہوگا۔

۱۰: چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ

۱۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَ

کرنا منع ہے

عَنِ الْمَثَلَةِ

۳۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّيْسَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۳۱۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے اعضاء (یعنی) ناک، کان وغیرہ کاٹنے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ.

۳۱۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا.

۳۱۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ذی روح چیز کو (باندھ کر) نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی تختہ مشق نہ بناؤ)۔

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّنَا
بُنُ جُرَيْجٍ تَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.
۳۱۸۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر مار
ڈالنے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب کیونکہ ان کو باندھ کر نشانہ بنانے سے ان کو عذاب دینا ہے اور یہ فعل حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ

بِأَبٍ: نجاست کھانے والے جانور کے

الْجَلَالَةِ

گوشت سے ممانعت

۳۱۸۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ تَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ
وَالْبَانِيهَا.
۳۱۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے
والے جانور کے گوشت اور دودھ (دونوں چیزوں)
سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کو کئی روز تک بند رکھ کر ذبح کرنا جائز ہے اور اس کا گوشت کھانا درست
ہے اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر اس کا گوشت حرام ہے۔

۱۲: بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

بِأَبٍ: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ
بُنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ.
۳۱۹۰: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا ذبح کر کے اُس کا گوشت
کھایا۔

۳۱۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ تَنَا أَبُو عَاصِمٍ تَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ أَكَلْنَا مِنْ خَيْبِ الْخَيْلِ وَحُمْرِ الْوَحْشِ.
۳۱۹۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ جنگ خیبر کے دنوں میں ہم نے گھوڑوں اور
گورخروں کا گوشت کھایا۔

☆ خلاصۃ الباب گھوڑے کے گوشت کے بارے میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس کا گوشت مکروہ
ہے حضرت ابن عباس ابو عبیدہ اوزاعی کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کی آیت وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ
وَالْحَمِيرِ لَنْزِكْبُوهَا وَزِينَةَ اللَّهِ تَعَالَى كَافْرَانِ هِيَ وَأَرْغُوهَا يَدَاكَ وَأَرْخِمْسِ وَأَرْغِدْ هِيَ كَمَا أَنَّ بَرَّسَوَارًا هُوَ أَرْزِيْنَتِ كَمَا
لَمْ يَجِدْ اسْتِدْلَالَ يَدَاكَ هِيَ كَمَا أَنَّ بَرَّسَوَارًا هُوَ أَرْزِيْنَتِ كَمَا لَمْ يَجِدْ اسْتِدْلَالَ يَدَاكَ هِيَ كَمَا أَنَّ بَرَّسَوَارًا هُوَ أَرْزِيْنَتِ كَمَا لَمْ يَجِدْ اسْتِدْلَالَ يَدَاكَ
کیا حالانکہ کھانے کی منفعت سواری اور زینت کی منفعت سے اقویٰ و اعلیٰ ہے جبکہ آیت احسان جتلانے کے موقع پر ہے

پس اگر ان کا کھانا جائز ہوتا ہے تو اعلیٰ منفعت ضرور بیان ہوتی کیونکہ حکم کی شان سے بعید ہے کہ اعلیٰ نعمت سے احسان چھوڑ دے اور ادنیٰ منفعت کو جتائے دوسری دلیل صاحب ہدایہ نے یہ ذکر کی ہے کہ گھوڑا دشمن (کفار) کو مرعوب کرنے کا ذریعہ ہے چنانچہ عہد نبوی میں گھوڑے کی سواری، شمشیر زنی اور تیر اندازی وغیرہ کی مشق کرنا سامان جہاد تھا۔ پس اس کے احترام کی خاطر اس کا کھانا مکروہ ہوگا کیونکہ جو دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہو وہ مستحق اکرام ہے اور ذبح کرنے میں اس کی تذلیل و اہانت ہے۔

باب: پالتو گدھوں کا گوشت

۱۳: بَابُ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ

۳۱۹۲: حضرت ابواسحق شیبانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہمیں جنگ خبیر کے روز بھوک لگی۔ ہم نبی کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو قیمت میں گدھے ملے جو شہر سے باہر تھے۔ ہم نے ان کو نخر کیا اور ہماری ہانڈیاں جوش مارے، تیس کہ نبی کے منادی نے پکار کر کہا: ہانڈیاں اُلس۔ دو اور پالتوں گدھوں کا تھوڑا سا گوشت بھی مت کھاؤ۔ تو ہم نے ہانڈیاں اُلت دیں۔

۳۱۹۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابْنَا مُجَاعَةً يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ حُمْرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا وَإِنْ قُدُورًا تَغْلِي إِذَا نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفُسُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمْرِ شَيْئًا فَكَفَّانَاهَا.

ابواسحق کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا کہ آپ نے گدھا بالکل حرام فرمایا؟ کہنے لگے رسول اللہ نے اسلئے حرام فرمایا کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔ ۳۱۹۳: حضرت مقدم بن معدی کربندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اشیاء کا حرام ہونا بتایا، ان میں پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَرَمَهَا تَحْرِيمًا قَالَ تَحَدَّثْنَا أَنَّمَا حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَدِرَةَ.

۳۱۹۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا، کچا ہو خواہ پکا۔ پھر اس کے بعد اس کی اجازت نہیں دی۔

۳۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَشْيَاءَ حَتَّى ذَكَرَ الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ.

۳۱۹۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَلْقَى لُحُومَ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ نَبْتًا وَ نَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ.

۳۱۹۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغْبِرَةُ
 بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَبِيدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
 الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَأَمْسَى النَّاسُ قَدْ
 أَوْقَدُوا النَّيِّرَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَا
 تَوْقَدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ أَهْرَبُوا
 مَا فِيهَا وَاكْسِرُواهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نَهْرَيْقُ مَا
 فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
 ذَاكَ.

۳۱۹۵: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں۔ ہم رسول
 اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوئے۔ شام
 ہوئی تو لوگوں نے آگ روشن کی (چولہے جلانے)۔
 نبی ﷺ نے پوچھا: کیا پکار رہے ہو؟ لوگوں نے عرض
 کیا: پالتو گدھوں کا گوشت۔ فرمایا: ان (ہانڈیوں)
 میں جو کچھ ہے، انڈیل دو اور ان کو توڑ ڈالو۔ ایک شخص
 نے عرض کیا: کیا جو کچھ ان میں ہے اُسے انڈیل کر
 (ہانڈیاں) دھون لیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: چلو! ایسا
 (ہی) کر لو۔

۳۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 أَنَّ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ
 لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ.

۳۱۹۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ ﷺ کے منادی نے پکار کر کہا: بلاشبہ اللہ اور اس
 کے رسولؐ دونوں تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع
 فرماتے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حمر حمار کی جمع ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حمار ابلی یعنی گھریلو گدھا (۲) حمار وحشی یعنی گورخر (جنگلی
 گدھا) ان کے علاوہ ایک جنگلی سفید گدھا ہوتا ہے جس پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ حمار ابلی یعنی گھریلو گدھا حرام ہے از
 روئے احادیث لیکن حمار وحشی یعنی جنگلی گدھا حلال ہے گھریلو گدھے کی حرمت کی دلیل احادیث باب کے علاوہ دوسری
 کتب حدیث میں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا کہ اتنے میں نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے مت کھاؤ آخر ہم نے
 ان کو الٹ دیا۔

باب: خچر کے گوشت کا بیان

۱۴: بَابُ لُحُومِ الْبِغَالِ

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح
 وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَ
 مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ قُلْتُ قَالَ فَالْبِغَالُ
 قَالَ لَا.

۳۱۹۷: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
 کہ حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا:
 ہم (زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) گھوڑے کا
 گوشت کھا لیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اور
 خچروں کا؟ فرمایا: نہیں۔

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي نُورُ بْنُ
 يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُقَدَّامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبَعَالِ وَالْحَمِيرِ.
 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خیر اور گدھے کا گوشت (کھانے) سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے بھی خیر کے گوشت کا حرام ہونا معلوم و ثابت ہوا۔

۱۵: بَابُ ذِكَاةِ الْجَنِينِ ذِكَاةُ

باب: پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا، اس کی ماں کا

ذبح کرنا (ہی) ہے

أُمِّهِ

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَبُو
 خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ عُبَيْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي
 الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ
 الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُّوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذِكَاةَ ذِكَاةِ أُمِّهِ.
 قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ الْكُوسَجَ إِسْحَاقَ ابْنَ
 مَنْصُورٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِمْ فِي الذِّكَاةِ لَا يُقْضَى بِهَا مَدْمَةٌ قَالَ
 قَالَ مَدْمَةٌ بِكَسْرِ الدَّالِ مِنَ الدِّمَامِ وَ يَفْتَحُ الدَّالِ مِنَ الدَّمِ.
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اگر چاہو تو اسے کھا سکتے ہو کیونکہ اسکا ذبح کرنا، اسکی ماں کا ذبح کرنا ہی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں شمشکی بچہ کے ذبیحہ کا حکم بیان ہوا ہے۔ جنین اس بچہ کو کہتے ہیں جو ابھی رحم مادر میں ہو۔ مسئلہ کی تشریح یہ ہے کہ کسی بکری وغیرہ کو ذبح کیا گیا اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو با اتفاق امہ اس کو ذبح کرنا واجب ہے اس کے بغیر حلال نہ ہوگا اور اگر وہ مردہ نکلا تو اس کی بابت اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ زفر حسن بن زیاد حماد اور ابراہیم نخعی کے نزدیک وہ کسی مال میں بھی حلال نہیں۔ علامہ ابن حزم ظاہری نے اسی کو اختیار کیا ہے صاحبین امہ ثلاثہ سفیان ثوری اور بہت سے علماء کے نزدیک اگر اس کی خلقت پوری اور جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بغیر ہی کھانا حلال ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جو تقریباً گیارہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ حدیث کی روایت رفع (پیش) کے ساتھ ہے پس زکوٰۃ الجنین مبتداء ہے اور زکوٰۃ امہ خبر ہے اور معنی یہ ہیں زکوٰۃ الام نائبة عن ذکاب الجنین کہ ماں کو ذبح کرنا اس بچہ کو بھی ذبح کرنا ہے یعنی ماں کا ذبح ہو جانا اس کے بچہ کے حلال ہونے کے لئے کافی ہے جیسے کہا جاتا ہے لسان الوزیر لسان الامیر۔ بیع الوصی بیع الیتیم کہ وزیر کی زبان امیر و حاکم کی زبان ہے۔ اسی طرح وصی کا فروخت کرنا یتیم کا فروخت کرنا ہے یعنی دونوں کا ایک حکم ہے۔ اس استدلال کا پہلا جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث مذکور گو متعدد طرق سے مروی ہے تاہم اس کے طرق ضعیف ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق نے الاحکام میں کہا

ہے کہ یہ حدیث اپنی تمام اسانید کے ساتھ ناقابل حجت ہے اور ابن القطن نے بھی اسی کو ثابت رکھا ہے۔ شیخ بامی مالکی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اس بارے میں ایسی احادیث میں لگ گئے ہیں جو نہ صحیح ہیں اور نہ ثابت۔ شیخ ابن حزم ظاہری بھی سر حدیث سے ناخوش ہیں اسی لئے انہوں نے امام ابوحنیفہ کا قول اختیار کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نیابت مراد نہیں جیسا کہ ائمہ ثلاثہ و صاحبین فرماتے ہیں بلکہ اس سے مراد تشبیہ ہے یعنی زکاۃ جنین زکاۃ ام کے مانند ہے مطلب یہ ہے کہ جنین کو بھی اسی طرح ذبح کیا جائے گا جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا گیا ہے اور دلیل یہ ہے کہ حدیث میں پہلے جنین کو ذکر کیا گیا ہے جو منوب عنہ ہے اگر نیابت مراد ہوتی تو پہلے نایب کو ذکر کیا جاتا یعنی یوں کہا زکاۃ الام زکاۃ الجنین۔ جیسے لسان الوزیر لسان الامیر اور بیع الوصی بیع الیتیم میں ہے۔ بہر کیف حدیث میں تشبیہ مراد ہے بغیر حرف تشبیہ کے ذکر کے۔ امام ابو حنیفہ اور امام زفر و حسن کی نقلی دلیل آیت قرآنیہ ہے حرمت علیکم المیتة والدم حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور بہتا ہوا خون۔ میتہ اس کو کہتے ہیں جس میں حیات نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جنین مذکور میں بھی حیات زندگی نہیں پس وہ حکم آیت کے بموجب حرام ہوا۔ (۲) ابراہیم نخعی کا اثر بھی امام ابوحنیفہ کی دلیل ہے کہ ایک جان کا ذبح کرنا دو کا ذبح نہیں ہو سکتا۔ پس صرف ماں کو ذبح کرنے سے ماں اور بچہ دونوں کیسے ذبح ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الصيد

شکار کا بیان

باب: شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ

باقی کتوں کو مارنے کا حکم

۳۲۰۰: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا پھر فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض: پھر ان کو شکاری کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۱: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض؟ پھر ان کو کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۳۲۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے کتوں کو مارنے کا حکم فرماتے سنا اور کتوں کو قتل کر دیا جاتا تھا

۱: بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ

أَوْ زُرْعٍ

۳۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْكِلابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.

۳۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْكِلابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَ كَلْبِ الْعَيْنِ.

۳۲۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۳۲۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَ كَانَتْ الْكِلَابُ

تَقْتُلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةً. سوائے شکار یا ریوڑ کے کتے کے۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کتا ایک نجس جانور ہے اس کو پالنا بے فائدہ ہے لوگوں کو اس سے کیا غرض۔ البتہ شکاری کتا باغ اور کھیت کی حفاظت کے لئے رکھنا جائز ہے۔

۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

باب: کتا پالنے سے ممانعت، الا یہ کہ شکار،

صید، اور حرث، اور ماشیہ

کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے ہو

۳۲۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ افْتَنِيَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يُنْقَضُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا الْكَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

۳۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا تو ہر روز اسکے عمل سے ایک قیراط اجر کی کمی کی جاتی ہے۔ الا یہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے پالے۔

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَهَابٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّةِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْهَيْمِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ إِلَّا نَقَضَ مِنْ أُجُورِهِمْ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۳۲۰۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کتا مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتی تو میں سب کے قتل کا حکم دے دیتا۔ تاہم بالکل سیاہ کتے کو ماردیا کرو اور جو لوگ بھی کتا پالیں، ان کے اجر میں سے ہر روز دو قیراط کم کر دیئے جاتے ہیں۔ الا یہ کہ شکار یا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو۔

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَصِيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ افْتَنِيَ كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَضَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۳۲۰۶: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو (کتا) کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے کام بھی نہ آتا ہو اس کے (مالک کے) عمل سے ہر روز ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔

فقہیئل لہ انت سمعت من النبی ﷺ؟ قال ای و رب ہذا المسجد!

کسی نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے خود نبی سے سنا؟ فرمایا: جی ہاں! اس مسجد (نبوی) کے رب کی قسم۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں کتا پالنے پر وعید سنائی گئی ہے کہ پالنے والے کے نیک عمل سے ایک قیراط روزانہ کم کیا جاتا ہے اور بعض روایات کے مطابق دو قیراط یومیہ کم ہوتے ہیں اور قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔

۳: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ

بَابُ: کتے کے شکار کا بیان

۳۲۰۷: حضرت ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ ان کے برتنوں میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں اور شکاروں کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ میں اپنے کمان اور اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ذریعہ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم نے جو کہا کہ تم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہو تو تم انکے برتنوں میں نہ کھایا کرو! الّا یہ کہ سخت مجبوری ہو تو ان کے برتنوں کو دھو لو۔ پھر ان میں کھانا کھاؤ اور جو تم نے شکار کیا تو جو تم تیر کمان سے شکار کرو اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اسے بھی اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو بے سدھائے کتے سے شکار کرو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو (ذبح کر کے) کھا لو۔

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُشْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آيَاتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آيَاتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَأَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَادْرُكْهُ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

۳۲۰۸: حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا: ہم لوگ کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ لائیں اُسے کھا لو اگر چہ وہ اسکو جان سے مار ڈالیں۔ الّا یہ کہ کتا خود بھی اس شکار میں سے کچھ کھالے۔ لہذا اگر کتا اس شکار میں سے کھالے تو تم اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ اس صورت میں مجھے خدشہ ہے کہ اس شکار کو کتے نے اپنے لیے پکڑ رکھا ہو اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں تو پھر بھی تم نہ کھاؤ۔

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا بِيَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهِدْمِ الْكِلَابِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقُلْ مَا أَمْسَبَحَنَّ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلَنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ أُخْرَى فَلَا تَأْكُلْ.

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُهُ يَعْنِي عَلِيَّ ابْنَ
الْمُنْذِرِ يَقُولُ حَجَّجْتُ ثَمَانِيَةَ وَخَمْسِينَ حِجَّةً أَكْثَرَهَا
امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
استاذ علی بن منذر (راوی حدیث) کو فرماتے سنا کہ
میں نے پچاسی حج کیے جن میں اکثر پیدل تھے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی شکار کو تیر-تلوار سے مارنا جائز ہے اسی طرح جانور کے ذریعہ کتا چیتا،
عقاب باز وغیرہ سے شکار کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ کتا وغیرہ اور باز عقاب معلم (سکھائے ہوئے ہوں) اور اس کے علاوہ
اور کئی شرائط ہیں (۱) شکاری مسلمان ہے یا کتابی ہو۔ (۲) کتے یا باز کو چھوڑنا۔ (۳) اس کے چھوڑنے میں غیر مسلم یا غیر
کتابی کا کتا شریک نہ ہو۔ (۴) تسمیہ کو ادا کرنا نہ چھوڑنا۔ (۵) چھوڑنے اور شکار پکڑنے کے درمیان دوسرے کام میں
مشغول نہ ہونا۔ (۶) شکاری جانور کا تعلیم یافتہ ہونا۔ (۷) چھوڑنے کے طریقہ پر چلا جانا۔ (۸) غیر معلم کا شریک نہ ہونا
(یہ شرط حدیث باب میں موجود ہے) شکار کو زخم لگا کر قتل کرنا۔ (۱۰) شکار کو نہ کھانا۔ (۱۱) شکار کی خورش نیشد اردانت اور
چنگل سے نہ ہو۔ (۱۲) حشرات الارض سے نہ ہو۔ (۱۳) مچھلی کے علاوہ دریائی (آبی) جانور نہ ہو۔ (۱۴) اپنے پروں یا
پاؤں سے خود کو بچانے پر قادر ہو۔ (۱۵) شکار کرنے سے پہلے شکار کا حرجانا (ذبح کرنے سے پہلے)۔

باب: مجوسی کے کتے کا شکار

۴: بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ

۳۲۰۹: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكٍ
عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ أَبِي بُرَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ
الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَيْنَا عَنْ صَيْدِ
كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ يَعْنِي الْمَجُوسِ.
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے (شکار پر چھوڑے
ہوئے) کتوں اور پرندوں کے شکار سے منع کیا گیا
ہے۔

۳۲۱۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ حَمِيدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ
الْأَسْوَدِ الْبُهْمِيِّ فَقَالَ شَيْطَانٌ.
حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
خالص سیاہ کتے کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: وہ
شیطان ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مجوسی کا ذبیحہ حرام ہے تو اس کا شکار بھی حلال نہ ہوگا۔

۱۔ پرندے یا کتے کا مالک خواہ مسلمان ہو لیکن اسے مجوسی چھوڑے تو اس کا شکار حلال نہیں اور مالک مجوسی ہو اور چھوڑنے والا مسلمان ہو۔ اللہ کا
نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار حلال ہے۔ (عبدالرشید)

۲۔ شاید امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر کا ذبیحہ حلال نہیں۔ اس لیے خالص
سیاہ کتے کا شکار حلال نہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار بھی حلال ہے اور ”شیطان“ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ
شریر اور ایذا رساں ہے۔ (عبدالرشید)

۵: بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

بَابُ: تِيَارِ كَمَا نَ سَ شَكَارِ

۳۲۱۱: حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شکار تو اپنی کمان (اور تیر) سے کرے وہ کھا سکتا ہے۔

۳۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ قَالَا تَنَا ضَمْرَةَ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُثَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَا رَزَدَتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ.

۳۲۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تیر انداز لوگ ہیں۔ فرمایا: جب تم تیر پھینکو اور جانور کو زخمی کر دو تو جو جانور زخمی کر دیا وہ کھا سکتے ہو۔

۳۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ تَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ عَبْدِ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَ خَزَقْتَ فَكُلْ مَا خَرَقْتَ.

خلاصۃ الباب ☆ تیر سے شکار بھی حلال ہے بشرطیکہ تیر مارتے وقت تسمیہ کہہ لیا ہو اور اس شکار کو مجروح (زخمی) کر دیا ہو اور وہ مر گیا ہو اور اگر اس کو زندہ پالیا ہو تو اب وہ صید (شکار) نہیں لہذا زکوٰۃ اضطراری کافی نہیں ہوگی بلکہ اختیاری ذبح ضروری ہوگا۔

۶: بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً

بَابُ: شَكَارِ رَاتِ بَهْرِ غَائِبِ رَهْ

۳۲۱۳: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شکار کو تیر مارتا ہوں۔ پھر وہ رات بھر میری نگاہ سے اوجھل رہتا ہے۔ فرمایا: جب تمہیں اس میں اپنا تیر ملے اور اس کی روح نکلنے کا اور کوئی سبب معلوم نہ ہو تو اُسے کھا لو۔

۳۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ غَاصِمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي لَيْلَةً قَالَ إِذَا وَجَدْتُمْ فِيهِ سَهْمَكُمْ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ غَيْرَهُ فَكُلْهُ.

خلاصۃ الباب ☆ ایک شکار کے تیر لگا اور وہ گر پڑا پھر وہ بمشقت تمام برداشت کر کے اٹھ بھاگا اور صید کی نظر سے غائب ہو گیا شکاری اس کو برابر تلاش کرتا رہتا آتا آتا کہ اس کو پالیا مگر اس وقت وہ مردہ ہو چکا تھا تو اس کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ اس کی بابت بہت اختلاف ہے کئی مذاہب ہیں۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا تو کھانا استحساناً جائز ہے اور اگر اس کی تلاش سے بیٹھ رہا پھر اس کو پایا تو نہیں کھایا جائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اس کو دوام الارض نے مارا ڈالا ہو۔ صاحب عین الہدایہ کی تحقیق یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو یہ حکم ہے کہ شکار مذکور کو نہ کھایا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ترک کرنا احتیاطاً ہے یہ مراد نہیں کہ حرام ہے اس لئے کہ دیگر احادیث صحاح حلال ہونے کا فائدہ دیتی ہیں بشرطیکہ اس کو یقین ہو کہ شکار کی موت تیر کے علاوہ کسی اور سبب سے واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث ابو ثعلبہ

نخشی میں اس شخص کی بابت جس نے تین روز کے بعد اپنا شکار پایا ارشاد ”اس کو کھا جب تک کہ وہ بدبودار نہ ہو۔ اس طرح حدیث باب ہے اور بخاری کی روایت میں ”او یوم او یومین“۔ بہر کیف مذکورہ بر احتیاط ہے اور وجہ احتیاط وہی حدیث ہے جو صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو مسند اور مرسل دونوں طرح مروی ہے پس یہ حدیثیں مقید ترک ہیں اور مذکورہ احادیث مفید جواز ہیں اگرچہ بنظر اسناد ان کے درمیان مساوات نہیں ہے تاہم ترجیح محرم کے پہلو سے احتیاط ہونی چاہئے۔

۷: باب صید

چاپ: معراض (بے پر اور بے پیکان کے

المعراض

تیر) کے شکار کا بیان

۳۲۱۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ تَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ غَامِرٍ عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمَعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفَيْدٌ.

۳۲۱۴: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: جو اس کی دھار اور نوک سے مرے وہ کھا لو اور جو اس کا عرض لگنے سے مرے تو وہ مردار ہے۔ (یعنی وہ چوٹ اور صدمہ سے مرا ہے اس لیے مت کھاؤ)۔

۳۲۱۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ بِنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَعْرَاضِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُ إِلَّا أَنْ يَخْرُقَ.

۳۲۱۵: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض (کے شکار) کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: مت کھاؤ، الا یہ کہ وہ زخم کر دے (دھار سے) تو کھا سکتے ہو۔

خلاصہ الباب ☆ خلیل نے ذکر کیا ہے کہ معراض بے پر کے تیر کو کہتے ہیں جس کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے۔ ابن درید اور ابن سیدہ کا بیان ہے کہ یہ ایک لمبا تیر ہوتا ہے جس میں باریک باریک چار پر ہوتے ہیں جب اس کو پھینکتے ہیں تو یہ سیدھا نہیں جاتا بلکہ چوڑا ہو جاتا ہے علامہ خطاب فرماتے ہیں کہ معراض چوڑے پیکان کو کہتے ہیں جو بھاری اور بوجھل ہوتا ہے۔ ابن التین کا قول ہے کہ معراض ایک قسم کی لاٹھی ہوتی ہے جس کی ایک جانب میں لو ہا لگا ہوتا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک لکڑی ہوتی ہے جس کی دونوں جانب باریک اور درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے ان احادیث کی بناء پر ائمہ اربعہ سفیان ثوری اور امام اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔

۸: بَابُ مَا قَطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ

چاپ: جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ

وہی حیۃ

کاٹ لیا جائے

۳۲۱۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حُمَيْدُ بْنُ كَاسِبٍ تَنَا مَعْنُ بْنُ حَضْرَتِ ابْنِ عُمَرَ فَرَمَاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

عِيسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عَمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَمَا قُطِعَ
مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ.

فرمایا: جانور ابھی زندہ ہو اور اسی حالت میں اس کا کوئی
حصہ (مثلاً پاؤں یا کسی حصہ کا گوشت) کاٹ لیا جائے تو
وہ مکرا مر دار ہے۔

۳۲۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا
أَبُو بَكْرِ الْهَدَلِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
يَجُبُّونَ أَسِنَّةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَذْنَابَ الْغَنَمِ إِلَّا فَمَا قُطِعَ
مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيْتٌ.

۳۲۱۷: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ
اونٹوں کی کوبانیں اور بکریوں کی ڈمیں کاٹ لیا کریں
گے۔ غور سے سنو! زندہ جانور کا جو حصہ بھی کاٹ لیا
جائے وہ مردار ہے۔

بَابُ: مِجْجَلِيٍّ أَوْ رِثْدِيٍّ كَالشَّكَارِ

۹: بَابُ صَيْدِ الْحَيْتَانِ وَالْجَرَادِ

۳۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ الْحَوْثُ وَالْجَرَادُ.

۳۲۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو
مردار ہمارے لیے حلال کئے گئے، مِجْجَلِيٍّ اور رِثْدِيٍّ۔

۳۲۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرِيُّ بْنُ خَلْفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
قَالَ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يُحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرَ جُنُودِ اللَّهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ.

۳۲۱۹: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مِثْدِيٍّ کے متعلق دریافت کیا گیا
تو فرمایا: اللہ کے لشکروں میں سب سے زیادہ یہی ہے۔
نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۳۲۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ (سَعِيدِ) الْبَقَالِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنَّ
أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَهَا دِينَ الْجَرَادِ عَلَى الْأَطْبَاقِ.

۳۲۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھالوں میں
رکھ کر مِثْدِيَّاں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔

۳۲۲۱: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَالِيُّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ
الْقَاسِمِ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ غِلَاثَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ
اللَّهُمَّ أَهْلِكَ كِبَارَةَ وَأَقْتُلْ صَغَارَةَ وَأَفْسِدْ بَيْضَهُ وَأَقْطَعْ
دَابِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَارْزُقْنَا إِنَّكَ سَمِيعُ
الدَّعَاءِ.

۳۲۲۱: حضرت جابر بن انس سے روایت ہے کہ نبی جب
مِثْدِيَّوں کے لیے بددعا کرتے تو فرماتے: اے اللہ!
بڑی مِثْدِيَّوں کو ہلاک کر دیجئے اور ان کے انڈے خراب
کر دیجئے (کہ مزید پیدا نہ ہوں) اور ان کو جڑ سے ختم
کر دیجئے (کہ نسل ہی نہ رہے) اور ان کے منہ ہماری
روزیوں سے روک دیجئے (کہ غلہ و اناج نہ کھالیں)
بلاشبہ آپ ہی دُعا سننے والے ہیں۔ ایک شخص نے عرض

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَدْعُوا عَلِيَّ
جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ إِنَّ الْجَرَادَ فَتَرَهُ
الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ.
کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کی مخلوق کو کیسے بددعا
دے رہے ہیں کہ اللہ اس کی نسل ہی ختم کر دیں؟ آپ
ﷺ نے فرمایا: ٹڈی سمندر میں مچھلی کی پھینک سے
پیدا ہوتی ہے۔

قَالَ هَاشِمٌ قَالَ زِيَادٌ فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الْحَوْتَ
يُنْثَرُهُ.
ہاشم کہتے ہیں کہ زیاد نے فرمایا کہ مجھے ایک شخص
نے بتایا کہ اس نے دیکھا مچھلی پھینک رہی تھی ٹڈی کو۔

۳۲۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا حَمَادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمَهْزَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ أَوْ
ضَرَبَ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِأَسْوِاطِنَا وَبَعَالِنَا فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ كُلُّوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.
۳۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج یا عمرہ کے
لیے نکلے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک گروہ آیا۔ ہم
انہیں جوتوں اور کوڑوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ
نے فرمایا: انہیں کھا لو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ کبھی اور تلی اور مردار مچھلی اور ٹڈی حلال ہیں۔ گوہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض
سے حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض سے حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ امام طحاوی
فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اصح یہ ہے کہ گوہ کا کھانا مکروہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ امام محمد نے مؤطا میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نقل کر کے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس کا ترک زیادہ پسندیدہ ہے اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول
ہے۔ سچ ہے کہ احناف احتیاط کرنے والے ہیں جیسے اپنے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پڑھا اور سنا کہ
آپ نے گوہ نہیں کھائی۔

باب: جن جانوروں کو مارنا منع ہے

۱۰: بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

۳۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ قَالَا ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ وَالصَّفَدِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهَدْهِدِ.
۳۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ چڑیا، مینڈک، چیونٹی اور ہد ہد کو
مارنے سے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) منع
فرمایا۔

۳۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنَانَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنْ
۳۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مار
ڈالنے سے منع فرمایا: (۱) چیونٹی، (۲) شہد کی مکھی،

(۳) ہد ہد اور (۴) چڑیا۔

الدَّوَابِّ النَّمْلَةَ وَالنَّحْلَ وَالْهُذُودَ وَالصُّرَدَ.

۳۲۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى الْمَصْرِيَّانِ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟

۳۲۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کو چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم دیا کہ چیونٹیوں کا سارا مٹی جلا دی جائے۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبر) کی طرف وحی بھیجی کہ ایک چیونٹی کے کاٹنے پر آپ نے ایک پوری امت کو تباہ کر دیا جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی۔

ایک دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ

عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَرَصَتْ

خلاصہ الباب ☆ ان چیزوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ ہد ہد نے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیغام پہنچایا تھا اور بہت چھوٹا جانور ہے اسی طرح سرد بھی چھوٹی چیز ہے بہت کم گوشت اس سے نکلتا ہے۔ چیونٹی گھر سے بڑا اناج اٹھا کر لے جاتی ہے خلاصہ یہ کہ مذکورہ جانور بے ضرر ہوتے ہیں۔

باب: چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۳۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ قَرَيْتَنَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقَلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَسْكَأُ عُذْوًا وَ لَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ أَحَدُكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُذْتُ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا.

۳۲۲۶: حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن معقل کے ایک عزیز نے چھوٹی کنکری انگلی پر رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے روکا اور فرمایا: نبی نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اُس عزیز نے دوبارہ ایسا ہی کیا تو عبد اللہ بن معقل نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ بتایا کہ نبی نے اس سے منع فرمایا پھر تم نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ اب میں تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۲۲۷: حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے

۳۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ

ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری انگلی پر رکھ کر

وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا تَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْفَلٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَقْلُ الصَّيْدَ وَلَا تَنْكِي الْعُدُوَّ وَلَكِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ.

مارنے سے منع کیا اور فرمایا: اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ آنکھ پھوٹ سکتی ہے اور دانت ٹوٹ سکتا ہے۔

خلاصۃ السباب ☆ اس کھیل کا فائدہ تو کوئی نہیں البتہ اس کا نقصان ہے کہ کسی کی آنکھ یا سر میں چوٹ لگ سکتی ہے جیسے آج کل گلی ڈنڈا اور ٹیلی سے سنگریزے پھینکنا وغیرہ۔

۱۲: بَابُ قَتْلِ الْوَزْغِ

بَابُ: گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا

۳۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزْغِ.

۳۲۲۸: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گرگٹ مارنے کا حکم دیا۔

۳۲۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثنا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا أَذْنِي مِنَ الْأُولَى) وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً (أَذْنِي مِنَ الْأَذْنَى ذِكْرًا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ).

۳۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (پہلی مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (دوسری مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی۔

۳۲۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزْغِ الْفُؤَيْسِقَةُ.

۳۲۳۰: روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بد معاش و بدکار فرمایا۔

۳۲۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَاكِةِ بِنِ الْمُعْبِرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا زُمْحًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا! مَا تَصْنَعِينَ بِهِذَا قَالَتْ نَقَلْتُ بِهِ هَذِهِ الْأَوْزَاعِ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أَلْقَى فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ ذَابَّةً

۳۲۳۱: فا کہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ باندی حضرت سائبہ فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ کے گھر گئی۔ دیکھا کہ گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا ہے۔ تو عرض کیا: اے ام المؤمنین! آپ اس سے کیا کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں: ہم اس سے گرگٹ (اور چھپکلیاں) مارتی ہیں۔ اس لیے کہ اللہ کے نبی نے ہمیں بتایا کہ سیدنا ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے ہر جانور نے آگ

إِلَّا أَطْفَاتِ الشَّارِ غَيْرِ الْوَرَعِ فَإِنَّهَا كَمَا نَسْتَفْخُ بِجَحَانِ كِي كُوشِشِ كِي۔ سَوَائِ كِرْكَتِ كِي كِي يِهْ اِسْ مِيں
عَلَيْهِ فَاَمَرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَوْنِكِ مَارِبَا تَهَا (تَا كِي اَوْرِ بَهْرُ كِي) اِسْ لِيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْ اِسْ مَارْذَا لِنِيْ كَا كَلْمِ فَرْمَا يَا۔

بِقْتَلِهِ۔
☆ خلاصۃ الباب یہ جانور ہوتے تو بے ضرر ہیں لیکن بعض نے فرمایا ہے کہ ان میں زہر ہوتا ہے اور دل کو ان سے نفرت
ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ جن چیزوں کو مارنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ہم
مسلمان بھی اس کو ماریں چھپکلی کے متعلق تو یہ بھی مشہور ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ کی دشمن تھی، ہم مسلمانوں کو بھی اس سے
دشمنی رکھنی چاہئے۔

۱۳: بَابُ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَنْبَا سَفِيَانَ بْنَ عِيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُو اِدْرِيسَ عَنْ اَبِي نَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ اَنْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَ لَمْ اَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى دَخَلْتُ
الشَّامَ۔

۳۲۳۲: حضرت ابو ثعلبہ حنسی سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے ہر دانت والے درندے کو کھانے سے منع
فرمایا۔

۳۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ
ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ وَ اسْحَاقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ
اسْمَعِيْلَ بْنِ اَبِي حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سَفِيَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ۔

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ
عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَيْبَرٍ
عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ
مِنَ الطَّيْرِ۔

۳۲۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ جنگِ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر
دانت والے درندہ اور پتخے والے پرندہ کو کھانے سے
منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب صاحب ہدایہ نے سبع کی تعریف یوں کی ہے والسبع کل مختطف منتهب جارح قاتل عاد عاڈۃ
یعنی سبع ہر وہ جانور ہے جو عاڈۃ اچک لینے والا غارت گز شیئی کرنے والا۔ قاتل اور ناحق حملہ کرنے والا ہو۔ کچلیوں والے
درندے جو دانتوں سے شکار کر کے کھاتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، سیاہ گوش، بچو، لومڑی، جنگلی بلی وغیرہ ان کا گوشت

کھانا احناف، ابراہیم نخعی، امام شافعی، امام احمد، ابو ثور، اصحاب حدیث اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ بچہ گیر پرندے جو اپنے چنگل سے شکار کرتے ہیں جیسے شکرہ، عقاب، باز، شاہین، گدھ، کواد وغیرہ ان کا کھانا بھی احناف، نخعی، امام شافعی، امام احمد، ابو ثور اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ امام مالک، لیث بن سعد، اوزاعی، یحییٰ بن سعید کے نزدیک پرندوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں۔ یہی ابن عباس اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

پاب: بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

۱۴: بَابُ الدِّئْبِ وَالتَّغْلَبِ

۳۲۳۵: حضرت خزیمہ بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسلئے حاضر ہوا کہ آپ سے زمین کے کچھ جانوروں کی بابت دریافت کروں۔ آپ لومڑی کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: لومڑی کون کھاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھیڑیے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جس میں بھلائی اور خیر ہو وہ بھلا لومڑی کھائے گا؟

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَحِبِّهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِنَّتِكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَأِ الْأَرْضِ مَا تَقُولُ فِي التَّغْلَبِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ التَّغْلَبَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الدِّئْبِ؟ قَالَ وَيَأْكُلُ الدِّئْبُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ؟

پاب: بچو کا حکم

۱۵: بَابُ الصُّبُعِ

۳۲۳۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے بچو کے متعلق دریافت کیا کہ یہ شکار ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ (وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ) قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصُّبُعِ أَصِيدَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَلْتُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَشَى سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۳۲۳۷: حضرت خزیمہ بن جزء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچو کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: کون ہے جو بچو کھائے۔

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزْءٍ عَنْ خُزَيْمَةَ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الصُّبُعِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الصُّبُعَ.

خلاصہ الباب ☆ بعض حضرات کا یہی مذہب ہے کہ بچو حلال ہے حنفیہ کے نزدیک یہ درندہ ہے اور درندوں کی طرح اس کا کھانا بھی حرام ہے حضرات حنفیہ کی دلیل حدیث ۳۲۳۷ ہے اس کے علاوہ حدیث ابوالدرداء ہے جس کی تخریج امام احمد اسحاق بن راہویہ اور ابویعلیٰ موصلی نے اپنے اسانید میں عبداللہ بن یزید سعدی سے کی ہے۔ اور حدیث خزیمہ بن جزء

ہے جس کی تخریج امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ نیز حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے جس کی تخریج امام مسلم اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ نے کی ہے۔

باب: گوہ کا بیان

۱۶: بَابُ الصَّبِّ

۳۲۳۸: حضرت ثابت بن یزید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے بہت سی گوہ پکڑ کر بھونیں اور کھانے لگے۔ میں نے بھی ایک گوہ پکڑی اور بھون کر نبیؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے ایک شاخ لی اور اس سے اپنی انگلیوں پر شمار کرنے لگے۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی صورتیں مسخ کی گئیں اور زمین کے جانوروں کی صورتیں ان کو دی گئیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ یہی ہو۔ میں نے عرض کیا: لوگوں نے تو بھون بھون کر خوب کھائیں۔ تو آپؐ نے نہ خود کھائی نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ النَّاسَ ضَبَابًا فَاشْتَوَوْهَا فَآكَلُوهَا مِنْهَا فَاصْبَتْ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوِيئَتْ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ جَرِيدَهُ فَجَعَلَ يُعَدُّ بِهَا أَصَابِعَهُ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَوَوْهَا فَآكَلُوهَا فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ.

۳۲۳۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی حرمت بیان نہیں فرمائی، البتہ اسے ناپسند فرمایا اور یہ عام چرواہوں کی خوراک ہے اور اللہ نے اس سے بہت لوگوں کو نفع بخشا اور اگر میرے پاس گوہ ہوتی تو میں ضرور کھاتا۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الصَّبَّ وَلَكِنْ قَدَّرَهُ وَإِنَّهُ لَطَعَامٌ غَامِئَةٌ الرِّعَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَا كَلْتُهُ.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۲۴۰: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو اہل صُفَّہ میں سے ایک شخص نے پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

۳۲۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

ہمارے علاقہ میں گوہ بہت ہوتی ہے۔ گوہ کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک گروہ کی شکلیں مخ کر دی گئی تھیں، گوہ کی صورت میں۔ نیز آپ نے کھانے کا حکم بھی نہ دیا اور منع بھی نہ فرمایا۔

۳۲۳۱: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں بھی ہوئی گوہ پیش کی گئی جب آپؐ کے قریب کی گئی تو آپؐ نے کھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپؐ نے اس سے ہاتھ اٹھالیا تو حضرت خالدؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں! حرام تو نہیں لیکن ہمارے علاقہ میں ہوتی نہیں، اس لیے مجھے پسند نہیں تو حضرت خالدؓ نے ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا اور گوہ کھائی حالانکہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

۳۲۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کو حرام نہیں کہتا۔

باب: خرگوش کا بیان

۳۲۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم مر الظہر ان نامی جگہ سے گزرے۔ ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا اور اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن بالآخر تھک گئے۔ پھر میں دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور سرین کا حصہ نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

الضُّفَّةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ مَضْبُوبَةٌ فَمَا تَرَى فِي الضَّبَابِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ أُمَّةٌ مَسْحَتْ فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

۳۲۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْعِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بَضْبٌ مَشْوِيٌّ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّهُ لَحُمٌ ضَبٌّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَامُ الضَّبِّ قَالَ لَا وَ لَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضِي فَأَجِدُ نَبِيَّ أَعَافُهُ قَالَ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَحْرَامُ يَعْني الضَّبُّ.

۱۷: بَابُ الْأَرْنَبِ

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَنْفَجْنَا أَرْنَبًا فَسَعَوْا عَلَيْهَا فَلَبَّغُوا فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثْتُ بِعَجْزِهَا وَوَرَكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

۳۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبَانًا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرَنْبِينَ
مُعَلَّقَهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ هَذَيْنِ الْأَرَنْبِينَ فَلَمْ
أَجِدْ خَبِيذَةً أَذْكِيهِمَا بِهَا فَذَكَيْتُهُمَا بِمَرْوَةِ أَفَاكُلُ قَالَ
كُلْ

۳۲۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ
جَبَانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُرَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْشَاشِ
الْأَرْضِ مَا تَقُولُ فِي الصَّبِّ قَالَ لَا أَكَلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ قَالَ قُلْتُ
فَأِنِّي أَكَلْتُ مِمَّا لَمْ تُحْرِمْ وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْتُ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَأَيْتِي قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! مَا تَقُولُ فِي الْأَرَنْبِ؟ قَالَ
لَا أَكَلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ قُلْتُ فَأِنِّي أَكَلْتُ مِمَّا لَمْ تُحْرِمْ وَلِمَ؟ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بُنِيتُ أَنَّهُا تَدْمَى

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرگوش کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: خود کھاتا نہیں اور دوسروں
کیلئے حرام نہیں بتاتا۔ میں نے عرض کیا: جس چیز کی حرمت آپ بیان نہ فرمائیں میں اُسے کھاؤں گا اور آپ خود کیوں نہیں
کھاتے؟ فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ ان احادیث کی بناء پر۔ صاحب ہدایہ نے
عقلی دلیل یہ دی ہے کہ خرگوش درندوں میں سے ہے اور نہ مردار خور جانوروں میں سے یہ تو ہرن کے مشابہ ہو گیا اور
ہرن کا کھانا بلا اتفاق جائز ہے۔

بَابُ: جُو مَجْجَلِي مَر كَر سَطْحِ آبٍ پَر

۱۸: بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ

آجائے؟

الْبَحْرِ

۳۲۴۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا مَالِكُ ابْنِ أَنَسٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ مِنْ آلِ بْنِ
الْأَزْرُقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ
حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَحْرُ
الطَّهُورُ مَاءٌ هِ الْجِلُّ مَيْتَةٌ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَلَعْنِي عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ
قَالَ هَذَا يَصِفُ الْعِلْمَ لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ فَقَدْ أَفْكَكَ فِي
الْبَحْرِ وَبَقِيَ الْبَرُّ.

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ
ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُّوا وَ مَاتَ فِيهِ فَطَفًا فَلَا
تَأْكُلُوهُ.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور پانی کا
مردار حلال ہے۔

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ
جوادی نے فرمایا: یہ حدیث نصف علم ہے کیونکہ دنیا بحر و بر
ہے تو بحر کا حکم اس میں بیان ہو گیا اور بر کا باقی رہ گیا۔

۳۲۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دریا کنارہ پر ڈال دے یا پانی
کم ہونے سے مرجائے وہ تم کھا سکتے ہو اور جو دریا میں
مر کر اوپر تیرنے لگے (اور اس کا پیٹ اوپر کی طرف ہو
یعنی طانی ہو) تو اسے مت کھاؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ امام مالک اور اہل علم کی ایک جماعت اور ایک قول میں امام شافعی بھی قائل ہیں کہ دریائی جانور علی
الاطلاق حلال نہیں البتہ امام شافعی کہتے کتے خنزیر اور انسان کا استثناء کیا ہے کہ یہ حلال نہیں۔ ان حضرات کی دلیل احادیث
باب ہیں اور آیت احل لکم صید البحر کہ تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال ہے۔ احناف کے نزدیک سمندر اور دریا کا
کوئی جانور حلال نہیں سوائے مچھلی کہ وہ حلال ہے۔ احناف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ویحرم علیہم
الخبائث کہ وہ بیغمبران پر خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ اور مچھلی کے علاوہ سب خبیث ہیں اور ظاہر ہے کہ مچھلی کے علاوہ
دیگر جانوروں کو طہایع سلیم مکروہ جانتی اور ان سے گھن کرتی ہیں نیز بہت سے دریائی جانوروں کی ممانعت حدیث سے ثابت
ہے۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمن بن عثمان قرشی کی حدیث ہے جس کی تخریج امام ابو داؤد احمد اسحاق بن راہویا حاکم اور طیالسی
نے کی ہے۔ آیت کریمہ کا جواب یہ ہے کہ اس میں لفظ صید سے مراد اسم نہیں جو ذات شکار ہے بلکہ اس سے مراد مصدر ہے
یعنی اصطیاد۔ شکار کھیلنا اور یہ صرف حلال جانوروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کھانے کے علاوہ دیگر منافع کے لئے شیر وغیرہ کا
شکار کرنا بھی جائز ہے۔ اور جو مچھلی بغیر آفت اپنی موت مر کر پانی کی سطح پر آگئی ہو اور اس کا پیٹ آسمان کی طرف ہو یعنی وہ
چپت ہو گئی ہو جس کو مک طانی کہتے ہیں ہمارے احناف کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طانی مچھلی
کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ احناف کی دلیل ۳۲۳۷ حدیث باب ہے اور اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد نے بھی کی
یعنی جس مچھلی کو دریا پھینک دے یا پانی ٹوٹ جائے تو اس کو کھاؤ اور جو اس میں مرجائے اور پانی کی سطح پر آجائے اس کو
مت کھاؤ۔

۱۹ : بَابُ الْغُرَابِ

پاب : کوءے کا بیان

۳۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثنا شَرِيكَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَاهُ رَسُولُ اللَّهِ فَاسِقًا وَاللَّهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

۳۲۴۸ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کون ہے جو کوءا کھائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فاسق بتایا۔ بخدا! یہ پاکیزہ جانوروں میں سے نہیں۔

۳۲۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا الْأَنْصَارِيُّ ثنا الْمَسْعُودِيُّ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعَقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَارَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ.

۳۲۴۹ : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ فاسق ہے اور بچھو فاسق ہے۔ چوہا فاسق ہے اور کوءا فاسق ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت قاسم سے پوچھا گیا کہ کیا کوءا کھایا جاسکتا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اس کو فاسق فرمانے کے بعد کون ہے جو اسے کھائے۔

فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ أَبُو كَلِّ الْغُرَابِ؟ قَالَ مَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسِقًا.

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں کوءے سے مراد دیسی کوا ہے جو مردار اور ناپاکی کھاتا ہے جس کی گردن کارنگ بیروں کی بہ نسبت سفید ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ حیوانات حبثیہ فاسقہ کے ساتھ ملحق ہے لیکن غراب زرع (کھیتی کا کوا) حلال ہے کیونکہ یہ دانہ کھاتا ہے ناپاکی نہیں کھاتا اور نہ سباع طیور میں ہے پس یہ نہ خبائث میں سے ہے اور نہ حدیث مذکور کی نئی میں داخل ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا اصح قول یہی ہے۔

۲۰ : بَابُ الْهَرَّةِ

پابی : بلی کا بیان

۳۲۵۰ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَثَمَنِهَا.

۳۲۵۰ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بلی کا گوشت حرام ہے۔ یہی مذہب ہے ابو ہریرہ امام ابو یوسف کا کہ بلی کا بیچنا مکروہ ہے طبی فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بلی میں نفع نہ ہو لیکن اگر وہ نافع ہو تو اکیلی بیع صحیح ہے اور اس کا شمن حلال ہے جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاطعمہ

کھانوں کے ابواب

بَابُ: کھانا کھلانے کی فضیلت

۳۲۵۱: حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف چلے اور تین بار اعلان ہوا کہ اللہ کے رسولؐ تشریف لاچکے۔ لوگوں میں میں بھی حاضر ہوا تا کہ آپؐ کو دیکھوں۔ جب میں نے غور سے آپؐ کا چہرہ انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جموںے شخص کا نہیں (کیونکہ سابقہ کتب میں جو نشانیاں پڑھ رکھی تھی سب بعینہ آپؐ میں موجود تھیں) چنانچہ سب سے پہلے میں نے آپؐ کو جو بات فرماتے سنا وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو عام رواج دو کھانا کھاؤ فرشتوں کو جوڑو اور رات کو جب لوگ محو خواب ہوں نماز پڑھو تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۳۲۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو رواج دو اور کھانا کھاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ (عزوجل) نے حکم دیا ہے۔

۱: بَابُ اطْعَامِ الطَّعَامِ

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قَبْلَهُ وَقِيلَ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَجَنَّتْ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ).

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثنا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال سليمان بن موسى حدثنا عن نافع أن عبد الله بن عمر كان يقول إن رسول الله ﷺ قال: "أفشوا السَّلَامَ وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ، وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ."

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ
 الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ (تُبْطِئُ الطَّعَامُ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ
 عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ).
 حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے
 اللہ کے رسول! اسلام (میں) کونسا (عمل) سب سے
 بہتر (پسندیدہ) ہے؟ فرمایا: تو کھانا کھلائے اور سلام
 کہے جان پہچان والے کو اور انجان کو۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ انْجَفَلَ النَّاسُ اِی مَضُو اِلَیْهِ (یعنی لوگ آپ کی طرف گئے دوڑتے ہوئے) ہمارے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں اور تعلیمات بہت عمدہ ہیں ان کو اپنانے میں سعادت اور خوش نصیبی مضمر ہے اور جنت میں جانے کا
 وسیلہ ہیں۔ حدیث ۳۲۵۳: شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں ابتداً سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اور
 جماعت کی طرف سے ایک یا چند لوگوں کا سلام کرنا سب کی طرف سے کافی ہے اور افضل یہ ہے کہ سب ابتداءً سلام کریں
 اور سب جواب دیں اور اقل درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے جواب میں
 افضل یہ ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ابتداً علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ اتنی اونچی آواز سے سلام کرے اور جواب
 دے کہ دوسرا سن لے اور فوراً جواب دینا واجب ہے اور اگر کسی غائب شخص نے سلام بھیجا ہو یا خط میں سلام پڑھا ہو تب بھی
 فوراً کہنا ضروری ہے۔

باب: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہو

۲: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي

جاتا ہے

الِاثْنَيْنِ

۳۲۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کے
 لیے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی
 ہو جاتا ہے۔ (یعنی نہ صرف برکت ہو جاتی ہے بلکہ بوجہ
 ایثار کفایت بھی کورتا ہے)۔

۳۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
 زَيْدِ الْأَسَدِيِّ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
 الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي
 الثَّمَانِيَةَ).

۳۲۵۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت
 کرتا ہے اور دو کا کھانا تین چار (اشخاص) کے لیے
 کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا پانچ چھ کے لیے کفایت

۳۲۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
 مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ قَهْرَ مَا نِ آلِ
 الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ طَعَامَ
 الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَإِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي

کرتا ہے۔

الْخَمْسَةَ وَالسِّتَةَ.

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے ترغیب دی ہے دوسروں کو کھانے میں شریک کرنے کی اور کھانے میں مساوات کی بھی ترغیب دی ہے اگرچہ کھانا کم ہو اس سے مقصود بھی حاصل ہوتا ہے بھوک کا مٹانا اور تمام حاضرین کو برکت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

۳: بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

بَاب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور

وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

کافر سات آنتوں میں

۳۲۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَدِيَّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ).

۳۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ.

۳۲۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۳۲۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ).

۳۲۵۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

خلاصۃ الباب ☆ شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں اس حدیث میں مومن کو کم کھانے کی تعلیم دی کہ وہ کم کھائے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ایک خاص آدمی کے بارے میں فرمائے جو کھانا بہت کھاتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے کھانا کم کھانا شروع کر دیا۔ امام نووی فرماتے ہیں اس کی تاویل کئی طرح ہو سکتی ہے (۱) یہ بطور مثال کے فرمایا۔ (۲) کہ مومن اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے۔

۳: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ

۳: باب: کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

۳۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ

۳۲۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَا عَابَ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ وَالْأَتْرَاكَةَ.

کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

کھانا پسند ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ (خاموشی سے)

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

چھوڑ دیتے۔

مِثْلَهُ.

دوسری روایت بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

ایسی ہی ہے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: نُخَالِفُ فِيهِ يَقُولُونَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.

☆ خلاصۃ الباب امام نووی فرماتے ہیں عیب یہ ہے کہ کھانا نمکین ہے یا یہ کہے نمک بہت کم ہے۔ کھانا ترش ہے البتہ یہ

کہنا کہ مجھے کھانا پسند نہیں اس کو عیب نہیں کہتے۔

۵: باب: کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

۵: بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ

(اور کھلی کرنا)

الطَّعَامِ

۳۲۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۲۶۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ

فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ اُس کے گھر میں خیر و برکت

سَلِيمٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(اور دولت) زیادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ جب صبح (یا

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَحَبَّ

شام) کا کھانا آئے تو ہاتھ دھوئے (اور کھلی کرے)

أَنْ يُكْبِرَ اللَّهُ خَيْرٌ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ عَدَاوَةٌ وَإِذَا

اور جب دسترخوان اٹھایا جائے اُس وقت بھی۔

رَفِعَ).

۳۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۲۶۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدِ

کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے

الْحَزْرِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَارَةَ ثَنَا

تو کھانا پیش کیا گیا (آپ ﷺ حسب عادت فراغت

عَمْرُو بْنُ دِينَارِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کے بعد ہاتھ دھو چکے تھے)۔ ایک شخص نے عرض کیا:

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ

اے اللہ کے رسول! وضو کا پانی لاؤں؟ فرمایا: کیا میں

فَأَتَيْتَنِي بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا آتَيْتَكَ بِوُضُوءٍ

نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔

قَالَ أُرِيدُ الصَّلَاةَ؟)

☆ خلاصۃ الباب صاحب انباج فرماتے ہیں جب کھانے کے برتن اٹھائے جائیں تو وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے پہلے

ہاتھوں کا دھونا اور کھلی کرنا ہے بہر حال کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کر کے یا ہاتھ دھونے کی برکت اور فائدہ فرما دیا ہے۔

حدیث ۳۲۶۱: غرض یہ ہے کہ نماز کے لئے وضو شرط ہے باقی کھانے وغیرہ کے لئے واجب نہیں ہے۔

۶: بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

بَابُ: تَكْنِيَةُ لُكَا كَرَهَانَا

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا آكُلُ مُتَكِنًا.

۳۲۶۲: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْحَمَصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرْقٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَجَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجَلْسَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَيْدًا كَرِيمًا وَ لَمْ يَجْعَلْنِي جَبْرًا عَيْدًا.

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی۔ آپ ﷺ اکثروں بیٹھ کر (دونوں زانوں کے کھڑے کر کے) کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا: یہ بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر و عناد کرنے والا مغرور نہیں بنایا۔

خلاصہ الباب ☆ تکیہ لگا کر کھانا تکبر کی علامت ہے اور مسلمانوں کے لئے تواضع کا حکم ہے تکبر انسان کو ذلیل و خوار کرتا ہے اور تواضع سے عزت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھ کر کھانا سنت کے خلاف ہے اور نصاریٰ سے مشابہت ہے۔ حدیث: ۳۲۶۳ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں زانوں کھڑے کر کے بیٹھنا عاجزی اور انکساری کی علامت ہے نیز اس طرح بیٹھ کر کھانا کم خوری کی نشانی ہے ویسے کسی عذر کی بنا پر چار زانو بیٹھنے کی بھی اجازت ہے۔

۷: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

بَابُ: كِهَانِي سِي قِبَلِ "بِسْمِ اللّٰهِ" پڑھنا

۳۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا اللَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ لَكَفَاكُمْ فَاذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ.

۳۲۶۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور دو ہی نوالوں میں سب کھانا کھا گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر یہ بسم اللہ کہتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور "بسم اللہ" کہنا بھول جائے تو کہے: "بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ"۔

۳۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۲۶۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

غُرُوَّةٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَكُلُ (سَمِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ).
کہ میں کھانا کھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہہ)۔

خلاصہ الباب ۶۶ ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری بسم اللہ الرحمن..... کہنا سنت ہے۔ اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث میں بسم اللہ کی برکت بیان فرمائی گئی ہے اور شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بسم فی اولہ و آخرہ کہے۔ حدیث: ۳۲۶۵ سے معلوم ہوا کہ کھانے کے آداب میں سے بسم اللہ کہنا بھی ایک ادب ہے۔

پاپ: دائیں ہاتھ سے کھانا

۸: بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

۳۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پئے، دائیں ہاتھ سے چیز لے اور دائیں ہاتھ سے ہی دے۔ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے چیز دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا ہے۔

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الهِجَلُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِيَأْكُلْ لِيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ وَيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ وَيُعْطَى بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذْ بِشِمَالِهِ).

۳۲۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور نبی ﷺ کی تربیت میں تھا تو میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پیالہ میں چاروں طرف گھومتا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لیا کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر۔

۳۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِشُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي (يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ).

۳۲۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

۳۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ.

خلاصہ الباب ۶۷ ☆ شیطان والے کام نصاریٰ کرتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں ہر اچھا کام بائیں طرف سے شروع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمادے۔

۹: بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

۳۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ غَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا.

قَالَ سُفْيَانٌ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عُمَرُو بْنَ دِينَارٍ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ غَطَاءٍ (لَا يَمْسُحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا) عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَفِظْنَا مِنْ غَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَبْلَ أَنْهَا يَقْدَمَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْنَا وَ إِنَّمَا لَقِيَ غَطَاءٌ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي سَنَةِ جَاوَرَ فِيهَا بِمَكَّةَ.

۳۲۷۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْبَانًا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَمْسُحُ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ).

خلاصہ الباب ☆ ظاہر ہے کہ کھانا کھانے سے مالین وغیرہ انگلیوں کو لگ جاتا ہے تو کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اچھی طرح چاٹ لینے سے کھانے کا کچھ حصہ بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہے اور انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور ممکن ہے کہ کھانے کا یہی حصہ زیادہ بابرکت ہو جو انگلیوں کے ساتھ لگ گیا ہے لہذا ان کو تین دفعہ چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

۱۰: بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ

۳۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ

پاب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۳۲۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن قیس کو دیکھا کہ عمرو بن دینار سے کہہ رہے ہیں بتائیے عطاء کی یہ حدیث کہ تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ خود نہ چاٹ لے یا دوسرے کو نہ چٹا دے کس سے مروی ہے؟ فرمانے لگے: ابن عباسؓ سے۔ عمر بن قیسؓ نے کہا کہ عطاء نے ہمیں یہ حدیث جابرؓ سے روایت کر کے سنائی۔ عمر بن دینار نے کہا مجھے تو عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ایسے ہی یاد ہے۔ اُس وقت جابرؓ ہمارے پاس تشریف نہ لائے تھے اور عطاءؓ تو جابرؓ سے اس سال ملے جس سال وہ مکہ میں رہے تھے۔

۳۲۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ چاٹ لے۔ اس لیے کہ اُسے معلوم نہیں کہ کون سے کھانے میں برکت ہے۔

ظاہر ہے کہ کھانا کھانے سے مالین وغیرہ انگلیوں کو لگ جاتا ہے تو کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اچھی طرح چاٹ لینے سے کھانے کا کچھ حصہ بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہے اور انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور ممکن ہے کہ کھانے کا یہی حصہ زیادہ بابرکت ہو جو انگلیوں کے ساتھ لگ گیا ہے لہذا ان کو تین دفعہ چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

پاب: پیالہ صاف کرنا

۳۲۷۱: حضرت امّ عاصم فرماتی ہیں کہ ہم پیالہ میں کھانا

ہَارُونَ أَنبَأَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدَّتِي أُمُّ عَاصِمٍ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ فَلَدَحِسَهَا اسْتَغْفَرْتُ لَهُ
الْقِصْعَةَ)

کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے
آزاد کردہ غلام نبی شہ آئے اور کہا کہ نبی ﷺ نے
فرمایا: جو پیالہ میں کھانا کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف
کر لے تو پیالہ اُس کے حق میں بخشش اور مغفرت کی دعا
کرتا ہے۔

۳۲۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا
ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنِي جَدَّتِي عَنْ رَجُلٍ
مِنْ هُدَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ الْكَبِيرُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ
وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ لَنَا فَقَالَ: ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: (مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرْتُ لَهُ
الْقِصْعَةَ)

۳۲۷۲: حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی
ہیں کہ ہم ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہمارے
پاس نبی شہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیالہ میں کھائے پھر اُسے
چاٹ کر صاف کرے پیالہ اُس کے لیے استغفار کرتا
ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی عقل و شعور ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ پیالہ
صاف کرنا آدمی کے لئے مغفرت کا سبب ہے کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے۔

پایپ: اپنے سامنے سے کھانا

۱۱: بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ

۳۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّزَيْنِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا
وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيكَ وَلَا يَتَأَوَّلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ
جَلِيْسِهِ)

۳۲۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جب دسترخوان اترے تو اپنے سامنے سے کھانا
چاہیے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھانا
چاہیے۔

۳۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْفَضْلِ بْنِ
عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي السَّوِيَّةِ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ
عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ التَّرِيدِ وَلَوْ ذَكَ فَاقْبَلْنَا نَأْكُلُ
مِنْهَا فَحَبَطَتْ يَدِي فِي نَوَاحِيهَا فَقَالَ (يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ
مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ) ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ الْوَأْنُ مِنْ

۳۲۷۴: حضرت عکراش بن ذویب فرماتے ہیں کہ نبی
ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں
بہت سا شرید اور خوب روغن تھا۔ ہم سب اسے کھانے
لگے۔ میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی سب طرفوں میں گھمایا
تو آپ نے فرمایا: عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ
یہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم

الرُّطْبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ (يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ).
کی کھجوریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ طبق میں گھومنے لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں۔

☆ خلاصہ الباب کھانے کے آداب میں ایک ادب یہ ہے کہ ایک قسم کا کھانا اپنی طرف سے کھانا چاہئے البتہ برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو ہاتھ ہر طرف چلا سکتا ہے۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذِرْوَةِ الشَّرِيدِ
۳۲۷۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمْصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفٍ الْأَحْضَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ أَيْ بِقِصْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُوا مِنْ جَوْنِبِهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارِكُ فِيهَا).

پیالہ: شرید کے درمیان سے کھانا منع ہے
۳۲۷۵: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان کی چوٹی چھوڑ دو۔ ایسا کرنے سے اس میں برکت ہوگی۔

۳۲۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو حَفْصِ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفِسِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي قَسِيمَةَ عَنْ وَاثِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِ الشَّرِيدِ فَقَالَ (كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالِهَا، وَاعْفُوا رَأْسَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا).

۳۲۷۶: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شرید کے درمیان اوپر کے حصہ پر دست مبارک رکھا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے ارد گرد سے کھاؤ اور اس اوپر کے حصہ کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت اوپر سے آتی ہے۔

۳۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا مِنْ حَافَتِهِ وَذَرُوا وَسْطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ).

۳۲۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا رکھا جائے تو اس کے اطراف سے کھاؤ اور درمیان کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اس کی بلندی سے نہ کھائے بلکہ نیچے کسی طرف سے کھائے تاکہ اوپر برکت باقی رہے کھانے کے آخر تک۔

۱۳: بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ

۳۲۷۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
پیالہ: نوالہ نیچے گر جائے تو؟
۳۲۷۸: حضرت معقل بن یسار صحیح کا کھانا تناول فرما

رہے تھے کہ ایک نوالہ گر گیا۔ انہوں نے وہ نوالہ لیا اور جو کچرا اُس پر لگ گیا تھا صاف کیا اور کھا لیا۔ اس پر عجمی دہقانوں نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیے (کہ امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹھایا اور کھا لیا) تو کسی نے کہہ دیا اللہ امیر کو اصلاح پر رکھے۔ یہ دہقان ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کر رہے ہیں کہ آپ کے سامنے یہ کھانا ہے پھر بھی آپ نے نوالہ اٹھایا۔ فرمانے لگے: ان عجمیوں کی خاطر میں اس عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ ہم میں سے جب کسی کا نوالہ گر جاتا تو اُسے حکم ہوتا کہ اسے اٹھالے اور جو کچرا وغیرہ لگا ہے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَسَاوَلَهَا فَمَا طَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى فَآكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقِيْنَ فَقِيلَ أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَانَ هَوْلَاءِ الدَّهَاقِيْنَ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخَذِكَ اللَّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدَعِ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَيْدِهِ الْأَعَاجِمِيَانَا كُنْ نَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطُ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ.

۳۲۷۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر جائے تو اس پر جو کچرا وغیرہ لگا ہو صاف کر کے کھالے۔

۳۲۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَدَى وَيَأْكُلَهَا).

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کرام کی یہی شان تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے لا بدعھا للشیطن یعنی اگر لقمہ نہیں اٹھائے گا تو وہ شیطان کا ہو جائے گا اس لئے اس نے اللہ کی نعمت کو ضائع کیا اس کو حقیر جانا یہی چیز متکبروں کی عادت میں سے ہے اور اس لقمہ کو کھانے سے مانع تکبر ہے اور یہ شیطانی عمل ہے اور یہ حقیقت بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان کھانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے واقعہ نقل فرمایا ہے۔

بیاب: شریذ باقی کھانوں سے افضل ہے

۱۴: بَابُ فَضْلِ الشَّرِيذِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۲۸۰: حضرت اب موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں کوئی کمال کو نہ پہنچی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے اور عائشہ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے۔ جیسے شریذ

۳۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةَ عَنْ مَرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَمَلَّ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَ لَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ أَسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَ إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الشَّرِيذِ عَلَى

سَائِرِ الطَّعَامِ.

باقی کھانوں سے افضل ہے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَّلَ غَائِثَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضَّلَ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۲۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثرید تمام کھانوں میں لذیذ مقوی اور جلد ہضم ہو جانے والا کھانا ہے اور بہت اعلیٰ ہے۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی تمام مسلمان عورتوں پر فضیلت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیوی ہیں۔ مسلمانوں کو ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت نفع ہوا ہے ہزار ہا مسائل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وساطت سے ہم تک پہنچے۔

۱۵: بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ

بَابُ: کھانے کے ہاتھ پونچھنا

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ أَبُو الْحَارِثِ الْمُرَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَلِيلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَا لَمْ يَنْلُنَا مَنَادِيلَ إِلَّا أَكْفْنَا وَسَوَاعِدْنَا وَأَقْدَامُنَا نَصَلِي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

۳۲۸۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں کم ہی کھانا میسر آتا تھا۔ جب ہمیں کھانا ملتا تو ہمارے رومال اور تولیے ہماری ہتھیلیاں اور بازو اور پاؤں ہی ہوتے تھے اس کے بعد ہم نماز پڑھ لیتے تھے اور ہاتھ بھی نہ دھوتے تھے۔

قال أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَرِيبٌ لَيْسَ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ.

خلاصۃ الباب ☆ یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا تھا ورنہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستحب ہے اور ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ کھانے کے بعد نماز والا وضو نہ کرتے تھے کیونکہ پہلے سے با وضو ہوتے تھے اور کھانا کھانے سے وضو برخواست نہیں ہوتا۔

۱۶: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَّغَ مِنَ الطَّعَامِ

بَابُ: کھانے کے بعد کی وعا

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ عَبْدِ عَنْ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ).

۳۲۸۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو فرماتے: ”تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔“

۳۲۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے سے جب کھانا وغیرہ اٹھایا جاتا تو فرماتے: ”اللہ کی حمد و ثناء بہت زیادہ اور پاکیزہ برکت والی حمد و ثناء لیکن یہ حمد و ثناء اللہ کے لیے کافی نہیں، اللہ کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اے ہمارے رب (ہماری دعا سن لے)۔“

۳۲۸۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد یہ کہے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے عطا فرمایا۔ میری طاقت اور زور کے بغیر اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

☆ خلاصۃ الباب کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم بن سکتا ہے گویا اَطْعَمْنَا وَسَقَانَا جسم کے توام کا شکر ہے۔ آگے وَجَعَلْنَا مُسْلِمِينَ روح کے توام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

بَابُ: مَلَّ كَرَّ كَهَانَ

۱۷: بَابُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۲۸۶: حضرت وحشیؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: مل کر کھایا کرو اور کھانے سے قبل اللہ کا نام لیا کرو۔ اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

۳۲۸۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ ہوا کرو (یعنی اکٹھے مل بیٹھ کر کھایا کرو) اس لیے کہ برکت جماعت

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثُوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي اِمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ اَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدِعٍ وَلَا مُسْتَفْعَى عَنْهُ رَبَّنَا.

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهَبٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مَعَاذٍ بِنِ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غُفْرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

☆ خلاصۃ الباب کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم بن سکتا ہے گویا اَطْعَمْنَا وَسَقَانَا جسم کے توام کا شکر ہے۔ آگے وَجَعَلْنَا مُسْلِمِينَ روح کے توام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَدَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ بِنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ اَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوْا اِسْمَ اللهِ عَلَيْهِ يَبَارِكُ لَكُمْ فِيْهِ.

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانَ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(كُلُّوْ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفْرُقُوْا فَاِنَّ الْبِرَّكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ). کے ساتھ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں مل کر کھانے کی برکت بیان فرمائی۔ مل کر کھانے کا فائدہ یہ ہے کہ آپس میں محبت بڑھتی ہے کوئی کم کھانے والا ہوتا ہے اور کوئی زیادہ کھانے والا سب سیر ہو کر کھا لیتے ہیں غرض بہت فائدے ہوتے ہیں مل کر کھانے کے۔

۱۸: بَابُ النَّفْحِ فِي الطَّعَامِ

پاب : کھانے میں پھونک مارنا

۳۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامِهِ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارتے تھے اور نہ ہی برتن میں سانس لیتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی برتن کے اندر نہ پھونکے اور نہ اس میں سانس لے البتہ دو تین سانسوں میں چپے ہر مرتبہ برتن کو اپنے منہ سے جدا کر دے تاکہ منہ یا ناک سے کوئی چیز برتن میں نہ کرے۔ سبحان اللہ کیسی پاکیزہ شریعت ہے اور کیسے عمدہ شریعت کے احکام ہیں۔

۱۹: بَابُ إِذَا آتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

پاب : جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو

کچھ کھانا اُسے بھی دینا چاہیے

فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ

۳۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ. حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اُس کا خادم کھانا لائے تو اُسے چاہیے کہ خادم کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلائے اگر خادم ساتھ نہ کھائے یا مالک کھانا نہ چاہے تو اس کھانے میں سے کچھ خادم کو دے دے۔

۳۲۹۰: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْثٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَّاهُ غَسَاءَهُ وَ حَرَّهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنَّ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَأْخُذْ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا غلام اُس کے سامنے کھانا رکھے تو غلام نے کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خود برداشت کرتے ہوئے مالک کو اس سے بچایا۔ اس لیے مالک کو چاہیے کہ غلام کو بلا لے کہ وہ بھی

اس کے ساتھ کھانا کھائے اگر ایسا نہ کرے تو ایک نوالہ ہی غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔

لَقَمَةً فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ.

۳۲۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لائے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھالینا چاہیے یا کچھ کھانا دے دینا چاہیے کیونکہ کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خادم ہی نے برداشت کی۔

۳۲۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا ابْرَاهِيمُ الْهَجْرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ خَادِمٌ أَحَدِكُمْ بِطَعَامِهِ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهَا وَلْيُنَاوِلْهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ کیسی مروت اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک نوکر و خادم جو تنخواہ پر کام کرتا ہے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر محبت پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرہ میں نظم و ضبط قائم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس پر مستزاد ہے۔

باب: خوان اور دستر کا بیان

۲۰: بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میز پر یا طشتری (چھوٹے چھوٹے برتنوں) میں کبھی کھانا نہ کھایا۔ پوچھا کہ پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا: دسترخوانوں پر۔

۳۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ الْأَسْكَافِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَجَةٍ قَالَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ عَلَى السُّفْرِ.

۳۲۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر کھاتے نہ دیکھا، یہاں تک کہ آپ اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا أَبُو بَحْرٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ.

خلاصۃ الباب ☆ خوان چھوٹے ٹیبل کو کہتے ہیں۔ سکرَجَة رکابی یا طشتری کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سادا طرز پر کھانا کھاتے تھے۔ عجمیوں جیسے تکلفات آپ کے ہاں نہیں تھے اور حضور کی زندگی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور

لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ

روک لینا منع ہے

۲۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ

الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَ أَنْ يَكْفَ يَدَهُ

حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ

۳۲۹۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا (یعنی

۳۲۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ دَعْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُبِيرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

مَكْحُولٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ.

دستر خوان (اٹھائے جانے سے قبل اٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي عَرُوةَ بْنِ الزَّيْبِرِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةَ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرَغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ الرَّجُلَ يُجْعَلُ جَلِيسَهُ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ.

۳۲۹۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جب دستر خوان بچھ جائے تو کوئی بھی نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھالیا جائے اور کوئی بھی (خصوصاً) میزبان اپنا ہاتھ نہ روکے اگرچہ سیر ہو چکے۔ یہاں تک کہ باقی ساتھی کھانے سے فارغ ہوں اور چاہیے کہ کچھ نہ کچھ کھاتا رہے (یا اگر نہ کھاسکے تو عذر ظاہر کر دے کہ مجھے اشتہاء نہیں) کیونکہ آدمی (اگر پہلے ہاتھ روک لے تو اس) کی وجہ سے اسکا ساتھی شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھ روک لیتا ہے حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ابھی اسکو مزید کھانے کی حاجت ہو۔

☆ خلاصۃ الباب اللہ تعالیٰ کے رزق کا ادب اسی میں ہے کہ پہلے دستر خوان اٹھایا جائے پھر کھانے والا اٹھے کھانے کا اکرام بہت ضروری ہے اور شرکائے کھانا کا لحاظ بھی آداب میں سے ہے۔

پیاپ: جس کے ہاتھ میں چکناٹھ ہو اور وہ

۲۲: بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ

اسی حالت میں رات گزار دے

رِيحُ غَمْرٍ

۳۲۹۶: اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! جس شخص کے ہاتھ میں چکناٹائی لگی ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے (سوتا رہے) تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَسِيمِ الْجَمَّالِ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَّا لَا يَلُومَنَّ امْرُؤًا إِلَّا نَفْسَهُ يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمْرٍ.

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے ہاتھ میں چکناٹائی کی بو ہو اور وہ ہاتھ دھوئے بغیر ہی سو جائے تو پھر اسے تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمْرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَاصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

☆ خلاصۃ الباب یعنی اگر کوئی موذی جانور اُسے نقصان پہنچا جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ سوتے وقت ہاتھ کیوں نہ دھوئے اور سستی اور لا پرواہی کی۔ جس کا یہ خمیازہ ہے۔

۲۳: بَابُ عَرَضِ الطَّعَامِ

باب: کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟

۳۲۹۸: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعوت دی۔ ہم نے کہا کہ ہمیں اشتہاء نہیں ہے۔ فرمایا: جھوٹ اور بھوک جمع نہ کرو۔

۳۲۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ (لَا تَجْمَعَنَّ جُوعًا وَكَيْدًا) .

۳۲۹۹: قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ایک شخص حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آؤ، کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ہائے افسوس! مجھ پر کیوں نہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا بابرکت کھانا کھالیا۔ (یعنی اب پچھتاتے تھے کہ روزہ تو نفل تھا، دوبارہ بھی رکھا جاسکتا تھا۔)

۳۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعُ عَنْ أَبِي حَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ اذْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَيَا لَهْفٍ لِنَفْسِي هَلَا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ تکلف نہ کرے اگر بھوک ہو تو شریک ہو جائے ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوکے بھی رہیں گے اور جھوٹ بولنے کا عذاب بھی۔ حدیث ۳۲۹۹: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا شرف اور آپ کا جھونا کتنی بابرکت چیز تھی جس سے وہ محروم رہ گئے اس لئے تو پچھتاتے تھے اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ اگر کوئی بزرگ اللہ کا ولی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہے تو روزہ توڑ دینا چاہئے بعد میں قضاء کر لے۔

۲۴: بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں کھانا

۳۳۰۰: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء بیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم مسجد میں گوشت اور روٹی کھالیا کرتے تھے۔

۳۳۰۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الرَّبِيعِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى

عَهَا. رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْخُبَيْرِ وَاللَّحْمِ.

☆ خلاصہ الباب: ضرورت کی بناء پر مسجد کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے کھانے کی اجازت دی۔ خصوصاً مسافر اور مختلف کے لئے جائز ہے۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ مسجد جس کام کے لئے نہیں بنائی گئی جیسے درزی کا کام اور لکھنا ایسے کام مسجد میں کرنا جائز نہیں اور کھانا اور سونا سوائے مختلف اور مسافر کے حرام ہے۔

باب: کھڑے کھڑے کھانا

۲۵: بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا

۳۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ غَيْبِدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

۳۳۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا بھی ہوا کہ ہم نے چلتے ہوئے کھالیا (کوئی ایک آدھ دانہ منہ میں ڈال لیا مثلاً کھجور، خوبانی وغیرہ) اور کھڑے ہو کر ہی پیا۔

☆ خلاصہ الباب: بعض دوسری حدیثوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں کھانے اور پینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اس سلسلہ کی مختلف احادیث و روایات کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینا پسندیدہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول بیٹھ کر ہی پینے کا تھا، لیکن کبھی کبھی آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں بھی پیا ہے تو یا تو اس وقت اس کا کوئی خاص سبب ہو گا یا آپ نے بیان جواز کے لئے کیا ہو گا اور صحابہ کرام بھی اس لئے کبھی کھڑے ہو کر کھا لیتے اور پی بھی لیتے۔ (علوی)

اس سے صرف جواز معلوم ہو رہا ہے، استحباب نہیں۔ مستحب تو یہ ہی ہے کہ بغیر کسی وجہ کے جیسا کہ آج کل فیشن چل پڑا ہے کھڑے ہو کر نہ کھایا جائے۔ (عبدالرشید)

باب: کدو کا بیان

۲۶: بَابُ الدَّبَائِ

۳۳۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنبَانَا عُبَيْدَةَ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقُرْعَ.

۳۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثْتُ مَعِيَ أُمَّ سَلِيمٍ بِمَكْنَلٍ فِيهِ رُطْبٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِدْهُ وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلَى لَهُ دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ فَدَعَانِي لِأَكُلَ مَعَهُ قَالَ وَصَنَعَ ثَرِيدَةً بِلَحْمٍ وَقُرْعَ قَالَ فَاذًا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقُرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ

۳۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔

۳۳۰۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام سلیم نے تر کھجوروں کا ایک ٹوکرا میرے ہاتھ رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مجھے نہ ملے۔ آپ قریب ہی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ اُس نے آپ کی دعوت کی تھی اور آپ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ جب میں پہنچا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی

أَجْمَعُهُ فَأَذِينَهُ مِنْهُ فَلَمَّا طَعَمْنَا مِنْهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَوَضَعْتُ
الْمِكْتَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيُقْسِمُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ
آخِرِهِ.

اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ میزبان نے گوشت اور
کدو میں ٹرید تیار کیا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپ کو کدو اچھے
لگ رہے ہیں تو میں کدو جمع کر کے آپ کے قریب کرنے
لگا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو آپ اپنے گھر تشریف لائے۔
میں نے ٹوکرا آپ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ کھانے
لگے اور تقسیم (بھی) فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا۔
۳۳۰۴: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز
ہے؟ فرمایا: یہ کدو ہے۔ ہم اس سے اپنا کھانا زیادہ
کرتے ہیں (یا ہم اسے بکثرت کھاتے ہیں)۔

۳۳۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعُ اسْمَاعِيلُ
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَعِنْدَهُ هَذِهِ الدُّبَاءُ
فَقُلْتُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ (هَذَا الْقَرْعُ هُوَ الدُّبَاءُ نُكْثِرُ بِهِ
طَعَامَنَا).

☆ خلاصۃ الباب جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو وہ بہت عمدہ ہوتی ہے کدو ویسے بھی سرد تر اور جلدی ہضم
ہونے والی سبزی ہے اور اس کا روغن اور تیل بہت مفید ہیں۔

باب: گوشت (کھانے) کا بیان

۲۷: بَابُ اللَّحْمِ

۳۳۰۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اہل دُنیا اور اہل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار
گوشت ہے۔

۳۳۰۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزْرِيُّ حَدَّثَنِي
مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَشْجَعَةَ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ.

۳۳۰۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی گوشت کی
دعوت دی گئی آپ نے قبول فرمائی اور جب بھی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہدیہ کیا گیا آپ نے قبول
فرمایا۔

۳۳۰۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
صَالِحٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزْرِيُّ ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَشْجَعَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا
دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ إِلَّا أَجَابَ وَلَا أَهْدَى
لَهُ لَحْمٌ قَطُّ إِلَّا قَبَلَهُ.

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں اجابت (قبول کرنا) سے مراد کھانا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت
مرغوب تھا۔ اس لئے یہ توجیہ کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی دعوت قبول فرماتے تھے خواہ گوشت کی ہو یا کسی اور

کھانے کی اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۸: بَابُ أَطْيَبِ اللَّحْمِ

پاپ: (جانور کے) کون سے حصے کا گوشت عمدہ ہے

۳۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ کسی نے آپ ﷺ کو دستی کا گوشت اٹھا کر دیا اور آپ ﷺ کو یہ پسند بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔

۳۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرِ الْعَبْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، قَالَ تَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ تُعَجِّبُهُ فَتَهَسَّ مِنْهَا.

۳۳۰۸: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے اونٹ ذبح کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عمدہ گوشت (کا حصہ) پشت کا گوشت ہے۔ اس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت ڈال رہے تھے۔

۳۳۰۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْهُمْ (قَالَ وَأُظْنَهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ) أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرَ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ (أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ).

۲۹: بَابُ الشَّوَاءِ

پاپ: بھنا ہوا گوشت

۳۳۰۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بھنی ہوئی بکری (جو کھال اتارے بغیر بھونی جاتی ہے) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ تَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاةً سَمِيظًا حَتَّى لِحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۱۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے سے بھنا ہوا گوشت جو کھانے سے بچ رہا ہو کبھی نہ اٹھایا گیا (کیونکہ ایسا گوشت مقدار میں کم ہی ہوتا تھا اور کھانے والے زیادہ ہوتے تھے اسلئے پختانہ تھا) اور نہ آپ کے ساتھ ساتھ بچھونا اٹھایا گیا (کہ جہاں بیٹھنا ہو پہلے بچھونا بچھے پھر آپ بیٹھیں) آپ ایسے تکلف نہ فرماتے تھے۔

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ تَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَفِعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلٌ شِوَاءٍ قَطُّ وَلَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفَسَةٌ.

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ لَحْمًا فَذُشِيَ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَضْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نَصَلِّي وَ لَمْ نَتَوَضَّأْ.

۳۳۱۱: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا، بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کیے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۰: بَابُ الْقَدِيدِ

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ فَجَعَلَ تَرَعُدُ فَرَأَيْتُهُ فَقَالَ لَهُ هَوْنٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَمْلُوكٍ إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ.

۳۳۱۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے (خوف سے) ان کا گوشت پھڑکنے لگا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ڈرو مت (تسلی رکھو) کیونکہ میں بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک (غریب) خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِسْمَاعِيلُ وَحَدُّهُ وَصَلَّهُ.

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكِرَاعَ فَيَأْكُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضْحَى.

۳۳۱۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پائے اٹھا کر رکھ لیتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے پندرہ یوم بعد انہیں تناول فرماتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب ”قدید“ وہ گوشت جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے جب کوئی آدمی اچانک پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو وہ رغبت کی وجہ سے کپکپا جاتا لیکن جتنا جتنا میل جول رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانوس ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بتایا کہ میں بادشاہوں کی طرح نہیں ہوں میں تو ایک عام آدمی ہوں۔ اللہ اللہ کتنی انکساری فرمائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۱: بَابُ الْكَبِدِ وَالطَّحَالِ

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَاتَانِ وَ دَمَانِ فَأَمَّا

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال

أَمَيْتَانِ فَالْحُوتِ وَالْجَرَادُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ كَيْفَ كُنَّ - ومردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کبھی و الطخال)۔ اور تلی ہیں (یہ دونوں جسے ہوئے خون ہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ باقی سارے خون حرام ہیں یہ دو خون صرف حلال ہیں اسی طرح مردار حرام ہیں صرف دو ہی مردار حلال ہیں: مچھلی اور ٹڈی۔

پاپ: نمک کا بیان

۳۲: بَابُ الْمِلْحِ

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ أَبِي عِيْسَى عَنْ رَجُلٍ (أَرَاهُ مُوسَى) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَيِّدُ إِذَا مَكُمُ الْمِلْحُ).

۳۳۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ”ادام“: اُس کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائے جائے۔ مثلاً گوشت سرکہ اور اس قسم کی چیزیں جو جدا طور پر نہیں کھائی جاتیں بلکہ کھانے کے ساتھ بالتح کھائی جائیں ان میں سے ایک نمک بھی ہے۔ (علوی)

یعنی نمک سالن بھی ہے کہ اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سب کھانے اس کی وجہ سے لذیذ ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً کھانے بذائقہ "Taste Less" محسوس ہوتے۔ (عبدالرشید)

پاپ: سرکہ بطور سالن

۳۳: بَابُ الْإِتْبَادَامِ بِالْخَلِّ

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِتْبَادَامُ بِالْخَلِّ).

۳۳۱۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِتْبَادَامُ بِالْخَلِّ).

۳۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْسَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ وَأَنَا عِنْدَ نَا خُبْرٍ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ غَدَائٍ قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْرٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِتْبَادَامُ بِالْخَلِّ).

۳۳۱۸: حضرت ام سعد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ کے پاس آئے، میں بھی وہیں تھی۔ فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ فرمانے لگیں: ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت فرما

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ إِذَا مَا الْحَلَّ اللَّهُمَّ! بَارِكْ فِي الْحَلِّ) کہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے اور جس گھر میں
فَانَّهُ كَانَ إِذَا مَا الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَ لَمْ يَقْفُرْ بَيْتٌ فِيهِ حَلٌّ) سرکہ ہو وہ محتاج نہیں۔

خلاصہ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان کی گئی۔ سرکہ ذرا ترش ہوتا ہے اس لئے
اعصاب کے مریض کے لئے ٹھیک نہیں ہوتا تاہم بڑی مفید چیز ہے جو پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کھانے کو جلد ہضم کرتا
ہے۔ حرارت کو مارتا ہے اور خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ شامک ترمذی میں حضرت ام ہانی کی روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے
کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا، حضور کوئی خاص کھانا تو اس وقت گھر میں موجود نہیں۔ البتہ روٹی کے سوکھے ہوئے
چند ٹکڑے ہیں، فرمایا وہی لاؤ۔ آپ نے ان خشک ٹکڑوں کو پانی میں بھگو کر نرم کیا پھر پوچھا کوئی سالن بھی ہے؟ عرض کیا
سالن تو نہیں ہے البتہ کچھ سرکہ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔ پھر آپ نے نمک
منگوا کر سرکہ میں ڈالا اور اس کے ساتھ روٹی کھائی۔

باب: روغن زیتون کا بیان

۳۴: بَابُ الزَّيْتِ

۳۳۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روغن زیتون سے
روٹی کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ بابرکت
درخت سے نکلتا ہے۔

۳۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا
مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (اَتَيْدُمُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ).

۳۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روغن
زیتون کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ (روغن
زیتون) برکت والا ہے۔

۳۳۲۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَكُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ
مُبَارَكٌ).

باب: دودھ کا بیان

۳۵: بَابُ اللَّبَنِ

۳۳۲۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
جب دودھ پیش کیا جاتا تو ارشاد فرماتے: برکت ہے یا
فرماتے: دو برکتیں ہیں۔

۳۳۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ
بْنِ بُرْدِ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَنِي مَوْلَانِي أُمَّ سَالِمِ الرَّاسِبِيَّةِ قَالَتْ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَى بِلَبَنِ
قَالَ (بَرَكَةٌ أَوْ بَرَكَتَانِ).

۳۳۲۲: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھی کھانا کھلائیں وہ یوں کہے: ”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں عطا فرما“ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو عطا فرمائیں تو وہ یوں کہے: ”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید یہی (دودھ) عطا فرما کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرتی ہو۔

پاپ: میٹھی چیزوں کا بیان

۳۳۲۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔

پاپ: کلڑی اور ترکھور ملا کر کھانا

۳۳۲۴: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری والدہ مجھے موٹا کرنے کے لیے تدبیریں کیا کرتی تھیں تاکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ کوئی تدبیر بھی مفید نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے ترکھور اور کلڑی کھائی تو میں مناسب فریہ ہو گئی۔

۳۳۲۵: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلڑی، ترکھور کے ساتھ کھا رہے ہیں۔

۳۳۲۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزے کے ساتھ کلڑی کھاتے دیکھا۔

عِيَّاشُ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَ مَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَرِزْقًا مِنْهُ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْرَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ).

۳۶: بَابُ الْحُلُوءِ

۳۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ أَوْ الْعَسَلَ.

۳۷: بَابُ الْقِثَاءِ وَالرُّطْبِ يُجْمَعَانِ

۳۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمِّي تَعَالِجُنِي لِلسُّمْنَةِ تُرِيدُ أَنْ تَدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكَلْتُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ فَسَمِنْتُ كَأَحْسَنِ سَمْنَةٍ.

۳۳۲۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ.

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْبَطْنِخِ.

خلاصۃ الباب ☆ عربی زبان میں قثاء ککڑی کو کہتے ہیں۔ رطب تازہ اور پختہ کھجور کو کہتے ہیں ان احادیث میں ان دونوں پھلوں کو اکٹھا کھانے کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ککڑی سرد مزاج اور پھلی اور کھجور گرم اور میٹھی ہوتی ہے دونوں کو ملا کر کھانے میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھانے کا ایک فائدہ تو ام المؤمنینؓ بیان فرما رہی ہیں کہ جسم میں موٹاپا آ گیا معلوم ہوا کہ اس سے جسم بھی بنتا ہے۔

باب : کھجور کا بیان

۳۸ : بَابُ التَّمْرِ

۳۳۲۷ : سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں بالکل کھجور نہیں، اُس کے گھر والے بھوکے ہیں۔

۳۳۲۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِي الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانَ ابْنَ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ).

۳۳۲۸ : حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کھجور نہیں وہ اُس گھر کی مانند ہے جس میں کوئی کھانا نہیں۔

۳۳۲۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ابْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْبٍ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ كَأَلَيْتٍ لَا طَعَامَ فِيهِ).

خلاصۃ الباب ☆ عرب کی عام غذا یہی تھی اور آسانی سے میسر بھی تھی۔ جس گھر میں یہ بھی نہیں موجود ہوتی تھی تو ظاہر ہے کہ اتنی ارزانی و فروانی کے باوجود ایسی شے کا دستیاب نہ ہونا اُس کے فقر و فاقہ کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

باب : جب موسم کا پہلا پھل آئے

۳۹ : بَابُ إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ

۳۳۲۹ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب موسم کا پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ! برکت عطا فرما ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد اور صاع (پیانوں) میں برکت ڈر برکت پھر جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے کم سن کو وہ پھل عطا فرماتے۔

۳۳۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ يَعْقُوبُ ابْنُ حَمِيدٍ بِنِ كَسْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ (اللَّهُمَّ ابَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَ فِي بَيْتَانَا وَ فِي مَدِينَتِنَا وَ فِي صَاعِنَا بَرَكَهٌ مَعَ بَرَكَهٍ) ثُمَّ يُنَاوِلُهُ أَصْغَرَ مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ الْوُلْدَانِ.

باب : تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۴۰ : بَابُ أَكْلِ الْبَلْحِ بِالتَّمْرِ

۳۳۳۰ : ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول

۳۳۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ الْمَدَنِيِّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلُوا مِنَ الْبَلْحِ بِالتَّمْرِ
كُلُوا الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُولُ يَقِي
ابْنَ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ)

اللہ ﷺ نے فرمایا: تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر
کھاؤ اور پرانی نئی کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان
غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: آدم کا بیٹا زندہ رہا۔ یہاں
تک کہ پرانا میوہ نئے میوہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اس کو دشمن سمجھو جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان اچھا کھانا
کھا رہا ہے یا پی رہا ہے تو دخل اندازی کرنے لگتا ہے اور انسان کی لمبی عمر سے بھی ناخوش ہوتا ہے۔ اس کو مزید غصہ دلانے
کے لئے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

دود و تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے

۳۳۳۱: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دود و کھجوریں ایک
ساتھ کھانے سے منع فرمایا۔ الایہ کہ اپنے ساتھیوں سے
(جو کھانے میں شریک ہیں) اجازت لے لے۔

۳۳۳۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت کرتے تھے اور انہیں آپ ﷺ کے فرامین
بہت پسند تھے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دود و کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔

باب: اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا

۳۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم تلاش کر کے اچھی کھجور لینے لگے۔

باب: کھجور مکھن کے ساتھ کھانا

۳۳۳۴: ہر کے دونوں بیٹے جو قبیلہ بنو سلیم میں سے
ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس
تشریف لائے۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنی ایک چادر پر

۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ

۳۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُهَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَفْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ
حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ.

۳۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا أَبُو
غَامِرٍ الْخَزَّازِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ (وَ كَانَ
سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيثُهُ) أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِفْرَانِ يَعْنِي فِي التَّمْرِ.

۴۲: بَابُ تَفْتِيْشِ التَّمْرِ

۳۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ
هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ
يُفْتِشُهُ.

۴۳: بَابُ التَّمْرِ بِالزَّبْدِ

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ
حَدَّثَنِي ابْنُ جَسَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ
بُسْرِ السُّلَمِيِّينَ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

پانی چھڑک کر اُسے ٹھنڈا کیا اور بچھا دی۔ آپ اُس پر تشریف فرما ہوئے۔ ہمارے گھر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کی۔ آپ کو مکھن پسند تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں اور سلام بھیجے۔

باب: میدہ کا بیان

۴۴: بَابُ الْحَوَارِيِّ

۳۳۳۵: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کی روٹی دیکھی؟ فرمانے لگے: میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی، یہاں تک رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ کے عہد میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ فرمانے لگے: میں نے چھلنی نہیں دیکھی یہاں تک کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا۔ میں نے کہا: پھر آپ بے چھناؤ کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا (پینے کے بعد) ہم اس پر پھونک مارتے کچھ تنکے وغیرہ اڑ جاتے اور باقی کو ہم بھگودیتے (اور گوندھ کر روٹی پکا لیتے)۔

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ رَأَيْتَ النَّقِيَّ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّقِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْهَا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْحُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرِينَاةً.

۳۳۳۶: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آٹا چھانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے علاقہ میں یہ کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اسی لیے میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی ویسی ہی روٹی بناؤں۔ فرمایا: بھوسا آٹے میں ڈال کر دوبارہ گوندھو۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ خَمِيدٍ بِنِ كَاسِبِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا غَرَبَتْ ذُقَيْفًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيْفًا فَقَالَ (مَا هَذَا؟) قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيْفًا فَقَالَ (رُدِّيهِ فِيهِ ثَمَّاعِيْنِهِ).

۳۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی ایک آنکھ بھی نہ دیکھی یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ ثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيْفًا مَحْوَرًا بِرَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے راوی انصار مدینہ میں سے معمر صحابی حضرت اہل بن سعد ہیں نچلے راوی ابو حازم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کھایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی الی آخرہ۔ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا طرز زندگی بہت سادہ تھا۔ دراصل تکلفات بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ ابوطالب کی نے بھی لکھا ہے کہ خورد و نوش کا تو شع صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوا۔ اگرچہ ان سہولتوں سے استفادہ کرنے کی مکمل اجازت ہے مگر وہ لوگ تو شع نہیں کرتے تھے جو کہ ان کے فقر و قناعت کی علامت ہے اور اس دور کے سارے کھانے سرلیح الطبخ ہوتے تھے اس لئے کہ آٹے سے بھوسا جب نکل جاتا ہے تو خالی میدہ نقصان دیتا ہے پیٹ میں ضعف بھی پیدا کرتا ہے۔

۴۵: بَابُ الرَّفَاقِ

پاپ: باریک چپاتیوں کا بیان

۳۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے ملنے اپنی بستی اپنا گئے تو انہوں نے پہلی اُتری ہوئی باریک چپاتیاں آپ کے سامنے رکھیں۔ دیکھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے کبھی ایسی چپاتیاں نہیں دیکھیں۔

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ يَعْنِي قَرْيَةَ (أَطْنَهُ قَالَ أَبِينَا) فَاتَوَهُ بِرُفَاقٍ مِنْ رُفَاقٍ الْأَوَّلِ فَبَكَى وَ قَالَ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَعِينِهِ قَطُّ.

۳۳۳۹: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے (اسحق کی روایت میں ہے کہ) آپ کا نانابائی کھڑا ہوتا (اور دارمی کی روایت میں ہے کہ) آپ کا دسترخوان بچھا ہوتا۔ ایک روز فرمانے لگے: کھاؤ! مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ نے کبھی باریک چپاتی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا سالم (کھال سمیت) بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ (قَالَ إِسْحَاقُ وَ خَبَّازَةُ قَائِمٌ وَ قَالَ الدَّارِمِيُّ وَ خَوَّانَةُ مَوْضُوعٌ) فَقَالَ يَوْمًا كُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مَرَّقًا بَعِينِهِ حَتَّى لِحِقَ بِاللَّهِ وَ لَا شَاةَ سَمِيطًا قَطُّ.

۴۶: بَابُ الْفَالْوُذَجِ

پاپ: فالودہ کا بیان

۳۳۴۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم نے فالودہ کا نام اس طرح سنا کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ

۳۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الصَّخَّاکِ السَّلْمِيُّ أَبُو الْحَارِثِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ سَبَّاسٍ عَنْ الْأَوَّلِ مَا سَمِعْنَا

بِالْفَالْوُدَجِ أَنْ جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ تَفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَيَفَاضُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّىٰ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الْفَالْوُدَجَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَمَا الْفَالْوُدَجُ؟) قَالَ يَخْلَطُونَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعًا فَشَهَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذَلِكَ شَهَقَةً.

ﷺ کی امت کو زمین میں فتح حاصل ہوگی اور خوب دنیا ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ فالودہ کھائے گی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: فالودہ کیا ہے؟ فرمایا: گھی اور شہد ملا کر بنتا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ کی آواز گلو گلو گیر (رونے جیسی) ہوگئی۔ (۱)

باب: گھی میں چبڑی ہوئی روٹی

۴۷: بَابُ الْخُبْزِ الْمَلْبَقِ بِالسَّمَنِ

۳۳۴۱: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّنَانِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَقْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ذَاتَ يَوْمٍ) وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بَرَّةٍ سَمْرَاءَ مَلْبَقَةً بِسَمَنِ نَاكُلُهَا) قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهَا فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا السَّمْنُ) قَالَ فِي عُكَّةٍ ضَبَّ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ.

۳۳۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا: جی چاہ رہا ہے کہ ہمارے پاس عمدہ گندم کی گھی لگی ہوئی سفید روٹی ہوتی۔ ہم اُسے کھاتے۔ ایک انصاری مرد نے یہ بات سن لی تو ایسی روٹی تیار کروائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ فرمانے لگے: گوہ کی کھال کی بنی ہوئی ٹہنی میں۔ اس پر آپ نے کھانے سے انکار فرمادیا۔ (۲)

۳۳۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَةً وَضَعْتُ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمَنِ ثُمَّ قَالَتْ اذْهَبْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ أُمِّي تَدْعُوكَ قَالَ فَقَامَ وَقَالَ لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ (قَوْمُوا) قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (هَاتِي مَا صَنَعْتَ) فَقَالَتْ إِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحَدِّكَ فَ. (هَاتِيهِ) فَقَالَ (يَا أَنَسُ!

۳۳۴۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام سلیم نے نبی کیلئے روٹی تیار کی اور اس میں کچھ گھی بھی لگایا پھر فرمایا: نبی کی خدمت میں جاؤ اور انہیں دعوت دو۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے۔ آپ گھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا: چلو۔ انس فرماتے ہیں کہ میں جلدی سے پہلے والدہ کے پاس پہنچا اور بتا دیا۔ اتنے میں نبی تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے: جو تیار کیا ہے لے آؤ۔ میری والدہ نے عرض کیا: میں نے تمہارا آپ کیلئے کھانا تیار

یہ حدیث مشکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

(۱)

(۲) یہ حدیث بھی مشکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

أَدْخِلْ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَكَانُوا ثَمَانِينَ. کیا ہے۔ فرمایا: لاؤ تو سہی اور انس سے فرمایا: اے انس! دس دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجتے رہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں دس دس افراد کو مسلسل بھیجتا رہا۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ اسی افراد تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ گوہ کے کھانے سے احتیاط کرنی چاہئے اس واسطے حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ تزیہی ہے۔ اس حدیث: ۳۳۴۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کا کھانا اسی آدمیوں کو کافی ہو گیا۔

باب: گندم کی روٹی

۴۸: بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ

۳۳۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تازندگی) مسلسل تین دن بھی پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۳۳۴۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا مَرْوَانَ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۳۴۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مدینہ آنے کے بعد بھی مسلسل تین شب سیر ہو کر گندم کی روٹی نہ کھا سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

۳۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ رَهْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ بَرٍّ حَتَّى تَوَفَّى ﷺ.

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم عین حیات رہے آپ کے گھر والوں نے اور خود آپ نے متواتر دو یا تین راتیں گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک وہ زمانہ عسرت کا تھا اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت سادگی اور فقر کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی تکلف نہیں فرمایا اور یہی حال آپ کے گھر والوں کا تھا۔

باب: جو کی روٹی

۴۹: بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ

۳۳۴۵: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا تو میرے گھر میں جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ ایک الماری میں تھوڑے سے جو تھے۔ اس سے میں کھاتی رہی بہت دنوں تک وہ چلتے رہے تو میں

۳۳۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رَقِ نَبِيٍّ نَسَبَ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ

نے ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ ختم ہو گئے۔

فَكَلَّمَهُ فَنَبِيٌّ.

۳۳۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدًا لِرَحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ خَيْرِ الشَّعْبِ حَتَّى قُبِضَ.

۳۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعِيُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هَلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بَيْتُ اللَّيَالِي الْمُنْتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاهْلُهُ لَا يَجِدُونَ الْعِشَاءَ وَكَانَ عَامَّةً خُبِرَهُمْ خَيْرُ الشَّعْبِ.

۳۳۴۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مسلسل کئی شب فاقہ سے رہتے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کو رات کا کھانا نہ ملتا اور ان کی روٹی اکثر جو کی ہوتی تھی۔

۳۳۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحَمَّصِيِّ (وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ) ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الصُّوفَ وَاحْتَذَى الْمُخْصُوفَ.

۳۳۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوف (اڈنی کپڑا) زیب تن فرماتے، عام سا جوتا استعمال کرتے، بد مزہ کھانا کھاتے اور کھر در سا کپڑا پہنتے۔ کسی نے حضرت حسنؓ سے پوچھا کہ بد مزہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: موٹی جو کی روٹی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر گلے سے نہ اترے۔

وَ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بَشْعًا وَ لَبَسَ حَشِيئًا.

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سال بھر کا خرچہ اناج وغیرہ اکٹھا ازواج مطہرات کے گھروں میں دے دیا کرتے تھے لیکن ازواج مطہرات اپنے گھر کی فکر نہ کرتی اور مستحقین میں صدقہ کر دیتیں تھیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی اگر نہ ماپتی تو شاید ہمیشہ اس میں سے کھاتی رہتی۔

۵۰: بَابُ: مِيَانَهُ رَوَى سَعَةَ كَهَانَ سِيرَهُ هُوَ كَهَانَ

۵۰: بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْاَكْلِ وَ كَرَاهَةِ

کی کراہت

الشَّبَعِ

۳۳۴۹: حضرت مقدم بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: آدمی کے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ آدمی کے لیے چند نوالے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر

۳۳۴۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَمَّصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ الْمَقْدَامَ بْنَ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَا مَلَأَ آدَمِيَّ وَعَاءٌ

سُرًّا مِنْ بَطْنِ حَسْبِ الْأَدْمِيِّ لُقَيْمَاتٍ يُعْمَنُ ضَلْبَهُ فَإِنْ غَلَبَتْ الْأَدْمِيُّ نَفْسُهُ فَتُلْكَ لِلطَّعَامِ وَ تُلْكَ لِلشَّرَابِ وَ تُلْكَ لِلنَّفْسِ.

آدمی کا نفس اُس پر غالب ہی آجائے (اور چند نوالوں پر اکتفا نہ کر سکے) تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے تہائی پینے کے لیے اور تہائی سانس کے لیے (مختص کر دے)۔

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (كُفَّ جُشَاءَ كَ عَنَّا فَإِنَّ أَطْوَلَكُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُكُمْ شِبَعًا فِي دَارِ الدُّنْيَا).

۳۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ڈکار لی تو آپ نے فرمایا: اپنی ڈکار کو روکو اور ہم سے دُور رکھو۔ اسلئے کہ روز قیامت تم میں سے زیادہ طویل بھوک اُن لوگوں کو لگے گی جو دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا تَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ وَ أُكْرَةَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ حَسْبِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۳۳۵۱: حضرت عطیہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کو زبردستی کھانا کھلایا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے اتنی بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں وہی روز قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ سے کم کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اپنی طاقت سے زیادہ کھانا امراض میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

بَاب: ہر وہ چیز جس کو جی چاہے کھالینا

۵۱: بَابُ مِنَ الْأَسْرَافِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا

اسراف میں داخل ہے

اشْتَهَيْتَ

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحَمِصِيُّ قَالُوا: تَنَا بِقِيَّةِ بْنِ الْوَلِيدِ تَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنَ السَّرْفِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ).

۳۳۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کو (تمہارا) جی چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆ سچ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے برا پیٹ کو بھرنا ہے۔ نیز جس چیز کی بھی نفس نے خواہش کی اُس کو دے دیا یہ اسراف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

۵۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَاءِ الطَّعَامِ

پاب: کھانا پھینکنے سے ممانعت

۳۳۵۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبیؐ گھر تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا اور فرمایا: اے عائشہ! عزت والے (اللہ تعالیٰ کے رزق) کی عزت کر کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر جائے تو واپس نہیں آتا۔

۳۳۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ يُوْسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ ثَنَا وَسَاحُ بْنُ غَفْبَةَ بْنِ وَسَاحِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ غُرُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فَرَأَى كِسْرَةَ مَلْقَاةٍ فَأَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا وَقَالَ (يَا عَائِشَةُ! اَكْرِمِي كَرِيمًا فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ)

۵۳: بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ

پاب: بھوک سے پناہ مانگنا

۳۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، بھوک سے کیونکہ بھوک بری ساتھی ہے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، خیانت سے کیونکہ وہ بری اندرونی خصلت ہے۔“

۳۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا هُرَيْرٌ عَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِنَسِ الضَّجِيعِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِنَسِ الْبِطَانَةِ.

۵۴: بَابُ تَرْكِ الْعِشَاءِ

پاب: رات کا کھانا چھوڑ دینا

۳۳۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا مت چھوڑو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے آدمی (جلد) بوڑھا ہو جاتا ہے۔

۳۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَابَاهُ الْمُخَزُومِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَدْعُوا الْعِشَاءَ وَلَوْ بِكَفِّ مِنْ تَمْرٍ فَإِنَّ تَرْكَهُ يَهْرَمُ)

خلاصہ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ دوپہر کو زیادہ کھا کر رات کو نہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تھا سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی کتنی رعایت فرمائی۔

۵۵: بَابُ الضِّيَافَةِ

پاب: دعوت و ضیافت

۳۳۵۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں مہمان ہوں اُس

۳۳۵۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغَلِسِ ثَنَا كَثِيرٌ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ اَسْرَعُ)

میں خیر اس سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۳۳۵۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھانے کھائے جائیں (مہمان بکثرت آئیں) اُسکی طرف بھلائی چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف جانے سے بھی جلد پہنچتی ہے۔

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی سنت ہے کہ مرد اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک آئے (رخصت کرتے وقت)۔

إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ.

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا جِبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُرَاجِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُوَكَّلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ).

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ).

خلاصۃ الباب ☆ کوہان کا گوشت لذیذ ہوتا ہے لوگ اس کو جلدی کاٹ لیتے ہیں ان احادیث میں مہمانوں کو کھلانے کی فضیلت بیان فرمائی گئی نیز گھر والوں کے لئے باعث برکت ہے بلکہ برکت کو بہت تیزی کے ساتھ لانے والی چیز ہے۔

۵۶: بَابُ إِذَا رَأَى الضَّيْفُ

بَابُ: اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات

مُنْكَرًا رَجَعَ

دیکھے تو واپس لوٹ جائے

۳۳۵۹: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصاویر دیکھیں اس لیے واپس ہو گئے۔

۳۳۶۰: حضرت سفینہ ابو عبد الرحمنؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا تیار کیا۔ فاطمہؓ فرماتے لگیں: کاش! ہم نبی کو بلائیں اور آپؐ بھی کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ لوگوں نے آپؐ کو بھی دعوت دی۔ آپؐ تشریف لائے اور دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر ہاتھ رکھا تو گھر کے کونے میں ایک منقش پردہ دیکھا اس لیے واپس ہو گئے۔ سیدہ فاطمہؓ نے علیؑ سے کہا: جائیے اور دریافت کیجئے کہ اے اللہ کے رسول!

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ فَرَجَعَ.

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزْرِيُّ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَحَانَ ثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا فَرَجَعَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقُّ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ

اذْخُلْ بَيْنَا مُرَوْقًا) . آپ کیوں واپس ہو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے شایان نہیں کہ آراستہ و منقش گھر میں جاؤں۔

خلاصۃ الباب ☆ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دعوت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی والے کام ہوں اس میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ اس طرح ان پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔ سلف نے فرمایا ہے کہ اگر اس خلاف شرع کام کے روکنے پر قادر ہو تو روک دے ورنہ واپس چلا جائے فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگوں کا پیشوا ہو اور اس کو روک نہ سکتا ہو تو لوٹ آئے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین اسلام کی توہین ہے۔ نیز دوسرے لوگوں کو خلاف شرع کام کرنے پر جرأت ہوگی یہ اس وقت ہے کہ دعوت میں جانے سے پہلے ان باتوں کی خبر نہ ہو اور اگر پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کام ہو رہے ہیں یا ہوں گے تو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں اور اگر لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں شریک طعام ہونے میں۔ حدیث: ۳۳۶۰ ”ترام“: باریک پردے کو کہتے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ سرخ اون کا تصویروں والا پردہ۔ ”مزوقا“: نقش و نگار والا گھر سونے چاندی کا کام جس گھر میں ہوا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے لائق شان اتنی سی بھی دنیا کی زیب و زینت نہیں۔

باب: گھی اور گوشت ملا کر کھانا

۵۷: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

۳۳۶۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمرؓ انکے پاس تشریف لائے۔ یہ دسترخوان پر تھے۔ انہوں نے اپنے والد کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ عمرؓ نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور ایک نوالہ لیا پھر دوسرا نوالہ لیا تو فرمانے لگے: مجھے چکنائی کا ذائقہ معلوم ہو رہا ہے۔ یہ چکنائی گوشت کی نہیں ہے؟ عبد اللہ بن عمرؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں بازار موٹے جانور کا گوشت لینے گیا تو معلوم ہوا کہ گراں ہے اسلئے میں نے ایک درم میں کمزور جانور کا گوشت خریدا اور ایک درم کا گھی اس میں ڈال دیا۔ میرا خیال یہ تھا کہ گھر والوں کو ایک ایک ہڈی تو آ جائے۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا: گھی اور گوشت جب بھی رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے تو آپؐ نے ان میں سے ایک چیز کھالی اور دوسری صدقہ کر دی۔ عبد اللہ بن

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَسَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْجَبِيُّ نَسَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ عَلَى مَا نَذَبَتْهُ فَأَوْسَعَ لَهُ عَنِ صَدْرِ الْمَجْلِسِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِمَهُ لُقْمَةً ثُمَّ تَنَّى بِأُخْرَى ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ طَعْمَ دَسَمٍ مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ فَوَجَدْتُهُ غَالِيًا فَاشْتَرَيْتُ بِدَرَاهِمٍ مِنَ الْمَهْزُولِ وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدَرَاهِمٍ سَمْنًا فَأَذْتُ أَنْ يَنْزِدَّ عِيَالِي عَظْمًا عَظْمًا فَقَالَ عُمَرُ مَا جَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خُذْ يَا أَمِيرُ

السُّؤَالِ ابْنِ مَاجِيَه (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) فَلَنْ يَجْتَمِعَا عِنْدِي إِلَّا عَمْرٌ نَزَعَتْ عَيْنَهُمَا عَنِ ابْنِ مَاجِيَه! اب تو لے لیجئے۔ آئندہ جب بھی میرے یہ دو چیزیں جمع ہوئیں تو میں ایسا ہی کروں گا۔ عَمْرٌ نے فرمایا: میں یہ کھانے کا نہیں۔

☆ خلاصہ الباب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے تھے اور ویسی ہی سادہ زندگی بھی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معاشرت بھی ویسی ہی سادہ اور کامل تبع خلفاء راشدین تھے۔

۵۸: بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ

باب: جب گوشت پکائیں تو شور بہ زیادہ

مَاءَهُ

رکھیں

۳۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَتَا عَثْمَانَ بْنَ عَمْرٍو قَتَا أَبُو عَامِرٍ الْخَرَّازِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا عَمِلْتَ مَرْقَةً فَأَكْفُرْ مَاءَهَا وَاعْتَرِفْ لِجَيْرِ انْكَ مِنْهَا).

۳۳۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا تیار کرو تو شور باز زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کچھ نہ کچھ دے دو۔

۵۹: بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرْثِ

باب: لہسن، پیاز اور گندنا کھانا

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَلِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْعَطْفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عَمْرًا بْنَ النَّخَّاسِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَطِيْبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصْلُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْخَذُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيَمْتَهْمَا طَبْخًا.

۳۳۶۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ (عزوجل) کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! تم دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں تو ان کو بُرا ہی سمجھتا ہوں۔ ایک لہسن اور دوسرا پیاز اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اگر کسی شخص کے منہ سے ان کی بو آتی تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ لہذا جو انہیں کھانا چاہے تو وہ پکا کر ان کی بو ختم کرے۔

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَتَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبَقُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ (إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ

۳۳۶۴: حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس میں کچھ سبزیاں (لہسن، پیاز وغیرہ) ڈالی تھیں، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تناول نہ کیا اور فرمایا: مجھے اپنے ساتھی

(فرشتے) کو ایذا پہنچانا پسند نہیں۔

۳۳۶۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو اُن سے گدنے کی پوچھو ہوئی تو فرمایا: میں نے تمہیں یہ درخت کھانے سے منع نہ کیا تھا؟ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے ایذا پہنچتی ہے جس سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے۔

۳۳۶۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ارشاد فرمایا: پیاز مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا: کچی (یعنی پکا کر کھا سکتے ہو)۔

أَذَى صَاحِبِي.

۳۳۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا أَبُو شَرِيحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُمَيْرَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفْرًا اتَوَّ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ (أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذَى مِمَّا يَأْذَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ).

۳۳۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نَعِيمٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ ذُخَيْنِ الْحَجْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَصْحَابِهِ (لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ ثُمَّ فَلَا كَلِمَةَ حَفِيَّةَ) (النَّبِيُّ ۶).

خلاصہ الباب ☆ کچا پیاز اور لہسن بد بودار ہوتا ہے اس لئے اس سے پرہیز کا حکم فرمایا تاکہ مسجد میں دوسروں کو تکلیف نہ ہو لیکن اگر پکا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

پاب: دہی اور گھی کا استعمال

۳۳۶۷: حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، دہی اور گورخر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمادیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ (اُس کے استعمال پر کوئی مواخذہ نہیں)۔

۶۰: بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمَنِ

۳۳۶۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ (الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ).

پاب: پھل کھانے کا بیان

۳۳۶۸: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو طائف کے انگور تختہ بھیجے گئے۔ آپ نے مجھے بلا کر فرمایا: یہ خوشہ لے لو اور اپنی والدہ کو پہنچا دو۔ میں نے

۶۱: بَابُ أَكْلِ التَّمَارِ

۳۳۶۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمَّصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

أَهْدَىٰ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنبَ مِنَ الطَّائِفِ فَذَعَانِي فَقَالَ (خُذْ هَذَا الْعُقُودَ أَيَّهَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيْالٍ قَالَ لِي (مَا فَعَلَ الْعُقُودُ هَلْ أَبْلَغْتَهُ أُمَّكَ) قُلْتُ لَا قَالَ فَسَمَانِي عُذْرٌ .

والدہ کو پہنچانے سے قبل خود ہی کھا لیا۔ کچھ راتوں کے بعد آپ نے پوچھا: خوشہ کا کیا ہوا؟ تم نے اپنی والدہ کو پہنچا دیا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! آپ نے (زیر لب مسکراتے ہوئے) مجھے دعا باز کا نام دیا۔

۳۳۶۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ ثَنَا نَقِيبُ بْنُ حَاجِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ سَفْرُ جِلَّةٍ فَقَالَ (ذُو نِكَهَيَا يَا طَلْحَةُ فَإِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ) .

۳۳۶۹: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں یہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ! یہ لے لو کیونکہ یہ دل کو راحت بخشتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہی اور سب مقوی قلب، مسکن عطش اور مشتی ہے۔ یہ حدیث سنداً متکلم فیہ ہے۔

باب: اوندھے ہو کر کھانا منع ہے

۶۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ .

۳۳۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوندھے منہ ہو کر کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ تکبرین کی علامت ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ جہنمیوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرایا جائے اس لئے کہ اوندھے منہ ہونے سے منع کیا ہے۔

۱۔ بی: سیب کی قسم کا ایک پھل ہے جو کشمیر اور کابل کے علاقوں میں پایا جاتا ہے اور صحت و توانائی کے لحاظ سے سیب کے بہت مشابہ ہے۔ (ابومعاز)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاشریۃ

مشروبات کا بیان

باب: خمر ہر برائی کی کنجی ہے

۱: بَابُ الْخَمْرِ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

۳۳۷۱: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ قَنَا ابْنُ عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ زَائِدِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْجَمَانِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ " لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَانَهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .

۳۳۷۲: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خمر سے بچو اس لیے کہ اس کا گناہ باقی گناہوں کو گھیر لیتا ہے جیسے اس کا درخت دوسرے درختوں پر پھیل جاتا ہے۔

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ قَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَنَا مُنِيرُ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ نَسِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ اَلْاَرْتِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِيَّاكَ وَالْخَمْرُ فَاِنَّ حَطِيئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا كَمَا اَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشُّجَرَ .

خلاصۃ الباب ☆ اشرہ شراب کی جمع ہے اور شراب اسم ہے۔ مصدر تو شرب ہے یعنی شین کی زبر زبر اور پیش کے ساتھ اسم مصدر ہے۔ شراب لغت عرب میں ہر اس رقیق سیال چیز کو کہتے ہیں جو پی جا سکے حرام ہو یا حلال جیسے پانی، رس، چوس، شربت، عرق وغیرہ اصطلاح شریعت میں شراب وہ حرام مشروب ہے جو نشہ لائے اور مست و بے ہوش کر دے۔ شراب پینے سے عقل میں فتور آ جاتا ہے۔ عقل کی وجہ سے تو آدمی گناہوں اور منکرات سے بچتا ہے جب عقل ہی نہ ہوگی تو خوف ذرا بھی نہ ہوگا تو ہر قسم کے گناہ، زنا، بے ہودہ بکواس، قتل و فساد کا مرتکب ہوگا سچ فرمایا ہے کہ شراب ہر گناہ کی کنجی ہے۔

۲: بَابٌ مِّنْ شَرِبِ الْخَمْرِ فِي الدُّنْيَا لَمْ

يَشْرِبُهَا فِي الْآخِرَةِ

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِبْهَا فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

۳۳۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنِي
زَيْدُ ابْنُ وَاقِدٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ شَرِبَ
الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرِبْهَا فِي الْآخِرَةِ."

۳: بَابٌ مُدْمِنِ الْخَمْرِ

۳۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سَهْبِيلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مُدْمِنُ
الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَثَنٍ."

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنِي
يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ.

پاپ: جو دنیا میں شراب پیے گا وہ

آخرت میں شراب سے محروم رہے گا

۳۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا
میں شراب پیے گا وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا، الا
یہ کہ توبہ کر لے۔

۳۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں نہ پی سکے
گا۔

پاپ: شراب کارسیا

۳۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: شراب کارسیا (عادی) بت پرست کی مانند
ہے۔

۳۳۷۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: شراب کارسیا جنت میں نہ جاسکے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ خطابی نے فرمایا ہے کہ مدین الخمر وہ ہے جو شراب بناتا اور نچوڑتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ مدین وہ ہے جو
شراب کا عادی ہو اس حدیث میں شدید وعید ہے شراب کو بت پرست سے تشبیہ اس لئے دی گئی کہ دونوں خواہش نفسانی کے
پیروکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بت پرست اور شراب پینے والوں کا انکھاذ کر فرمایا۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من العمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون﴾

۴: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ

لَهُ صَلَاةٌ

پاب: شراب نوشی کرنے والے کی کوئی

نماز قبول نہیں

۳۳۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ
السَّيْتَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكَرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
أَرْبَعِينَ صَبَاخًا وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكَرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ
صَبَاخًا فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ إِنْ
عَادَ فَشَرِبَ فَسَكَرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاخًا فَإِنْ
مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ كَانَ
حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْعَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رَدْعَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ "غَصَارَةُ أَهْلِ
النَّارِ"

۳۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیے اور نشہ میں مست
ہو جائے اُس کی نماز چالیس روز تک قبول نہ ہوگی اور
اگر وہ اس دوران مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر
اس نے توبہ کی تو قبول فرمائے گا اور اگر اُس نے
دوبارہ شراب پی اور نشہ میں مست ہو گیا تو چالیس روز
تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اسی دوران مر گیا تو
دوزخ میں جائے گا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اسکی توبہ قبول
فرمائیں گے پھر اگر سہ بارہ اُس نے شراب پی لی تو اللہ
تعالیٰ روز قیامت اسے "رَدْعَةُ الْخَبَالِ" ضرور پلائیں
گے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "رَدْعَةُ
الْخَبَالِ" کیا چیز ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا خون اور پیپ۔

☆ خلاصہ الباب شراب پینے سے نماز قبول نہیں ہوتی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو نماز پر ثواب نہیں ملے گا اگرچہ فرض
ادا ہو جائے گا۔ تمام عبادات میں صرف نماز کا ذکر کیا ہے اس لئے مقصد یہ ہے کہ اگر نماز قبول نہیں تو دوسری عبادات تو
بطریق اولیٰ قبول نہیں ہوں گی۔ "أَرْبَعِينَ صَبَاخًا" سے متبادرالی الفہم صبح کی نماز ہے یعنی شراب پینے کی وجہ سے چالیس دن
تک فجر کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ فجر کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ "صَبَاخًا" سے مراد
دن ہیں یعنی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ (معانی)

۵: بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ

الْخَمْرُ

پاب: شراب کس کس چیز سے

بنتی ہے؟

۳۳۷۸: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اليمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ
عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو كَثِيرٍ الشُّحَيْمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ

۳۳۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: خمران دو درختوں سے بنتی ہے: (۱) کھجور اور

(۲) انگور۔

وَالْعَنْبِيَّةُ“

۳۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ
 السَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
 النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ
 الْحَنِطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعْبِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّيْبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا.

۳۳۷۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: گندم سے بھی شراب بنتی ہے اور جو سے بھی
 (شراب بنتی ہے) اور کشمش، چھوارہ اور شہد سے بھی
 شراب بنتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کے نزدیک خمر ہر مسکر (نشہ اور) چیز کا نام ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کل مسکر خمر و کل خمر حرام ہر نشہ آور شراب چیز ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ اصول اشریہ چار چیزیں
 ہیں (۱) ثمار یعنی پھل۔ جیسے انگور، کھجور، منقہ یعنی خشک انگور۔ (۲) جوب جیسے گیہوں، جو، جوار۔ (۳) شیریں چیزیں جیسے شکر،
 شہد، گڑ وغیرہ۔ (۴) البان جیسے اونٹ، گھوڑی کا دودھ۔ سوا انگور سے پانچ چھ شرابیں بنتی ہیں یعنی خمر، باذاق، منصف، مثلث،
 پختہ اور منقہ سے دو شرابیں بنتی ہیں انقیح اور نبید اور کھجور سے تین شرابیں بنتی ہیں۔ سکر، فصیح، نبید، جوب (انا، ج) فواکہ اور شہد
 وغیرہ سے شراب بنتی ہیں گو اس کے نام متورد ہیں۔ خلاصہ یہ کہ شرابیں متعدد چیزوں سے بنتی ہیں تفصیل فقہ کی کتابوں میں
 مذکور ہے۔

باب: شراب میں دس جہت سے

۶: بَابُ لُعْنَتِ الْخَمْرِ عَلَى

لعنت ہے

عَشْرَةَ أَوْجِهٍ

۳۳۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا
 نَنَا وَكَيْعُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَاقِفِيِّ وَابْنِ طَعْمَةَ هُوَ لَاهُمْ“
 أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 لُعْنَتُ الْخَمْرِ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجِهٍ بَعَيْنِهَا وَعَاصِرِهَا وَ
 مُعْتَصِرِهَا وَبَاتِعِهَا وَمُبْتَاعِهَا وَحَامِلِهَا وَالمَحْمُولَةَ إِلَيْهَا
 وَآكِلِ ثَمَنِهَا وَشَارِبِهَا وَسَاقِيهَا“

۳۳۸۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا: شراب میں دس جہت سے لعنت ہے۔
 ایک تو خود شراب پر لعنت ہے اور شراب نچوڑنے
 والے اور نچروانے والے فروخت کرنے والے
 خریدنے والے، اٹھانے والے اور جس کی خاطر اٹھائی
 جائے اور اس کا ثمن کھانے والے اور پینے والے
 پلانے والے سب پر لعنت ہے۔

۳۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ
 التُّسْتَرِيُّ نَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

۳۳۸۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت

مَالِكٍ (أَوْ حَدَّثَنِي أَنَسٌ) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ وَبَائِعَهَا وَالْمَيْبُوعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقْفَةَ لَهُ حَتَّى عَدَّ عَشْرَةَ مِنْ هَذَا الضَّرْبِ.

فرمائی: شراب نچوڑنے والا نچڑوانے والا اور جس کے لیے نچوڑی جائے اور اٹھا کر لے جانے والا اور جس کے لیے اٹھائی جائے اور فروخت کرنے والا اور جس کے لیے فروخت کی جائے اور پلانے والے اور جس کے لیے پلائی جائے۔ اسی قسم کے دس افراد شمار کیے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کی پناہ؛ بعض چیزیں اتنی منحوس ہوتی ہیں کہ ایک چیز کی وجہ سے کئی لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں صرف پینے والا ہی گناہ گار نہیں بلکہ بیچنے والا بھی گناہ گار ہے کچھ لوگ بیچنا جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے بلکہ صرف اٹھا کر لے جانے والا بھی۔ لیکن اگر ایک ہی شخص نچوڑنے والا بھی ہو اور اٹھانے والا بھی اور فروخت کرنے والا بھی تو اس پر تینوں جہت سے لعنت ہوگی۔

پاب: شراب کی تجارت

۷: بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

۳۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۳۳۸۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیات رباء (سود) کے متعلق نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت بیان فرمائی۔

۳۳۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرُ أَنْ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلِ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَحَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا.

۳۳۸۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو تباہ و برباد کرے۔ کیا اُسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت فرمائے کیونکہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دی۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ جس چیز کا استعمال ناجائز ہے اُس کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ مزید تفصیل مقصود ہو تو فقہ کی کتب میں ملاحظہ کی جائے۔

۸: بَابُ الْخَمْرِ

يُسْمَوْنَهَا

بِغَيْرِ اسْمِهَا

پاپ: لوگ شراب کے نام بدلیں گے

(اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال

کریں گے)

۳۳۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن ختم نہ ہوں گے (قیامت نہ آئے گی) یہاں تک کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے لیکن وہ اس کا نام بدل دیں گے۔

۳۳۸۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُوسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ: حَتَّى تَشْرَبَ فِيهَا طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا.

۳۳۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اُسے پیا کریں گے۔

۳۳۸۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصِ عَنِ ابْنِ مُجَبَّرٍ يَزِيدَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمُطِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسْمَوْنَهَا أَيَّاهُ.

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے نام رکھ لینے سے یا نام بدل لینے سے کوئی حرام شے حلال اور جائز نہیں ہو جاتی۔

۹: بَابُ كُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

پاپ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۳۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ: فَهُوَ حَرَامٌ.

۳۳۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدِّمَارِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَمِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ».

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مصر والوں کی ہے۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هَذَا حَدِيثُ الْمَهْضَرِيِّينَ

۳۳۸۹: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے

۳۳۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ

ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ

فرماتے سنا: ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے اور یہ

بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

حدیث رقہ (بغداد کے قریب ایک شہر) والوں کی

يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَهَذَا حَدِيثُ

ہے۔

الرَّقِيِّينَ.

۳۳۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

۳۳۹۰: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ

عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَمْرٌ وَكُلُّ حَمْرٍ حَرَامٌ.

۳۳۹۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے

۳۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ

شُعْبَةَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ

آور چیز حرام ہے۔

اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

خلاصہ الباب ☆ یہ احادیث ائمہ ثلاثہ کا مستدل ہے وہ فرماتے ہیں کہ خمر ہر مسکر (نشہ آور) کا نام ہے۔ ان ائمہ کرام کی

عقلی دلیل یہ ہے کہ خمر، مخامرة العقول سے مشتق ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الخمر ما

خامر العقل (بخاری) یہ چونکہ انسان کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور اس کے فہم و شعور کی قوتوں کو غلط و قبیض کر دیتی ہے اس

لئے اس کو خمر کہتے ہیں اور یہ بات ہر مسکر (نشہ آور) چیز میں پائی جاتی ہے معلوم ہوا کہ خمر صرف انگور کے ساتھ حاصل نہیں بلکہ

جو، کھجور، شہد، گیہوں، جو سے بنے اور نشہ آور ہو وہ خمر ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر انگور کا وہ آب خام (کچا) ہے جو جوش کھا کر

تندی لائے اور اشند اذ پکڑ جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔ جوش سے مراد کامل جوش ہے اس طرح کہ نیچے کا پانی اوپر اور اوپر کا

پانی نیچے ہو جائے۔ اشند اسے مراد جوش کی کثرت ہے جس سے مست کر دینے کی قوت حاصل ہو جائے یہی اہل لغت و

لسان اور اہل علم و فقہاء کے یہاں معروف ہے۔ حدیث باب کے متعلق احناف فرماتے ہیں کہ خمر تو درحقیقت انگوری شراب

ہی کو کہتے ہیں لیکن کبھی غیر خمر کو بھی بطریق مجاز خمر کہہ دیتے ہیں اگر مجاز پر محمول نہ کیا جائے تو لازم آئے گا کہ بھنگ اور تازلی

وغیرہ بھی خمر ہو کیونکہ مسکر (نشہ آور) کے افراد میں یہ بھی داخل ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں

کہ اس حدیث میں امام جرح و تعدیل حضرت یحییٰ بن معین نے طعن کیا یہ علامہ یعنی نے بھی نقل کی ہے بلکہ صاحب عنایہ

نے تو یحییٰ بن معین سے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیثیں ثابت نہیں ان میں سے

ایک حدیث مذکور: ((كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) اس کے علاوہ محدث خوارزمی جو حدیث کے سلسلہ میں مہارت کاملہ اور اطلاع واسن و تام رکھتے ہیں انہوں نے اپنے مندرجہ ۶۳ ج اخطیب بغدادی کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سید الحفاظ یحییٰ بن معین نے فرمایا تین احادیث کی صحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ان میں سے ایک ((كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) ہے اس بارے میں امام احمد اور یحییٰ بن معین کا مکالمہ منقول ہے۔ امام احمد بن معین کا جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ اور شیخ ابن معین امام و حافظ اور متقی کامل تھے یہاں تک کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہ جانیں وہ حدیث ہی نہیں اور بشرط تسلیم اصح یہ ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

۱۰: بَابُ مَا اسْكُرَ كَثِيرُهُ

پاب: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس

فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

کی قلیل مقدار بھی حرام ہے

۳۳۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْخِزَامِيُّ ثنا أَبُو يَحْيَى ثَنَا أَبُو يَحْيَى ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَّاصٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ "مَا اسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ."

۳۳۹۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَّاصٍ ثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا اسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

☆ خلاصہ الباب ان احادیث میں عصیر عنب یعنی انگور کا وہ رس جس کو اتنا پکایا جائے کہ وہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے جس کو مثلث یعنی کہتے ہیں، کا حکم بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہی مذہب ہے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کا۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مثلث یعنی حلال اور مباح ہے۔ شیخین کا استدلال بھی چند احادیث سے ہے: (۱) حدیث علیؓ جس کی تخریج عقیلی نے کتاب العصفاء میں ترجمہ محمد بن الفرات کوفی کے تحت کی ہے۔ (۲) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما جس کی تخریج امام نسائی، بزار، طبرانی، ابو نعیم اور دارقطنی نے کی ہے الفاظ یہ ہیں: حرمت الخمر بعيسها قليها و كثيرها والسكر من كل شراب يعني خمرا بذات خود قلیل و کثیر حرام ہے اور نشہ ہر شراب میں سے ہے۔

حدیث مذکور سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس میں عین خمر کو حرم کہا ہے جس کا مقتضی یہ ہے کہ اس کی قلیل و کثیر مقدار دونوں حرام ہیں اور خمر کے علاوہ دیگر شرابوں میں خاص طور سے نشہ کو حرام کیا ہے کیونکہ ولسکر میں واؤ عاطفہ ہے اور عطف مقتضی مغایرت ہے۔ اگر دیگر شرابوں میں بھی عین حرام ہو تو عطف رائیگاں ہو جائے گا۔ معلوم ہوا کہ خمر بذاتہ حرام ہے قلیل ہو یا کثیر اور دیگر شرابوں میں وہ مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو۔ شیخین کے مستدلات میں اور بھی متعدد احادیث ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خمر کے سوا دیگر شرابوں کی وہی مقدار حرام ہے جو مسکر (نشہ آور) ہو۔ ان احادیث میں سے حدیث محمود بن بلید انصاری۔ اس کی امام مالک نے موطا میں کی ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے ارضی و با اور آب و ہوا کے نقل کی شکایت کی اور کہا کہ شراب کے علاوہ کوئی چیز ہمارے لئے مصلح نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شہد پیو! انہوں نے کہا شہد بھی ہمارا مصلح نہیں ہے؟ اسیر اہل شام میں سے ایک شخص نے کہا ہم تمہارے لئے اس انگوری شراب سے ایک ایسی چیز بنا دیں جو مسکر نہ ہو فرمایا ضرور بناؤ! انہوں نے اس کو اتنا پکا کیا کہ دو تہائی حصہ جل گیا اور ایک تہائی حصہ باقی رہ گیا اور اس کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے وہی میں اپنی انگلی ڈال کر اٹھائی تو وہ انگلی پر کھینچی چلی آئی۔ آپ نے فرمایا یہ تو پلاء شتر ہے پس آپ نے اس کے پینے کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! آپ نے تو شراب حلال کر دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں، بخدا اے اللہ میں ان کے لئے اس چیز کو حلال نہیں کرتا جس کو تو نے ان پر حرام کیا ہے اور ان پر اس چیز کو حرام نہیں کرتا جس کو تو نے ان کے لئے حلال کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتب حدیث میں متعدد آثار و اخبار مروی ہیں جن کی تفصیل امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کی ہے۔ پس یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آنکھیں بند کر کے تمام احادیث حلت کو ترک کر دیا جائے بلکہ تمام احادیث میں تطبیق دی جائے گی اور وہ یوں کہ جن روایات میں حرمت وارد ہے وہ اس مقدار پر محمول ہیں جو نشہ آور ہو یعنی اتنی مقدار پینا حلال نہیں جس سے نشہ آجائے اور مست ہو جائے۔ حدیث اشربوا لاسکر۔ جو طحاوی میں موجود ہے۔ اس کا تاویل و تطبیق کا بین ثبوت ہے۔ دوسرے یہ کہ احادیث حرمت منسوخ ہیں۔ جس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول شہدنا التحريم وشہدنا التحلیل دغبتم یعنی ہم حرمت کے وقت حاضر تھے اور حلت کے وقت بھی حاضر تھے اور اے مخاطبین تم لوگ غائب تھے۔ شاہد عدل ہے۔ (واللہ اعلم)

تذہیب ☆ یہ یاد رہنا چاہئے کہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسفؒ گو مثلث عینی کی حلت کے قائل ہیں لیکن اول تو ان کے یہاں شرط یہ ہے کہ پینا بطریق لہو و لہب نہ ہو بلکہ ہضم طعام دوا۔ حق تعالیٰ کی اطاعت پر قوت حاصل کرنا مقصود ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ دوم یہ کہ فقہاء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ثوی امام محمد کے قول پر ہے علی الاطلاق حرام ہے خواہ کسی نوع سے ہو نیز قلیل ہو یا کثیر۔ امام ابو یوسف سے امالی میں روایت ہے کہ اگر مستی کیلئے مثلث پئے تو قلیل اور کثیر سب حرام ہے وہاں بیٹھنا اور اس طرف چلنا بھی حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ

بَاب: دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے

الْخَلِيطَيْنِ

بھگو کر شربت بنانے کی ممانعت

۳۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

۳۳۹۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے اور کشمش ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور تر کھجور اور چھوڑا ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا۔

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ رَبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۳۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَانِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْبَذُوا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا وَانْبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ.

۳۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوڑا اور تر کھجور ملا کر مت بھگوؤ البتہ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

۳۳۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالزُّهُوِّ وَلَا بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَانْبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ.

۳۳۹۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کچی اور پکی کھجور مت ملاؤ اور کشمش اور چھوڑا مت ملاؤ۔ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ خلیطین وہ شربت ہے جو چھوڑے اور منقہ کو ملا کر کسی برتن میں تر کر کے دونوں کا پانی قدرے جوش دے کر نکالا گیا ہو۔ یہ بھی امام مالک، امام محمد، اسحاق اور اکثر شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنی قحط سالی پر محمول ہے تاکہ دو نعمتوں کا اجتماع نہ ہو جبکہ اس کا پڑوسی ضرورت مند ہو اور شیخین کے نزدیک خلیطین مباح ہے ان کے پاس بھی احادیث ہیں اور اباحت خوشحالی پر محمول ہے یہ توجیہ حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے۔ جس کو امام محمد نے کتاب الاثار میں روایت کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے یعنی فلیط تمر و زبیب کی نیذ میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کراہت ابتدا میں تنگی معیشت کی وجہ سے تھی جیسے چھوڑے ملا کر گوشت اور گھی سے ممانعت تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فراخی دے دی تو اب کوئی مضائقہ نہیں۔ اس طرح ابن عدی نے الکامل میں حضرت ام سلیم و ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں خلیطین کو پیتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ تو ابوطلحہ نے جواب دیا کہ منع قحط سالی کی وجہ سے تھا جس طرح دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو پھلوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب دو مختلف طرح کے پھل ایک ساتھ بھگوئے جائیں گے تو ایک پر پانی جلد اثر کرے گا اور دوسرے پر دیر سے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو پھل پانی سے جلد تغیر کو قبول کرے گا اس میں نشہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا اثر دوسرے تک بھی پہنچے گا اس طرح جو نبیذ تیار ہوگی اس میں ایک نشہ آور چیز کے مخلوط ہو جانے کا قوی امکان ہوگا اور اس کا امتیاز کرنا ممکن نہ ہوگا لہذا جب اس نبیذ کو پیا جائے گا تو گویا ایک حرام چیز کو پینا لازم آئے گا۔

پاب: نبیذ بنانا اور پینا

۱۲: بَابُ صِفَةِ النَّبِيْذِ وَ شُرْبِهِ

۳۳۹۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِيْ هِيَ اَنَّهَا كَانَتْ تَشْرَبُ النَّبِيْذَ وَ تَتَّارُكَرْتِيْنَ - چنانچہ ہم مٹھی بھر چھوڑے یا کشمش لے کر اس میں ڈال دیتیں پھر اس میں پانی ڈال دیتیں۔ صبح کو بھگوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو نوش فرماتے اور شام کو بھگوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نوش فرماتے۔

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنَ أَبِي الشَّوَّازِ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ قَالَ تَنَا قَاصِمُ الْأَحْوَالِ حَدَّثَنَا بَنَانَةُ بِنْتُ يَزِيدِ الْعُبَيْدِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَنَأْخُذُ قَبْضَةً مِنْ تَمْرٍ أَوْ قَبْضَةً مِنْ زَبِيبٍ فَنَطْرُحُهَا فِيهِ ثُمَّ نَضْبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَنَبِيْذُهُ غَدْوَةٌ فَيَشْرَبُهَا عَشِيَّةً فَنَبِيْذُهُ عَشِيَّةً فَيَشْرُبُهَا غَدْوَةٌ.

دوسری روایت میں ہے کہ رات کو بھگوتیں تو دن کو نوش فرماتے اور دن کو بھگوتیں تو رات کو نوش فرماتے۔

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: نَهَارًا فَيَشْرَبُهَا لَيْلًا أَوْ لَيْلًا فَيَشْرَبُهَا نَهَارًا.

۳۳۹۹: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تو آپ ﷺ اُس روز نوش فرماتے۔ اگلے روز اور تیسرے روز اس کے بعد اگر کچھ بیج رہتی تو آپ ﷺ خود بہا دیتے یا بہانے کا حکم فرماتے اور وہ بہا دی جاتی۔

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبُهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرُبُ يَوْمَهُ ذَالِكَ وَالْغَدَّ وَالْيَوْمَ التَّالِيَّ فَإِنْ بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ أَوْ أَمْرَبَهُ فَأَهْرَبِقَ.

۳۴۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر کے پیالہ میں نبیذ تیار کی جاتی۔

۳۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنَ أَبِي الشَّوَّازِ، تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذٍ

الْأَوْعِيَةِ

۳۴۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي النَّقِيرِ وَالْمَرْقَبِ وَالذَّبَابِ وَالْحَنْتَمَةِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمَرْقَبِ وَالْقَرْعِ.

۳۴۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ثَنَا أَبِي عَنِ الْمُشْتَبِيِّ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالذَّبَابِ وَالنَّقِيرِ.

۳۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ ثَنَا شَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَابِ وَالْحَنْتَمِ.

۱۴: بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ

مِنْ ذَالِكَ

۳۴۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْتَبَذُوا فِيهِ وَاجْتَبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ.

۳۴۰۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

پاب: شراب کے برتنوں میں نبیذ

بنانے کی ممانعت

۳۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کے برتن اور لک شدہ برتن اور کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لک شدہ اور کدو کے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز روغنی برتن اور کدو کے برتن اور لکڑی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۴: حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن سے منع فرمایا۔

پاب: ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی

اجازت کا بیان

۳۴۰۵: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع کیا تھا۔ اب تم ان میں نبیذ بنا سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور چیز سے بچتے رہنا۔

۳۴۰۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ یاد رکھو! کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کر سکتا۔ ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔

وَهَبِ اَنَابَا بْنَ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ هَانِيَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَاعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْاَوْعِيَةِ الْاَوْ اِنَّ وَعَاءً لَا يُحْرَمُ شَيْئًا كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

باب: منکے میں نبیذ بنانا

۱۵: بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ

۳۴۰۷: سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات سے عاجز ہے کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے مشکیزہ بنا لیا کرے؟ پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہ نے مٹی کے برتن میں اور ایسے ایسے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا البتہ سرکہ بنانے کی اجازت دی۔

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي رُمَيْثَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَعَجِزُ اِحْدَاكُمْ اَنْ تَتَّخِذَ كُلَّ عَامٍ مِنْ جِلْدِ اضْحِيَّتِهَا سِقَاءً؟ ثُمَّ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَفِي كَذَا وَفِي كَذَا اِلَّا الْخَلَّ.

۳۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے منکوں میں نبیذ تیار کرنے سے (سختی سے) منع فرمایا۔

۳۴۰۸: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْخَطَمِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِي الْجِرَارِ.

۳۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھڑے کی نبیذ آئی جو جوش مار رہی تھی (جھاگ نکل رہی تھی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیوار پر مار دو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

۳۴۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَقْدَمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِنَبِيذٍ جَرِيْنَشُ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْحَاوِطُ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ.

خلاصہ الباب ☆ شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سرکہ بنانا حرام ہے اور اگر خود بن جائے تو حلال ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر سے سرکہ بنانا حلال ہے۔ حنفیہ کی دلیل ارشاد نبوی ہے نعم الادم الخلل کہ بہترین سالن تو سرکہ ہے اس کی تخریج جماعت نے کی ہے سوائے بخاری کے۔ نیز سرکہ بنانے سے خمر کا وصف مفید جاتا رہتا ہے کیونکہ خمر جو ہر فاسد ہے تو اس کی اصلاح صفت خمریت زائل کرنے سے ہی ہوگی اور سرکہ بنانے اسی صفت کو ختم کر دیتا ہے اور اس میں صالح وصف آجاتا ہے جس کے ثبوت میں صاحب ہدایہ نے تین چیزیں ذکر کی ہیں (۱) صفراء کو تسکین دیتا ہے۔ (۲) شہوت کو توڑتا ہے۔ (۳) اس میں تغذی ہے کیونکہ یہ صالح معدہ ہے کہ معدہ میں ہیجان حرارت سے بھوک صالح ہوتی ہے۔

۱۶: بَابُ تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ

پاب: برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے

۳۴۱۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: (سوتے وقت) برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اسلئے کہ شیطان مشک نہیں کھولتا، نہ دروازہ کھولتا ہے نہ برتن کھولتا ہے اور تمہیں کوئی چیز ڈھانپنے کیلئے نہ ملے تو اتنا ہی کر لے کہ اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی کو برتن کے اوپر عرضا رکھ دے (اور چراغ اس لیے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا ڈالتی ہے۔

۳۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَطْفِنُوا السِّرَاجَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْتَسِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرُضَ عَلَيَّ إِنَائِهِ عَوْدًا وَيَذْكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تَضُرُّمُ عَلَيَّ أَهْلَ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ.

۳۴۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بھرا ہوا) برتن ڈھانپنے، مشکیزہ (کا منہ) باندھنے اور (خالی برتن) اَلتَّارِ كَحْفَةِ كَا حَلْمِ فرمایا۔

۳۴۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَعْظِيَةِ الْإِنَاءِ وَإِكْثَاءِ السِّقَاءِ وَإِكْفَاءِ الْإِنَاءِ.

۳۴۱۲: امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی: ایک طہارت (استنجاء) کے لیے) دوسرا مسواک (وضو) کے لیے اور تیسرا (پانی) پینے کے لیے۔

۳۴۱۲: حَدَّثَنَا عَصَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا حَرَامِيُّ بْنُ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيْشُ بْنُ جَرِيْتِ أَنبَأَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ آيَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحَمَّزَةً إِنَاءً لَطْهُورِهِ وَ إِنَاءً لِسِوَاكِهِ وَ إِنَاءً لَشْرَابِهِ.

خلاصۃ الباب ☆ اس سے شیطان سے حفاظت رہتی ہے ایک اور حدیث میں یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وہاں نازل ہوتی ہے اور جس برتن پر ڈھکن یا بندھن نہ ہوں اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷: بَابُ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفِصَّةِ

پاب: چاندی کے برتن میں پینا

۳۴۱۳: امّ المؤمنین سیدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں

۳۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ
أَنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.
چے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹا غٹ بھر رہا ہے۔

۳۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
السَّوَارِبِ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْأَجْرَةِ.
۳۴۱۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔ یہ دُنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

۳۴۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُندَرُ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءِ فِضَّةٍ
فَكَأَنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.
۳۴۱۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاندی کے برتن میں چے وہ گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اُنڈیل رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا دونوں حرام ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں اسی طرح عورتوں کا چاندی سونے کے برتن میں تیل لگانا یا سرمہ لگانا حرام ہے۔

باب: تین سانس میں پینا

۱۸: بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

۳۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا
عُرْوَةُ بْنُ نَافِعٍ الثَّمَالِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّهُ كَانَ يَنْتَفَسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَرَعِمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْتَفَسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.
۳۴۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک (درمیانہ) برتن تین سانس میں پیتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن (پینے) میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۴۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا رِشْدِينُ ابْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ.
۳۴۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نوش فرمائی تو درمیان میں دو بار سانس لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے گزشتہ ابواب میں آیا ہے کہ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا کر دے۔

تیسرا سانس آخر میں لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مشروب کم مقدار میں ہو اس لیے صرف دو ہی سانسوں میں پیا یا عام مقدار میں ہو اور دو سانسوں میں پینا جواز بتانے کے لیے ہو۔

۱۹: بَابُ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ

بَابُ: مَشْكِيْزُوں كَامُنَهْ اُلْثْ كَر پینا

۳۴۱۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو اُلْثْ کر اس کے مُنہ سے (مُنہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

۳۴۱۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ اُلْثْ کر اس کے مُنہ سے پینے سے منع فرمایا اور جب رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا اس کے بعد (ایک مرتبہ) رات میں ایک مرد مشکیزہ کے پاس کھڑا ہوا اور اسے اُلْثْ کر پانی پینے لگا تو مشکیزہ میں سے ایک سانپ نکلا۔

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ وَإِنْ رَجُلًا بَعْدَ أَنْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ فَاخْتَنَتْهُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ.

خلاصہ الباب ☆ یہ نبی تمزیہی ہے۔ ایسا کرنا بہتر نہیں ہے، تاہم جائز ضرور ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا آئندہ باب میں آ رہا ہے۔

۲۰: بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

بَابُ: مَشْكِيْزِهْ كَوْمُنَهْ لْكَ كَر پینا

۳۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو مُنہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۳۴۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو مُنہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفِ ابْنِ بَشْرِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۲۱: بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

بَابُ: كَهْرُے هُو كَر پینا

۳۴۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے ہی پی لیا۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں

۳۴۲۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهِّرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمٍ فَشْرِبَ قَائِمًا. فذَكَرْتُ ذَلِكَ بِعِكْرَمَةَ فَخَلَفَ بِاللَّهِ مَا

نے حلفا کہا کہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

فَقَالَ

۳۴۲۳: حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اسے منہ لگا کر پی لیا تو انہوں نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔ جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا۔ اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔

۳۴۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ لَهُ (يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمِ الْقِرْبَةِ تَبْتَعِي بَرَكَةً مَوْضِعَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۴: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَسَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

خلاصہ الباب ☆ حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کے مطابق حلف اٹھایا۔ زمزم کھڑے ہو کر بھی پی سکتے ہیں اور بیٹھ کر بھی۔ علماء نے زمزم اور وضوء کا بقیہ کھڑے ہو کر پینا مستحب کھا ہے۔ باقی ہر مشروب اگر کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھ کر ہی پینا چاہیے۔

ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی جو پیا ہے تو وہ عذر کی وجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پائی ہو اور بعض نے کہا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اس کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۲۱: باب: جب مجلس میں کوئی چیز پئے تو اپنے

۲۲: بَابُ إِذَا شَرِبَ

بعد دائیں طرف والے کودے اور وہ بھی

أَعْطَى الْأَيْمَنَ

یعد میں دائیں والے کودے

فَالْأَيْمَنَ

۳۴۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ آیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابو بکرؓ۔ آپ نے (دودھ) پینے کے بعد دیہاتی کودے دیا اور فرمایا: پہلے دائیں طرف والے کود دینا چاہیے اور

۳۴۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَلْبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ "الْأَيْمَنَ" فَالْأَيْمَنَ

اسے بھی اپنے دائیں طرف والے کو ہی دینا چاہیے۔

۳۴۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپؐ کی دائیں جانب میں تھا اور بائیں جانب خالد بن ولیدؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے (خود نوش فرمانے کے بعد) مجھ سے فرمایا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں (پہلے) خالد کو پلاؤں؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہؐ کے جوٹھے میں میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح دینا اور ایثار کرنا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے لے کر پہلے پیا۔ اس کے بعد خالدؓ نے پیا (حالانکہ اس وقت ابن عباسؓ کم سن تھے)۔

پالپ: برتن میں سانس لینا

۳۴۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پے تو برتن میں سانس نہ لیے (سانس لینے کے بعد) دوبارہ پینا چاہتا ہو تو برتن کو (منہ سے) الگ کر کے (سانس لے) پھر چاہے تو دوبار پی لے۔

۳۴۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

پالپ: مشروب میں پھونکنا

۳۴۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۴۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز میں

۳۴۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبْنٍ وَعَنْ يَمِينِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْقِيَ خَالِدًا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَحْبُّ أَوْ ثُرُ بَسُورٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفْسِي أَحَدًا: فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَشَرِبَ خَالِدٌ.

۲۳: بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۳۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُنَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبْتَ أَحَدَكُمْ فَلَا يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَنْفَسْ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ لِيُعْدَانَ كَانَ يُرِيدُ.

۳۴۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ.

۲۴: بَابُ النَّفْحِ فِي الشَّرَابِ

۳۴۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ.

۳۴۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ

عِجْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْوُ كَلْتَةَ نَهْتَهُ - يَنْفَخُ فِي الشَّرَابِ.

۲۵: بَابُ الشُّرْبِ بِالْأَكْفِ وَالْكَرْعِ

۳۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمِصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بُطُونِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَ نَهَى أَنْ نَعْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ لَا يَلْغُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلْغُ الْكَلْبُ: وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ: وَلَا يَشْرَبُ بِاللَّيْلِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى يُحَرِّكَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءً مُحَمَّرًا: وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ يُرِيدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ وَهُوَ إِنَاءٌ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِذَا طَرَحَ الْقَدْحَ فَقَالَ أَفْ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا.

بَابُ: چَلْو سے مُنہ لگا کر پینا

۳۴۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں پیٹ کے بل ہو کر پینے سے منع کیا یعنی (جانوروں کی طرح) مُنہ لگا کر پینے سے اور ایک ہاتھ سے چلْو بھرنے سے بھی منع کیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسے مُنہ نہ ڈالا کرے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ہی ایک ہاتھ سے پئے جس طرح وہ قوم (یہود) پیتی ہے جس پر اللہ ناراض ہوئے اور رات کو برتن میں ہلائے بغیر نہ پئے۔ الا یہ کہ برتن ڈھکا ہوا ہو اور جو ہاتھ سے پئے حالانکہ وہ برتن سے پی سکتا ہے۔ صرف تواضع اور عاجزی کی خاطر اللہ تعالیٰ اُسکی انگلیوں کے برابر اس کیلئے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ عیسیٰ کا برتن بنا۔ جب انہوں نے پیالہ پھینک دیا اور فرمایا: افسوس یہ بھی دُنیا کا سامان ہے۔

تشریح ☆ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی زیاد بن عبداللہ مجہول ہیں۔ مُنہ لگا کر پینا بہتر نہیں، البتہ جائز ہے۔ جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۳۴۳۲: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہو تو ہمیں پلاؤ ورنہ ہم مُنہ لگا کر پی لیں گے۔ کہنے لگے: میرے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے اور چل دیئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ چل کر چھپر کی طرف گئے۔ انہوں نے مشکیزہ میں سے رات کا

۳۴۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَحْوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَاسْقِنَا وَالْأَكْرَعْنَا“ قَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَانْتَلَقَ وَانْتَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ وَحَلَبَ لَهُ شَبَاةَ عَلَى مَاءِ بَاتَ فِي

شَرِبَ فَشَرِبَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي
مَعَهُ.
۳۴۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
كَيْثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلَى
بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرُعُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْرَعُوا
وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنْاءٌ
أَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ.

۳۴۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک حوض کے قریب سے گزرے تو ہم اس میں منہ لگا کر پینے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منہ لگا کر مت پیو۔ البتہ ہاتھ دھو کر ہاتھوں سے پیو کیونکہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ برتن کوئی نہیں۔

۲۶: بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شَرِبًا

۳۴۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ
شَرِبًا.
۳۴۳۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پئے۔ (یہ ادب ہے واجب نہیں)۔

۲۷: بَابُ الشَّرْبِ فِي الزُّجَاجِ

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَدْحٌ قَوَارِيرٌ يَشْرَبُ فِيهِ.
۳۴۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شیشہ کا پیالہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں پیتے تھے۔

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَدْحٌ قَوَارِيرٌ يَشْرَبُ فِيهِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطب

طب کے ابواب

باب: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری

۱: بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ

اُس کا علاج بھی نازل فرمایا

لَهُ شِفَاءً

۳۴۳۶: حضرت اُسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں۔ میں نے دو کماد یہات والے نبی ﷺ سے پوچھا ہے کہ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے کسی بات میں گناہ نہیں رکھا البتہ اپنے بھائی کی آبروریزی گناہ ہے۔ پھر کہنے لگے: اگر ہم علاج نہ کریں تو ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! علاج کیا کرو کیونکہ اللہ پاک نے بڑھاپے کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! بندے کو سب سے اچھی چیز کیا عطا کی گئی؟ فرمایا: خوش خلقی۔

۳۴۳۷: حضرت ابو خزیمہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جن دواؤں سے ہم علاج کرتے ہیں اور جو منتر ہم پڑھتے ہیں اور جو پرہیز (اور بچاؤ کی تدبیریں) حفاظت و دفاع کا

۳۴۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا أَعْلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا فَقَالَ لَهُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ مِنْ عَرَضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَاكَ الَّذِي حَرَجَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟

قَالَ "تَدَاوَوْا: عِبَادَ اللَّهِ! فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا الْهَرَامَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ "خُلُقٌ حَسَنٌ".

۳۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خَزِيمَةَ عَنْ أَبِي حَزَامٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَدْوِيَةَ نَتَدَاوَى بِهَا وَرُقَى نَسْتَرْقِي بِهَا وَتَقَى نَتَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ

ہی مِنْ قَدْرِ اللَّهِ“

سامان) ہم اختیار کرتے ہیں بتائیے یہ اللہ کی تقدیر کو
نال سکتے ہیں؟ فرمایا: یہ خود اللہ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔

۳۴۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی دوا
بھی (ضرور) اُتاری۔

۳۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً
إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً.

۳۴۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی شفاء
(دواء) بھی ضرور نازل فرمائی۔

۳۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ
الْجَوْهَرِيُّ قَالَا ثنا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي
حُسَيْنٍ ثنا عَطَاءُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

خلاصۃ السباب ☆ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: (۱) روح (۲) جسم۔ ان دونوں کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔
روح کی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے وہ علم الاخلاق سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے معالج بھی اللہ تعالیٰ شانہ نے دُنیا
میں بھیجے اور جسم کے امراض کا علاج بھی ضروری ہے اس کے لئے علم الطب ہے اور اطباء دنیا میں آئے ہیں انہوں نے
انسانیت اور مخلوق کی خدمت کی ہے لیکن روح اور جسم کو صحت مند رکھنے کی تدابیر اور ہدایات اور پرہیز سید الاولین والآخرین
جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی ہیں وہ بہت اعلیٰ وارفع ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ امی تھے وہ وہ باتیں ارشاد
فرمائی ہیں کہ بڑے بڑے حکماء اور فلسفی لوگ اپنی ساری زندگی محنت کر کے پیدا نہ کر سکے۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت صادقہ کی دلیل ہے اور آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے مطلب یہ
ہے کہ مرض کا علاج کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے شفا دیتے ہیں لیکن ایک بیماری ایسی ہے جس کا موت کے
سوا کوئی علاج نہیں وہ بڑھا پاپا ہے۔ حدیث ۳۴۳۷: سوال کا منشاء یہ تھا کہ مرض تو تقدیر الہی سے ہے کیا یہ علاج تقدیر کو لوٹا
دیتے ہیں کیا بہترین جواب فرمایا کہ دوا اور ڈھال وغیرہ جن کے ذریعہ انسان اپنا بچاؤ و حفاظت کرتا ہے یہ بھی اللہ کی تقدیر
ہے۔ حدیث ۳۴۳۹: یہ حدیث پاک بخاری اور مسلم میں بھی آئی ہے۔

چاپ: بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتیٰ

۲: بَابُ الْمَرِيضِ

المقدور) مہیا کر دینی چاہیے؟

يَشْتَهِي الشَّيْءَ

۳۴۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ایک
شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے

۳۴۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا صَفْوَانُ بْنُ
هُيَيْرَةَ ثنا أَبُو مَكِينٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بُرٍ فَلْيُبْعَثْ إِلَىٰ أَخِيهِ " ثُمَّ أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعُمَهُ. "

پوچھا: کس چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ کہنے لگا: گندم کی روٹی کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے (اس) بھائی کے پاس بھیج دے۔ پھر فرمایا: مریض کو جس چیز کی خواہش ہو کھلا دیا کرو (الآیہ کہ وہ چیز اس کیلئے مضر نہ ہو)۔

۳۴۴۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَرِيضٍ يَعْوُدُوا قَالَ أَتَشْتَهِي شَيْئًا قَالَ اشْتَهَى كَعْكًا قَالَ نَعَمْ فَطَلَبُوا لَهُ.

۳۴۴۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے پوچھا: کس چیز کو دل چاہ رہا ہے؟ کہنے لگا: کعک (ایک قسم کی روٹی نما چیز جسے فارسی میں کاک اور اردو میں کیک کہتے ہیں) کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر اس کے لیے کیک منگوایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ کہ مریض کی خواہش کو پورا کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ جو چیز کھانے کو طلب کر رہا ہے وہ نقصان دہ اور حرام نہ ہو۔

پایب: پرہیز کا بیان

۳۴۴۲: حضرت امّ منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے جو ابھی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہی تھے اور ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان (خوشوں) سے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی کھانے کے لیے لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: علی رک جاؤ۔ تم ابھی تو تندرست ہوئے ہو (ضعف ہے اس لیے معدہ ہضم نہ کر سکے گا) فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے لیے چھندرا اور جو تیار کیے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ لو اس سے تمہیں زیادہ

۳: بَابُ الْحِمِيَةِ

۳۴۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُسَدِّ بْنِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيٌّ نَاقَةَ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا ذُو الْوَالِي مُعَلَّقَةٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَتَنَاوَلَ عَلِيُّ لِيَأْكُلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَا عَلِيُّ إِنَّكَ نَاقَةٌ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَلْفًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا فَاصْبِ

فَانَّهُ أَنْفَعُ لَكَ

فائدہ ہوگا۔

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَبْدِ الْحَيْدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أذن فكلُّ فَأَخَذْتُ أَكُلُ مِنَ النَّضْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ تُمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أَمْضَعُ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَى فَنَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۴۳: حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور چھوڑے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں چھوڑے کھانے لگا تو نبیؐ نے فرمایا: تم چھوڑے کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دکھ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے چبارہا ہوں (جو آنکھ دکھ رہی ہے اُس طرف سے نہیں چبارہا) اس (لطیف جواب پر) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ پرہیز علاج سے بھی اہم ہے حقیقت ہے کہ پرہیز کی وجہ سے علاج آسان ہوتا ہے اور دوا زیادہ اثر کرتی ہے۔

پاب: مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو

۴: بَابُ لَا تُكْرَهُهُ الْمَرِيضُ عَلَى الطَّعَامِ

۳۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْرَهُوا مَرَضًاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ

۳۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر (زبردستی) مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتے پلاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھانے پینے سے غرض یہی ہوتی ہے کہ روح باقی رہے اور اطمینان ہو تو ان چیزوں کا محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ وہ بیماروں کی دوسری طرح خبر گیری کرتا ہے کہ ان کو خوراک کی ضرورت نہیں پڑتی جب وہ خوشی سے کھانا چاہیں تو ان کو کھلاؤ و جرنہ کرو ایسا نہ ہو کہ زبردستی کرنے سے بجائے فائدے کے نقصان ہو۔

پاب: ہریرہ کا بیان

۵: بَابُ التَّلْبِينَةِ

۳۴۴۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ بَرَكَتَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكَ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَكَانَ يَسْرُرُ - يَرْتُو فَوَادَ الْحَزِينِ وَ

۳۴۴۵: ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو جب بخار ہوتا تو ہریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہریرہ غمگین کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے

يَسْرُوا عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُوا إِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ عَنْ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ.

پریشانی زائل کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی پانی مل کے اپنے چہرہ سے میل دوں کرتا ہے۔

۳۴۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَيْمَنَ ابْنِ نَابِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (يُقَالُ لَهَا كَلْثَمٌ) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَغِضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةَ يَعْنِي الْحَسَاءَ قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَتَكَى أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَنْتَهَى أَحَدٌ ظَرْفِيهِ يَعْنِي يَبْرَأُ أَوْ يَمُوتُ.

۳۴۴۶: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ہریرہ استعمال کیا کرو جو طبیعت کو پسند نہیں لیکن مفید ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو ہنڈیا آگ سے الگ نہ ہوتی۔ (ہر وقت ہریرہ تیار رہتا) یہاں تک کہ وہ بیمار تندرست ہو جائے یا دوزخ آخرت کو سدھار جائے۔

خلاصہ الباب ☆ حساء: مد کے ساتھ آٹا یا چھان میں پانی ڈال کر اس کو پکایا پھر اس میں گھی شکر ملا کر بنایا جائے اس کو دلیا یا برہرہ کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ اس کو تلینہ بھی کہتے ہیں۔ مریض کے لئے بہت مفید غذا ہے۔

باب: کلونجی کا بیان

۶: بَابُ الْحَبَّةِ السُّودَاءِ

۳۴۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُضَرِّيَّانِ: قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السُّودَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ.

۳۴۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السُّودَاءُ الشُّوْبِيْزُ.

۳۴۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السُّودَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ.

۳۴۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کلونجی کا اہتمام سے استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

۳۴۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبِحَرَ فَمَرَضَ فِي الطَّرِيقِ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ

۳۴۴۹: حضرت خالد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ غالب بن جبر تھے۔ راستہ میں یہ بیمار ہو گئے۔ پھر ہم مدینہ آئے۔ اُس وقت یہ بیمار ہی

مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ وَقَالَ لَنَا عَلَيْنَا بِهَذِهِ الْحَبَّةِ
السُّوْدَاءِ فَخَذُوا مِنْهَا خُمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُواهَا ثُمَّ
أَقْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطْرَاتٍ رَزِيَتْ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا
الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السُّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ السَّامُ قُلْتُ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ "الْمَوْتُ".

تھے۔ ابن ابی عتیق نے ان کی عیادت کی اور ہمیں کہنے لگے کہ کلونجی کے پانچ سات دانے لے کر پیو پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ان کے دونوں نھتوں میں چند قطرے پکاؤ۔ سیدہ عائشہؓ نے انہیں بتا دیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں کلونجی کا فائدہ بیان کیا گیا آج کل اس کا تیل اور گولیاں وغیرہ بھی ملتی ہیں نزلہ و زکام اور دوسرے بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔

۷: بَابُ الْعَسَلِ

پایاب: شہد کا بیان

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ ثَنَا سَعِيدُ زَكْرِيَاءَ الْقُرَشِيُّ: ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدْوَاتٍ كُلَّ سَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ.

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَلَ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعَقَةً لُعَقَةً فَأَخَذْتُ لُعَقَتِي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزْدَارُ أُخْرَى؟ قَالَ "نَعَمْ".

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ.

۳۳۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر ماہ تین روز صبح کو شہد چاٹ لے اُسے کوئی بڑی آفت نہ آئے گی۔

۳۳۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چائے کے لیے تھوڑا تھوڑا سا ہم میں تقسیم فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ لیا پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مزید لے لوں؟ فرمایا: ٹھیک ہے! لے لو۔

۳۳۵۲: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کرو: (۱) شہد اور (۲) قرآن۔

☆ خلاصۃ الباب شہد کے شفاء للناس ہونے کا ذکر قرآن کریم میں ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔

قرآن مجید کے متعلق ارشاد باری عز اسمہ ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ...﴾ [الاسراء: ۸۲] اس میں شفاء روحانی ہے اور شہد کے متعلق فرمایا: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ...﴾ [النحل: ۶۹] اس میں شفاء جسمانی ہے۔

۸ : بَابُ الْكُمَاةِ وَالْعَجْوَةِ

نِیَاب : کھنسی اور عجوہ کھجور کا بیان

۳۴۵۳ : حضرت ابو سعید اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنسی من ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ جنت کا پھل ہے اور اس میں جنوں سے بھی شفاء ہے۔

۳۴۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبَاسٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤها شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ.

دوسری سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيقَانِ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبَاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۴۵۴ : حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ کھنسی اُس من کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل فرمایا اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

۳۴۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَانَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ سَمِعَ عَمْرُو بْنَ حَرْبِثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْكُمَاةَ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤها شِفَاءٌ الْعَيْنِ.

۳۴۵۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کر رہے تھے کہ کھنسی کا ذکر آیا تو لوگوں نے کہا: یہ زمین کی چچک ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ تک بات گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھنسی من ہے اور عجوہ جنت سے آئی ہے اور زہر سے بھی شفا دیتی ہے۔

۳۴۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْكُمَاةَ فَقَالُوا هُوَ جُدْرِي الْأَرْضِ فَنَمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ.

۳۴۵۶ : حضرت رافع بن عمرو مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عجوہ اور (بیت المقدس کا) صحرہ جنت سے ہیں۔

۳۴۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا الْمُشَمْعِلُ ابْنُ إِبَاسٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ فِيهِ.

☆ خلاصۃ الباب کھنسی ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جو زمین پر خود ہی اگتا ہے اس کے فوائد احادیث باب میں پڑھنے سے معلوم ہو جائیں گے۔

۹: بَابُ السَّنَا وَالسَّنُوتِ

پاب: سنا اور سنوت کا بیان

۳۳۵۷: حضرت ابوابی بن ام حرامؓ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سنا اور سنوت کا اہتمام کرو اس لیے کہ ان میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سام کونسی بیماری ہے؟ فرمایا؟ ”موت“۔

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ سَرِحِ الْفَرِيَابِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرِ السَّكْسَكِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَبِي بِنِ اُمِّ حَرَامٍ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْفِيْلَيْنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسَّنُوْتِ فَاِنَّ فِيْهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا السَّامُ: قَالَ ” الْمَوْتُ.“

راوی حدیث عمر و فرماتے ہیں کہ ابن ابی عبلم نے فرمایا: سنوت سویا کے ساگ کو کہتے ہیں (یہ خوشبودار ہوتا ہے) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ سنوت وہ شہد ہے جو گھی کی مشکوں میں ہو اور اسی سے ہے شاعر کا قول۔

قَالَ عَمْرُو: قَالَ ابْنُ اَبِي عَبْلَةَ السَّنُوْتُ الشَّبِيْتُ وَ قَالَ آخِرُوْهِنَّ بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُوْنُ فِي رِفَاقِ السَّمْنِ: وَ هُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُوْتِ لَا النَّسَّ بَيْنَهُمْ

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُوْتِ لَا النَّسَّ بَيْنَهُمْ

وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ اَنْ يَتَفَرَّدَا

وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ اَنْ يَتَفَرَّدَا

وہ گھی میں شہد میں ملے ہوئے ان میں کوئی نیزہ نہیں (لڑائی نہیں کرتے اتحاد سے رہتے ہیں) اور وہ اپنے پڑوسی کو دھوکہ کھانے سے روکتے ہیں (خود بھی دھوکہ نہیں دیتے اور پڑوسی کو بھی دھوکہ میں آنے نہیں دیتے)۔

☆ خلاصۃ الباب سنوت: تور کے وزن پر مکھن پنیر شہد سنا دست آورد ہے۔ سنا معروف بوٹی ہے۔ سنوت کے متعدد معنی لکھے ہیں۔ مثلاً: زیرہ، شہد پنیر، سویا کا ساگ، مکھن، یہاں شہد یا سویا مراد ہیں۔

۱۰: بَابُ الصَّلَاةِ شِفَاءً

پاب: نماز شفاء ہے

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو پہر میں نکلے۔ میں بھی نکلا اور نماز پڑھ کر بیٹھ گیا۔ نبی

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مِسْكِيْنٍ: ثَنَا ذُوَادِ ابْنِ غَلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

هَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَرْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: "اشْكَمْتَ دَرْدُ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً.

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ فَرَزَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ اشْكَمْتَ دَرْدُ يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنَكَ بِالْفَارِسِيَّةِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ بِهِ رَجُلٌ لِأَهْلِهِ فَاسْتَعْدَدُوا عَلَيْهِ.

☆ خلاصہ الباب کوئی شک نہیں نماز کے شفاء ہونے میں بشرطیکہ نماز کو یقین اور توجہ الی اللہ اور خشوع و خضوع سے ادا کرے۔

پالپ: ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

۳۳۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ يَعْنِي السَّمَّ.

۳۳۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زہر پی کر خودکشی کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی زہر پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

☆ خلاصہ الباب خبیث سے مراد ناپاک و حرام ہے اور ستم یعنی زہر بھی خبیث ہے اسے علاج کرنے سے منع فرما دیا ہے۔

پالپ: مسہل دوا

۱۲: بَابُ دَوَاءِ الْمَشْيِ

۳۳۶۱: حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کیا مسہل استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شہرم۔ فرمایا: وہ تو سخت گرم ہوتا ہے۔ پھر میں سنا سے اسہال لینے لگی تو

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَوْلَى لِمَعْمَرِ التَّيْمِيِّ عَنْ مَعْمَرِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ. قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا ذَاكَتِ

تَسْتَمِشِينَ قُلْتُ بِأَشْرَمِ قَالَ " حَارٌّ : ثُمَّ اسْتَمِثْتُ بِالسِّنَى فَقَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السِّنَى وَالسِّنَى شِفَاءً مِنَ الْمَوْتِ .

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی چیز موت کا علاج ہوتی تو سنا ہوتی اور سنا تو موت کا بھی علاج ہے۔

۱۳ : بَابُ دَوَاءِ الْعُدْرَةِ وَالنَّهْيِ

پاپ: گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور

عَنِ الْغَمْرِ

دبانے کی ممانعت

۳۴۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِإِبْنِ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْعُرُنْ أَوْ لَا دَكُنْ بِهَذَا الْعَلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ : فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْبِعُ بِهَ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ بِهَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ .

۳۴۶۲ : حضرت ام قیس بنت محسن فرماتی ہیں کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس کے گلے میں ورم تھا۔ اس لیے میں نے اس کا گلابا کر علاج کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کا گلابا کیوں دباتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ گلے پڑے ہوں تو اس کی نسواری جائے اور ذات الجنب میں منہ میں لگائی جائے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَ بِنُ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَانَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصِنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . قَالَ يُونُسُ أَغْلَقْتُ يَعْنِي عَمَزْتُ .

خلاصہ الباب ☆ عذرہ ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۴ : بَابُ دَوَاءِ عِرْقِ النَّسَاءِ

پاپ: عرق النساء کا علاج

۳۴۶۳ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ بِنُ الرَّمْلِيِّ قَالَا : ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ثنا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَاءِ أَلِيَّةُ شَاةٍ أَعْرَابِيَّةٍ تَدَابُ ثُمَّ تُحْجَرُ ثَلَاثَةَ أَجْرَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرَّيْقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ .

۳۴۶۳ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کی چربی (چکلی) ہے۔ اسے پگھلا کر تین حصہ کر لیے جائیں اور روزانہ ایک حصہ نہار منہ پیا جائے۔

☆ خلاصۃ الباب: عذرہ ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں اٹلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۵: بَابُ دَوَائِ الْجَرَاحَةِ

پالپ: زخم کا علاج

۳۴۶۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ : قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ جُرِحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَ كُسِرَتْ رَبَاعِيئُهُ وَ هَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَ عَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمَجْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَحَدَتْ قِطْعَةً حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا أَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

۳۴۶۴: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ جنگِ احد کے دن رسول اللہ زخمی ہوئے اور آپ کا سامنے کا دانت ٹو گیا اور آپ کے سر مبارک میں خود گھس گیا تو سیدہ فاطمہ آپ کے بدن سے خون دھو رہی تھیں اور علیؑ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے تو بوریے کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا۔ جب وہ راکھ ہو گیا تو اسکی راکھ زخم میں بھردی۔ اس سے خون رُک گیا۔

۳۴۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّمِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ يَوْمَ أُحُدٍ مَنْ جُرِحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ كَانَ يُزْفِي الْكَلْمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُدَاوِيهِ. “ وَ مَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمَجْنِ وَ يَمَّا دُوِيَ بِهِ الْكَلْمَ حَتَّى رَقَاءً: قَالَ: أَمَا مَنْ كَانَ يُدَاوِي الْكَلْمَ فَفَاطِمَةُ أَحْرَقَتْ لَهُ حِينَ لَمْ يَرَفَأَ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ قَرَفًا الْقَلَمُ.

۳۴۶۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی نے فرمایا کہ میں اس کم نصیب کو جانتا ہوں جس نے جنگِ احد میں رسول اللہ کا چہرہ انور زخمی کیا اور مجھے معلوم ہے کہ کس نے آپ کا زخم دھونے اور علاج کرنے کی سعادت حاصل کی اور کون ڈھال میں پانی اٹھا کر لارہا تھا اور آپ کا کیا علاج کیا گیا کہ خون رُک گیا۔ ڈھال میں پانی اٹھا کر لانے والے سیدنا علیؑ تھے اور زخم کا علاج سیدہ فاطمہ نے کیا۔ جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ زخم میں رکھ دی۔ اس سے خون بند ہو گیا۔

☆ خلاصۃ الباب: معلوم ہوا کہ بوریے کی راکھ زخموں کی بیماری کے لئے نافع ہے۔ اس سے خون بند ہو جاتا ہے اور زخم خشک ہو جاتا ہے۔

۱۶: بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يَعْلَمْ

پالپ: جو طب سے ناواقف ہو اور

منہ طب

علاج کرے

۳۴۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّمْلِيِّ : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

قَالَ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّ وَ لَمْ يُعَلِّمْ مِنْهُ طَبَّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو طب میں معروف نہ ہو (باقاعدہ طبیب نہ ہو) وہ علاج کرے (اور کوئی نقصان ہو جائے) تو وہ (نقصان) کا تاوان ادا کرے۔

خلاصۃ السباب ☆ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی حجام نے آنکھ میں سے گوشت اُکھاڑا اور وہ ماہر نہیں تھا اور آدمی کی بینائی چلی گئی تو اس پر نصف دیت واجب ہوگی۔ نیز غیر حاذق طبیب نے کسی کا علاج کیا اور وہ مر گیا تو پوری دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی عضو بیکار ہو گیا تو اس کی دیت واجب ہوگی۔

پاپ: ذات الجنب کی دوا

۳۳۶۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ذات الجنب کیلئے ان اشیاء کی تعریف فرمائی: درس (زرد خوشبودار گھاس ہے) اور قسط (عود ہندی) اور زیتون کا تیل (کو حل کر کے) اود کیا جائے (منہ میں لگایا جائے)۔

۳۳۶۸: حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عود ہندی یعنی قسط کو اہتمام سے استعمال میں لاؤ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

۱۷: بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۳۳۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ تَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اسْحَقَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ نَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسَا وَ قُسْطًا وَ زَيْتًا، يُلْدُّ بِهِ.

۳۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَبَانَا يُونُسُ وَ ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَدْوَاءٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

پاپ: بخار کا بیان

۳۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو اس لیے کہ یہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

۱۸: بَابُ الْحُمَى

۳۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَ كَيْعَعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسَبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الدُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبَّتِ الْحَدِيدَ.

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَعْكَ كَانَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشِرْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ هِيَ نَارِي أُسْلَطَهَا عَلَيَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ. ۰

۳۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اُس مریض کو بخارتھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے مؤمن بندہ پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں کہ یہ آخرت کی آگ کی متبادل ہو جائے (اور مؤمن بندہ آخرت کی آگ سے محفوظ و مامون رہے)۔

☆ خلاصہ الباب ۱۹ سبحان اللہ! بخار اور بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نعمت ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ کا بدل بنا دیں۔

۱۹: بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

باب: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لیے اُسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ. ۰

۳۳۷۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ. ۰

۳۳۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ فَنَدَخَلَ عَلَيَّ ابْنُ لِعِمَارٍ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ إِلَهُ

۳۳۷۳: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ پھر آپؐ حضرت عمارؓ کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے۔ (وہ بیمار تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری دُور فرما دیجئے۔ اے

النَّاسِ.“
 ۳۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
 عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ
 بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُوهَُا
 بِالْمَاءِ فَتَضْبُهُ فِي جَيْبِهَا: وَتَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
 أُرِدُّوْهَا بِالْمَاءِ، وَقَالَ: ”إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.“
 ۳۴۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ: ثَنَا عَبْدُ
 الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَمَى كَبِيرٌ مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ فَتَحْوُهَا
 عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ.“

تمام لوگوں کے رب! اے سب انسانوں کے معبود۔“
 ۳۴۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس بخار زدہ عورت کو لایا جاتا تو وہ پانی مگلا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور فرماتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ نیز فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے۔
 ۳۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی ایک بھٹی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ساتھ اپنے آپ سے دُور کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ بخار گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا پانی اس کے لئے مفید ہے خواہ بخار گرمی کا ہو تو ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈے پانی کی پیٹیاں مریض کے جسم پر رکھی جائیں۔ خواہ سردی کا بخار ہو لیکن پانی شاید اس لئے مفید ہو کیونکہ بخار جہنم کی آگ سے ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

پالپ: پچھنے لگانے کا بیان

۲۰: بَابُ الْحِجَامَةِ
 ۳۴۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا
 حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
 هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ
 بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.
 ۳۴۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ
 ثَنَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي بِمَلَأَةٍ مِنَ
 الْمَلَائِكَةِ إِلَّا كَلَّمَهُمْ يَقُولُ لِي عَلَيْكَ: يَا مُحَمَّدُ
 بِالْحِجَامَةِ.“
 ۳۴۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا الْأَعْلَى ثَنَا
 عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ

۳۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج تم کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہو تو وہ پچھنے لگانے میں ہے۔
 ۳۴۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی میرا گزر ہوا۔ ہر ایک نے مجھے یہی کہا: اے محمد! پچھنے لگانے کا اہتمام کیجئے۔
 ۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ہے وہ

۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ہے وہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعِمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ: وَ يُخَفِّفُ الصُّلْبَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ.“
بندہ جو کھینچنے لگاتا ہے۔ خون نکال دیتا ہے۔ کمر ہلکی کر دیتا ہے اور بینائی کو جلاء بخشتا ہے۔

۳۴۷۹: حَدَّثَنَا حُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَرَزْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي بِمَلَاءٍ إِلَّا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أُمَّتِكَ بِالْحِجَامَةِ.
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا اُس نے یہی کہا: اے محمد! اپنی امت کو کھینچنے لگانے کا حکم فرمائیے۔

۳۴۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ.
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے کھینچنے لگوانے کی اجازت چاہی تو نبی کریم نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ انہیں کھینچنے لگاؤ۔

فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا.“
وَقَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَحَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمِ.“
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ سیدہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی ہوں گے یا کم سن لڑکے ہوں گے۔

خلاصہ السباب ☆ سینگ کی پھینچنے لگوانا بھی ایک طریقہ علاج ہے جو تمام دنیا میں خصوصاً گرم ممالک میں رائج ہے اور یہ دیگر علاج بہ نسبت سربلج الاثر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر حجام سے وہ شخص مراد لیا جاتا ہے جو لوگوں کے بال تراشتا ہے یا مونڈتا ہے تاہم عربی زبان میں بال تراشنے والے کو حلاق کہتے ہیں۔ جب کہ حلق سے مراد بال مونڈنا اور قصر سے مراد بال تراشنا ہے عربوں میں حجام ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو علاج کے طور پر سینگیاں لگانے کا کام کرتا ہے جب کسی انسانی جسم کے کسی حصہ میں فاسد خون جمع ہو کر درد یا ورم کا باعث بن کر تکلیف دیتا ہے تو پھر اس طریقہ علاج کے ذریعے ایسا خون تکلیف دہ حصہ جسم سے یا تو بالکل باہر نکال لیا جاتا ہے یا پھر اسے جسم کے دوسرے حصہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے اس عمل کو حجامہ یا سینگیاں لگانا کہتے ہیں۔ سینگ کی ایک سینگ نما آلہ ہوتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے اس کے ذریعہ انسانی جسم کے مطلوبہ حصہ سے خون کھینچا جاتا ہے یہ علاج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ گرم ممالک میں جہاں انسانی جسم میں خون کا دباؤ زیادہ تر جسم کے بیرونی حصہ کی طرف ہوتا ہے وہاں معالج مطلوبہ جگہ پر استرے وغیرہ سے ٹک لگا کر اس خون کو چوس لیتا ہے جب یہ فاسد خون جسم سے خارج ہوتا ہے تو مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے اس علاج کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معالج جسم کے مطلوبہ جگہ پر کھینچنے نہیں لگاتا بلکہ خالی سینگ لگا کر خون کو کھینچتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درد یا ورم والی جگہ سے فاسد خون دوسری طرف سرک جاتا ہے اور اس طرح مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی یہ طریقہ علاج کئی دفعہ آزمایا اور اس کو افضل طریقہ علاج بتایا ہے۔

۱۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچنے لگانے کی اجازت دی۔ انجام میں ہے کہ اگر محرم (یا کم سن) نہ بھی ہوں تو اشکال کی بات نہیں اس لیے کہ معالج کے لیے بقدر ضرورت بیماری کے مقام کو دیکھنا جائز ہے۔ (عبدالرشید)

۲۱: بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

بَابُ: چھیننے لگانے کی جگہ

۳۴۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَجِيَةَ يَقُولُ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ مُحَرِّمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ.

۳۴۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ الْأَسْكَافِ، عَنِ الْأَضْعَجِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَزَلَ جَبْرِئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجَامَةِ الْأَخْذِ غَيْنِ وَالْكَاهِلِ.

۳۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ فِي الْأَخْذِ غَيْنِ وَعَلَى الْكَاهِلِ.

۳۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمْصِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتْفَيْهِ وَيَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدِّمَاءَ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لَشَىءٍ.

۳۴۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ عَلَى جَذِهِ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ.

قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثٍ.

خلاصہ الباب ☆ ان روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے انہی حصوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر عام طور پر سینگیوں لگوا کرتے تھے یعنی گردن کے دونوں اطراف میں جہاں رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان بھی کابل دونوں کندھوں کے درمیان والے حصے کو کہتے ہیں۔

۲۲: بَابُ فِي آتِي الْأَيَّامِ يَحْتَجِمُ

باب: چھپنے کن دنوں میں لگائے؟

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَا يَتَّبِعْ بِأَحَدِكُمْ الدَّمَ فَيَقْتُلَهُ.

۳۳۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چھپنے لگانا چاہے تو وہ سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو لگائے اور ایسے دن نہ لگائے کہ خون کا جوش اسے ہلاک کر دے۔

۳۳۸۷: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو گیا ہے اسلئے کوئی چھپنے لگانے والا تلاش کرو۔ اگر ہو سکے تو نرم خور آدمی لانا۔ عمر سیدہ بوڑھیا کم سن بچہ نہ لانا اسلئے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: نہار منہ چھپنے لگوانا بہتر ہے اور اس میں شفاء ہے برکت ہے۔ یہ عقل بڑھاتا ہے حافظہ تیز کرتا ہے۔ اللہ برکت دے جمعرات کو چھپنے لگوا کر اور بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کے روز قصدا چھپنے مت لگوا کر (اتفاقاً ایسا ہو جائے تو حرج نہیں) اور پیر اور منگل کو چھپنے لگوا کر۔ اسلئے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو بیماری سے شفاء عطا فرمائی اور بدھ کے روز وہ بیمار ہوئے تھے اور جذام اور برص ظاہر ہو تو بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

۳۳۸۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو رہا ہے اس لیے چھپنے لگانے والے کو بلاؤ جو ان کو بلانا بوڑھے یا کم عمر بچہ کو نہ بلانا۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ نہار منہ چھپنے لگوانا زیادہ بہتر ہے اور اسے عقل بڑھتی ہے اور حافظے والے کا حافظہ مزید تیز ہو جاتا ہے۔ سو جو

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ يَا نَافِعُ! قَدْ تَبِعَ بِي الدَّمُ فَالْتَمَسْتُ لِي حُجَامًا: وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا! إِنْ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ امْتَلُ وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَاتٌ وَتَرْيِدٌ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ فَاجْتَمِعُوا عَلَى بَرَكَاتِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ تَحْرِيًّا وَاجْتَمِعُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَصَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْدُ وَجَذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ.

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجَمَصِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِصْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ تَبِعَ الدَّمُ فَاتَّبِعْ بِحِجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا.

قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ امْتَلُ وَهِيَ تَرْيِدٌ فِي الْعَقْلِ وَتَرْيِدٌ فِي الْحِفْظِ وَتَرْيِدٌ الْحَافِظُ حِفْظًا فَمَنْ

كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْحَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ وَاجْتَنِبُوا
 الْحَجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ
 وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحَجَامَةَ يَوْمَ
 الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ وَمَا
 يَسُدُّوهُ وَحَدَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَتِهِ
 الْأَرْبَعَاءِ.

چھنے لگانا چاہے تو جمعرات کے روز اللہ کا نام لے کر
 لگائے اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں چھنے لگانے
 سے اجتناب کرو۔ پیر، منگل کو چھنے لگوا کر اور بدھ
 کے روز بھی چھنے لگوانے سے اجتناب کرو کیونکہ اسی دن
 حضرت ایوبؑ آزمائش میں مبتلا ہوئے اور جذام اور
 بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر یہ علاج چاند کی سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو
 کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عام لوگوں کا تجربہ ہے کہ ان تواریخ میں انسانی جسم کے خون کا دباؤ باہر کی طرف زیادہ ہے
 لہذا فاسد آسانی سے نکل جاتا ہے اور مریض کو جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔ نیز ان روایات میں منگل، پیر جمعرات کو سینٹیاں لگوانے
 کا حکم فرمایا ہے حالانکہ ابوداؤد شریف میں ہے حضرت کبشہ کے والد منگل کے دن سینٹیاں لگوانے سے منع کرتے تھے اور
 فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منگل کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا اور
 منگل خون کا دن ہے یہ دونوں حدیثوں میں تعارض آ گیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث باب میں وہ منگل کا دن مراد ہے جو
 مبینہ کی سترہ ہوں دن تاریخ آن پڑے اور اس کی تائید طبرانی کی روایت سے ہوتی ہے جس میں منگل کے دن سترہ ہوں
 تاریخ کی صراحت ہے اور کبشہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترہ ہوں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے۔

پاپ: داغ دے کر علاج کرنا

۲۳: بَابُ الْكِيِّ

۳۳۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
 عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَفَّارِ بْنِ مُعَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اسْتَرَقَى فَقَدْ بَرَأَ مِنَ التَّوَكُّلِ.

۳۳۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَ
 يُؤْنَسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ نَهَى
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكِيِّ فَاسْتَرَقْتُ فَمَا أَفْلَحْتُ وَلَا
 أَنْجَحْتُ.

۳۳۸۹: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو داغ لگائے یا منتر
 پڑھے وہ توکل سے بری ہے۔

۳۳۹۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے
 منع فرمایا۔ اس کے بعد میں نے داغ دیا تو نہ مجھے صحت
 ہوئی نہ افاقہ۔

۳۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنْبِحٍ ثنا مَرْوَانُ بْنُ شِجَاعٍ ثنا
 سَالِمُ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
 الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَ شَرْطَةِ مَخْجَمٍ وَ كِيَّةِ بِنَارٍ

۳۳۹۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفاء ہے: شہد کا
 گھونٹ، چھپنے لگوانا، آگ سے داغ دینا اور میں اپنی

وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْ رَفَعَهُ. اُمت کو آگ سے داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی ان کو موثر بالذات سمجھ کر کرے تو توکل سے بری ہے یا توکل سے اعلیٰ درجہ مراد ہے۔

۲۴: بَابُ مِنَ الْكُتُوَى

پاب: داغ لینے کا جواز

۳۴۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عُنْدَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَنَا شُعْبَةُ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيَّ (سَمِعَهُ عَمِّي يَحْيَى وَ مَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِثْلَهُ شَيْبَاهُ) يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ هُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ إِنَّهُ أَخَذَهُ وَ جَعَّ فِي حَلْقِهِ : يُقَالُ لَهُ الدُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْغَنُ أَوْ لَا بَلِينَ فِي أَبِي أَمَامَةَ عُدْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْنَةٌ سُوءٌ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ أَقْلًا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَ مَا أَمْلِكُ لَهُ وَ لَا لِنَفْسِي شَيْئًا .

۳۴۹۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ نَنَا عُيَيْدُ الطَّنَافِيسِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرِضَ أَبِي بِنُ كَعْبٍ مَرَضًا فَارْتَبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَيَّ أَكْحَلَهُ .

۳۴۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ نَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ .

۳۴۹۲: حضرت محمد بن عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا جیسا صالح اور متقی شخص نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں سے سنا وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ اسعد بن زرارہ جو محمد کے (میرے) نانا ہیں کے حلق میں درد اٹھا۔ جسے ذبح کہتے ہیں (خناق کی ایک نوع ہے) نبی نے فرمایا: میں ابوامامہ (اسعد بن زرارہ) کے علاج میں پوری کوشش کروں گا تا آنکہ لوگ مجھے معذور سمجھیں (یہ نہ کہیں کہ اچھی طرح علاج نہ کیا اس لیے موت آئی) چنانچہ آپ نے اپنے دست مبارک سے انہیں داغ دیا۔ بالآخر انکا انتقال ہو گیا تو نبی نے فرمایا: یہ موت بری ہے یہود کیلئے کہ وہ کہیں گے: اپنے ساتھی کو موت سے نہ بچا سکا حالانکہ میں نہ اسکی جان کا مالک ہوں نہ اپنی جان کا مالک ہوں۔

۳۴۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا۔ اُس نے ان کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

۳۴۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

۲۵: بَابُ الْكُحْلِ بِالْإِثْمِدِ

پاب: اشمہ کا سرمہ لگانا

۳۴۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

۳۴۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ نَنَا أَبُو عَاصِمٍ

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ کا استعمال اہتمام سے کیا کرو اس لیے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے۔

۳۴۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۳۴۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: سوتے وقت اٹھ سرمہ اہتمام سے استعمال کیا کرو اس لیے کہ یہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

۳۴۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " خَيْرُ أَكْحَالِكُمْ الْإِيمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہتر (سرمہ) اٹھ ہے۔ یہ بینائی تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

پالپ: طاق مرتبہ سرمہ لگانا

۳۴۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے۔ جو طاق عدد کا خیال رکھے اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔

۳۴۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے تھے۔

پالپ: شراب سے علاج کرنا منع ہے

۳۵۰۰: حضرت طارق بن سوید حضرمی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقہ میں انگور ہوتے ہیں، ہم ان کو نچوڑ کر پی سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! فرماتے ہیں میں نے دوبارہ پوچھا اور

۲۶: بَابُ مِنَ الْكُتْحَلِ وَتَرًا

۳۴۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي سَعْدِ الْخَبَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنَ الْكُتْحَلِ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

۳۴۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

۲۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى بِالْخَمْرِ

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَفَّانُ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَإِلِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا فَنَشْرَبُ مِنْهَا؟ قَالَ لَا فَرَأَجَعْتَهُ

قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهٖ لِمَرِيْضٍ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ عَرَضَ كَمَا: ہم اس سے بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس میں شفاء نہیں ہے بلکہ بیماری (گناہ) ہے۔

☆ خلاصۃ الباب شراب چونکہ امّ الخبائث ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں شراب کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈال دی جائے۔ (حافظ)

”شراب“ دراصل اس چیز کو کہتے ہیں جو پی جائے پانی، شربت، شہد وغیرہ اور اصطلاح شرع میں شراب وہ ہے جو نشہ لائے اور ست و بے ہوش کر دے۔

شراب کی چار اقسام عام ہیں اور یہ چاروں وہ ہیں جو حرام ہیں اول انگور کی کچی شراب جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے اور اشنداء سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ مسکر ہو جائے اور اسی کو خمر کہتے ہیں۔ دوسری قسم طلاء یعنی انگور کا شیرہ جب کہ اس کو پکا دیا جائے اور اس میں سے دو تہائی سے کچھ کم ختم ہو جائے لیکن محیط میں ہے کہ طلاء ٹلٹل کو کہتے ہیں یعنی جس کا دو ٹلٹل ختم ہو جائے اور جس کا دو ٹلٹل ختم نہ ہو بلکہ کم ہو تو اس کو باذوق کہتے ہیں۔ تیسری قسم سکر ہے یعنی پانی میں چھوڑے ڈال دئے گئے ہوں اور پانی پکا یا نہ گیا ہو جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے۔

چوتھی قسم تقیع الزریب یعنی کشمش کو پانی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس میں جوش و اشنداء پیدا ہو جائے۔

ائمہ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کا یہ کہنا ہے کہ ہر مسکر خمر ہے انگور سے بنے یا کسی اور چیز سے اس فریق نے اپنے دعویٰ پر تین دلیلیں پیش کی ہیں: (۱) حدیث کل مسکر خمر۔ (۲) حدیث (الخمر من ہاتین الشجرتین) کہ ان دونوں درختوں سے جو بنے وہ خمر ہے یعنی انگور اور کھجور سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ خمر کا اطلاق انگوری شراب کے علاوہ اور کے اوپر بھی ہوتا ہے۔ (۳) خمر مشتق ہے مخامرة العقل سے یعنی عقل کا مستور و مغلوب ہو جانا اور یہ کیفیت ہر شراب سے ہوتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہر مسکر خمر ہے۔

یہ ہماری دلیلیں ہیں: (۱) اہل لغت کا اتفاق ہے کہ خمر صرف انگوری شراب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خمر کا استعمال اسی انگوری شراب میں معروف و مشہور ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر شراب ہیں ان کے لئے اور نام ہیں جیسے سکر، تقیع وغیرہ۔ (۲) خمر کی حرمت قطعی اور غیر خمر کی حرمت ظنی ہے اگر انگوری شراب کے علاوہ دیگر شراب کو خمر کہا جائے گا تو پھر اس کی حرمت قطعی ماننی ہوگی حالانکہ یہ بے دلیل ہے۔

خمر سے نفع اٹھانا حرام ہے یعنی جانوروں کو پلانا دوا دار و کرنا حق نہ لینا یا ذکر کے سوراخ میں ڈالنا سب حرام ہیں کیونکہ خمر سے دوری ضروری ہے اور اس سے انتفاع میں اس سے قرب ہے مگر یہ تغلیل گو بر سے ٹوٹ جاتی ہے۔ شراب سے ہر قسم کا انتفاع حرام ہے لہذا اس سے حق نہ لینا اور نازہ میں پکانا سب مکروہ ہے۔ مزید تفصیل مقصود ہو تو ”اشرف الہدایہ ج ۱۴“ کا مطالعہ کریں۔

۲۸ : بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ

بِالْقُرْآنِ

پای: قرآن سے علاج (کر کے شفاء)

حاصل) کرنا

۳۵۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ هَمِي السَّحَابِيِّ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " خَيْرُ الدُّوَاءِ الْقُرْآنُ "

۳۵۰۱: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین دوا قرآن ہے۔

۲۹ : بَابُ الْحِنَاءِ

پای: مہندی کا استعمال

۳۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخُبَابِ ثَنَا قَائِدُ مَوْلَى عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عُيَيْنَةَ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَلْمَى أُمُّ رَافِعٍ مَوْلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَاءَ "

۳۵۰۲: حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی ہیں۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم ہوتا یا کانٹا چھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (زخم والی جگہ پر) پر مہندی لگاتے۔

۳۰ : بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

پای: اونٹوں کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا حَمِيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَبَاءِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دُونِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنَ الْبِئَانِ وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا "

۳۵۰۳: حضرت انس فرماتے ہیں کہ عربینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم ہمارے اونٹوں میں جاؤ اور انکے دودھ پیا اور پیشاب بھی (تو شاید تم تندرست ہو جاؤ) انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۳۱ : بَابُ يَقَعُ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

پای: برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

۳۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ " فِي أَحَدِ جَنَاحَيْ الذُّبَابِ سُمٌّ وَفِي الْآخِرِ شِفَاءٌ فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ فَاْمَقْلُوهُ فِيهِ فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السُّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ "

۳۵۰۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکھی کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔ اس لیے جب یہ کھانے کی چیز میں گر جائے تو اسے (مکمل) ڈبو دو کیونکہ یہ زہر والا پر آگے رکھتی ہے اور شفاء والا پیچھے۔

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي
شَرَابِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ
وَ فِي الْآخَرِ شِفَاءٌ.

۳۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی
کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہیے کہ مکھی کو
ڈبو دے پھر نکال کے باہر پھینک دے اس لیے کہ اس
کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

۳۲: بَابُ الْعَيْنِ

چاپ: نظر کا بیان

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ
أُمِّيَّةَ بِنِ هِنْدٍ.

۳۵۰۶: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق
ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ
عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ مِصْرَبِ بْنِ حَزْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق
ہے۔

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُخَرَّمِيُّ
ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَقِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ".

۳۵۰۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو، نظر حق ہے۔

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلٍ
بِ حَنِيفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ أَرُكَ الْيَوْمَ: وَلَا جِلْدَ
مُخْبَاطَةٍ فَمَا لَيْتَ أَنْ لَبَطِبَهُ فَأَطَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَدْرَكَ سَهْلًا صَرِيحًا قَالَ مَنْ تَهْتَمُونَ بِهِ؟
قَالُوا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا
رَأَى أَحَدَكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبُرُكَةِ ثُمَّ دَعَا
بِسْمَاءِ فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدْيَيْهِ إِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ وَرُكْبَتَيْهِ وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ وَأَمْرَهُ أَمْ يَصُوبُ عَلَيْهِ

۳۵۰۹: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں
کہ میرے والد سہل بن حنیف نہا رہے تھے۔ عامر بن
ربیعہ ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا: میں نے آج
تک ایسا آدمی نہ دیکھا۔ پردہ دار لڑکی کا بدن بھی تو ایسا
نہیں ہوتا۔ تھوڑی ہی دیر میں سہل گر پڑے۔ انہیں نبی
کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا: ذرا سہل کو
دیکھئے تو گر پڑا ہے۔ فرمایا: تمہیں کس کے متعلق خیال
ہے کہ (اس کی نظر لگی ہے؟) لوگوں نے عرض کیا: عامر
بن ربیعہ کی۔ فرمایا: آخر تم میں سے ایک اپنے بھائی کو

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمْرَةٌ أَنْ يَكْفَى الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ. کیوں قتل کرتا ہے؟ جو تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں ایسی بات دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اسکو چاہیے کہ بھائی

کو برکت کی دعا دے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور عامر سے فرمایا: وضو کریں۔ انہوں نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دونوں گھٹنے دھوئے اور ازار کے اندر (ستر) کا حصہ دھویا۔ آپ نے یہ دھون سہل پر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ معمر نے کہا کہ امام زہری نے فرمایا: رسول اللہ نے سہل کے پیچھے ان پر پانی اُنڈیلنے کا حکم فرمایا۔

پاب: نظر کا دم کرنا

۳۳: بَابُ مِنَ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ

۳۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ غُرْوَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ فَاسْتَرْقَى لَهُمْ. قَالَ "نَعَمْ فَلَوْلَا كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقْتَهُ الْعَيْنُ." حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کر دیا کروں؟ فرمایا: ٹھیک ہے کیونکہ تقدیر سے اگر کوئی چیز بڑھ سکتی ہے تو نظر ہی بڑھ سکتی ہے۔

۳۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْدِ الْجَانِّ ثُمَّ أَعْيِنَ الْإِنْسَ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوَّذَاتَانِ أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سَوَى ذَلِكَ. حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی نظر سے پھر انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب کچھ ترک کر دیا۔

۳۵۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ. امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نظر کا دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

پاب: وہ دم جن کی اجازت ہے

۳۴: بَابُ مَا رَخِصَ فِيهِ مِنَ الرَّقِيِّ

۳۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ علاوہ کسی اور چیز میں دم یا تعویذ (اتنا) مفید نہیں (جتنا

ان میں مفید ہے۔)

حُمَّة.

۳۵۱۴: حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دم و تعویذ آپ ﷺ پر پیش کیے۔ آپ ﷺ نے ان کی اجازت فرمادی۔

۳۵۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ اَنَسِ امِّ بَنِي حَزْمِ السَّاعِدِيَّةِ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقْيَ فَأَمَرَهَا بِهَا.

۳۵۱۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہ نے دم کرنے سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دموں سے منع فرمادیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم سناؤ۔ انہوں نے سنا یا تو آپ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔

۳۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثنا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ أَلْ عَمْرُو ابْنِ حَزْمٍ يَرْقُونَ مِنَ الْحُمَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّقْيِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقْيِ وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ أَعْرَضُوا عَلَيَّ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِذِهِ هَذِهِ مَوَاتِيقُ.

۳۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنگ، نظر اور غل کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۵۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا معاويةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عاصِمِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَنَسِ اَنَّ النَّبِيَّ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالتَّمْلَةِ.

خلاصۃ الباب ☆ نملہ: ایک بیماری ہے جس میں پبلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

۳۵: بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

پالپ: سانپ اور کچھو کا دم

۳۵۱۷: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور کچھو کے دم کی اجازت فرمائی۔

۳۵۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ.

۳۵۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو کچھو نے کاٹ لیا۔ وہ رات بھر سو نہ سکا۔ کسی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں کو کچھو نے کاٹا، اس لیے وہ رات بھر سو نہ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر وہ

۳۵۱۸: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ بَهْرَامٍ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَدَغَتْ عَقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهُ فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ فُلَانًا لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَلَمْ يَنَمْ لَيْلَتَهُ فَقَالَ اَمَّا اِنَّهُ لَوْ قَالَ حِينَ

أَمْسَى أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّهُ لَدُغُ عَقْرَبٍ حَتَّى يُضْبَحَ .

شام کے وقت یہ پڑھ لیتا: ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ...“
تو صبح تک بچھو کے کاٹنے سے اسے ضرر نہ ہوتا۔

۳۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: عَرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا .

۳۵۱۹: حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ کا دم سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۳۶: بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَوَّذَ بِهِ

باب: جو دم رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو کیے اور جو دم رسول اللہ ﷺ کو کئے گئے

۳۵۲۰: سَيِّدَةُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِي هِيَ كَرَسُولِ اللَّهِ جَبَّ بِيَارِ كَيْ پَاسِ آتِي تَوَاسِ كَيْ لِيْءِ دُعَا كَرَاتِي تَوَ فَرَمَاتِي: ”اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دیجئے اور شفاء عطا فرما دیجئے۔ آپ ہی شفاء دینے والے ہیں۔ شفاء وہی ہے جو آپ عطا فرمائیں۔ ایسی شفاء عطا فرمائیے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔“

۳۵۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى الْمَرِيضَ فَدَعَا لَهُ قَالَ أَذْهَبِ الْبِأَسْرَ بِالنَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا .

۳۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِزَوْاقِهِ بِأَضْبَعِهِ بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقَمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا .

۳۵۲۱: سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اپنی انگلی کو لعاب مبارک لگا کر (مٹی لگاتے اور بیماری کے مقام پر ملتے اور) یہ پڑھتے: ”بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا...“ ”اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی سے ہم میں سے کسی کے تھوک سے ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۳۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ حُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ اجْعَلْ يَدَكَ الْيَمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجْدُ وَأُحَادِرُ سَبَعُ

۳۵۲۲: حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اتنا شدید درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: درد کی جگہ دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ کہو: ”بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ“ میں نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے

مَرَاتٍ فَقُلْتُ ذَٰلِكَ فَشَفَانِي اللَّهُ.

شفاء عطا فرمائی۔

۳۵۲۳: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَذْ شَتَكَيْتَ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ."

۳۵۲۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ"۔ "میں تم پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے۔ ہر نفس نظر اور ہاسد کے شر سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تمہیں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔"

۳۵۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ يَعُوذُنِي فَقَالَ لِي يَا أَرْفِيكَ بِرُقِيَّةٍ جَاءَتْ نِي بِهَا جِبْرَائِيلُ؟

۳۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے: میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لائے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ کلمات پڑھے: بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ.....

قُلْتُ بَابِي وَأُمِّي بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ مِنْ شَرِّ النَّفْسَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ "ثَلَاثَ مَرَاتٍ".

۳۵۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنُ هِشَامِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا وَكَيْعُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِهَالٍ:

۳۵۲۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرات حسینؓ کو دم کرتے تو یہ پڑھتے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ....."۔ "میں اللہ کے بابرکت اور پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر نظر بد سے جو مجھن بھی کر دیتی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے جد محترم سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسمعیلؑ، اسحاقؑ یا اسمعیل و یعقوب کو یہی دم کیا کرتے تھے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ؛ قَالَ وَكَانَ أَبُو نَا إِبْرَاهِيمَ يَعُوذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ "أَوْ قَالَ إِسْمَاعِيلَ وَيَعْقُوبَ".

وَهَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعُ ح

پہاڑ: بخار کا تعویذ

۳۷: بَابُ مَا يُعَوَّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى

۳۵۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

۳۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ

الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحَمِيِّ وَمِنَ الْأَوْهَجَاعِ كُلِّهَا : أَنْ يَقُولُوا : بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقِ فَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ .

قَالَ أَبُو عَامِرٍ أَنَا أَخَالِفُ النَّاسَ فِي هَذَا أَقُولُ يَعَارٍ .

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَحْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ مِنْ شَرِّ عِرْقِ يَعَارٍ .

۳۵۲۷ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بِنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمْصِيِّ ثنا ابْنُ أَبِي عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَمِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ أَتَى جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنِ اللَّهِ يَشْفِيكَ .

پاپ : دم کر کے پھونکنا

۳۵۲۸ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کر کے پھونکا کرتے تھے۔

۳۸ : بَابُ النَّفْتِ فِي الرُّقِيَّةِ

۳۵۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرُّقِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا قَالُوا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقِيَّةِ .

۳۵۲۹ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو خود ہی معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے، پھونکتے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو میں دم پڑھتی اور آپ

۳۵۲۹ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْسَى ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بَشْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا ثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا

اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَآمَسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءً بَرَكَتِهَا. ﷺ ہی کا دست مبارک پھیرتی برکت کی امید سے۔

۳۹: بَابُ تَعْلِيْقِ التَّمَائِمِ

باب: تعویذ لظکانا

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَارِ عَنْ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ كَانَتْ عَجُوزًا تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْفِي مِنِ الْحُمْرَةِ وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلٌ الْقَوَائِمِ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ تَنَحَّحَ وَصَوَّتَ فَدَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهُ احْتَجَبَتْ مِنْهُ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِي فَمَسَّنِي فَوَجَدَ مَسَّ حَيْطٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟

فَقُلْتُ رُقِي لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ فَجَذَبَهُ وَقَطَعَهُ فَرَمَى بِهِ وَقَالَ لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقِيَّ وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَّةَ شِرْكٌ.

قُلْتُ فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرْتُ فُلَانًا فَذَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِي تَلِيهِ فَإِذَا رَقِيْتُهَا سَكَنَتْ ذَمَعْتُهَا: وَإِذَا تَرَكْتُهَا ذَمَعَتْ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ إِذَا أَطَعْتَهُ تَرَكَكَ وَإِذَا عَصَيْتَهُ طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي عَيْنِكَ وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَيْرًا لَكَ وَأَجْدَرًا أَنْ تَشْفِيَنَّ تَنْضَجِينَ فِي عَيْنِكَ الْمَاءَ وَتَقُولِينَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۳۵۳۰: حضرت زینب اہلیہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی سرخ بادہ کا دم کرتی تھی ہمارے پاس ایک تخت تھا جس کے پائے تھے جب حضرت ابن مسعودؓ اندر تشریف لائے تو کھنکھارتے اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر تشریف لائے میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ میں ہو گئی وہ آئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے انہوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو ایک تعویذ ان کو محسوس ہوا فرمانے لگے یہ کیا ہے؟ میں نے کہا میرا تعویذ ہے اس پر سرخ بادے سے بچاؤ کا دم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے کھینچ کر توڑا اور پھینک دیا اور فرمایا کہ عبد اللہ کے گھر والے شرک سے بیزار ہو چکے ہیں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: دم تعویذ اور ٹونا (حب کا گنڈا) سب شرک ہے۔ میں نے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو فلاں کی مجھ پر نظر پڑی اس کے بعد سے میری جو آنکھ اس کی طرف تھی بننے لگی میں اس پر دم کروں تو ٹھیک ہو جاتی ہوں اور دم ترک کر دوں تو پھر بننے لگتی ہے فرمانے لگے یہ شیطان کی کارستانی ہے جب تم اس کی اطاعت کرتی ہو تو تمہیں چھوڑ دیتا ہے اور جب تم اس کی نافرمانی کرتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں اپنی انگلی چھوٹا ہے البتہ اگر تم وہی عمل کرو جو رسول اللہ نے کیا تو یہ تمہارے حق میں بہتر بھی ہوگا اور تمہاری شفا یابی کے لئے بہت موزوں بھی ہے تم اپنی آنکھ میں پانی کا چھینٹاؤ الو اور یہ کہو: أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۳۵۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَارِكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلْقَةً مِنْ صُفْرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْحَلْقَةُ؟ قَالَ هَذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ أَنْزَعَهَا فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا.

۳۵۳۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو فرمایا: یہ چھلا کیسا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ (بیماری) کے لئے ہے فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ اس سے تمہارے اندر وہن اور کمزوری ہی بڑھے گی۔

۴۰: بَابُ النُّشْرَةِ

پاب: آسب کا بیان

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّ جُنْدَبٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَجَعِمٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُ بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ أَعْطَاهَا فَقَالَ اسْقِيهِ مِنْهُ وَصَبِي عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفَى اللَّهُ لَهُ قَالَتْ فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتَ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ مَا هُوَ لِهَذَا الْمَبْتَلَى قَالَتْ فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغَلَامِ فَقَالَتْ بَرًّا وَعَقْلًا عَقْلًا لَيْسَ كَمَقُولِ النَّاسِ.

۳۵۳۲: حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نحر کے دن وادی کے نشیب سے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں پھر آپ واپس ہوئے آپ کے پیچھے قبیلہ خعم کی ایک خاتون آ رہی تھیں ان کے ساتھ ان کا بچہ تھا اس پر کوئی اثر تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ میرا بیٹا اس پر کچھ اثر ہے کہ یہ بولتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ پانی لاؤ پانی لایا گیا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور گلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو دے کر فرمایا اس بچہ کو یہ پانی پلاؤ اور اس کے بدن پر لگاؤ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔ حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس عورت سے ملی اور درخواست کی کہ تھوڑا سا پانی مجھے دے دو کہنے لگی کہ یہ تو اس بیمار کے لئے ہے فرماتی ہیں کہ آئندہ سال پھر اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کے متعلق پوچھا کہنے لگی تندرست ہو گیا ہے اور لوگوں سے بڑھ کر سمجھدار ہو گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ

پاب: قرآن کریم سے (علاج کر کے)

بِالْقُرْآنِ

شفاء حاصل کرنا

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۳۵۳۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا

أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَرَأَنَ كَرِيمَ هـ۔
خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ.

۴۲: بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصْرَ وَ يُصِيبُ الْحَبْلَ.

يَعْنِي حَيَّةَ خَبِيثَةَ.

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرُ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصْرَ وَ يُسْقِطَانِ الْحَبْلَ.

پہاڑ: دودھاری والا سانپ مار ڈالنا

۳۵۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھاری والا سانپ مار ڈالنے کا امر فرمایا کیونکہ یہ خبیث سانپ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرادیتا ہے۔

۳۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو خصوصاً دودھاری سانپ اور دم کٹے سانپ کو کیونکہ یہ دونوں بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ساقط کر دیتے ہیں۔

پہاڑ: نیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بد فال

لینا ناپسندیدہ ہے

۴۳: بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ وَيَكْرَهُ

الطَّيْرَةَ

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ.

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا أَحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ.

۳۵۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی فال پسند تھی اور بد فالی ناپسند۔

۳۵۳۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیمار از خود متعدی نہیں ہوتی (بلکہ اسباب مثلاً جراثیم وغیرہ سے پھیلتی ہے جاہلیت کے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ بعض بیماریاں از خود متعدی ہوتی ہیں) اور بد فالی درست نہیں اور نیک فال پسندیدہ ہے۔

۳۵۳۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بد فالی شرک ہے

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ذَرِّ عَنْ عَبْدِ

اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيْرَةُ شَرُّكَ وَمَا مِثْلُهَا وَلَا يَكُنَّ اللَّهُ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے جس کو بدشگونی کا وہم ہو تو اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور فرما دیں گے۔

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ بِسْمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا.

۳۵۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری از خود متعدی نہیں ہو سکتی اور بدفالی درست نہیں الوکوی (منجوس) چیز نہیں اور صفر (کے مہینے میں نحوست) کچھ نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اب بھی لوگ الوکو اسی طرح ماہ صفر کو خصوصاً پہلے تیرہ دنوں کو منجوس سمجھتے ہیں یہ جاہلیت کا بے بنیاد خیال آپ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ اسی طرح الو کے متعلق ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ مقتول کی روح الو کی صورت میں ماری ماری پھرتی ہے اور پیاس پیاس پکارتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جائے تو غائب ہو جاتی ہے آپ نے اس کی بھی تردید فرمائی۔

۳۵۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي جَنَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ: فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهَ الْجَرَبُ فَتَجْرُبُ بِهِ الْإِبِلُ قَالَ زَالِكَ الْقَدْرُ: فَمَنْ أَحْبَبَ الْأَوَّلَ.

۳۵۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا متعدی ہونا کچھ نہیں بدفالی کچھ نہیں الو (کی نحوست) کچھ نہیں ایک مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اس سے باقی اونٹوں کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے اونٹ کو کس سے خارش لگی۔

خلاصۃ الباب ☆ جس اللہ کے امر سے پہلے اونٹ کو خارش ہوئی اسی کے امر سے دوسرے کو بھی ہوئی۔

۳۵۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصْحِ.

۳۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ممکن ہے کہ باذن خداوندی یہ تندرست بیمار پڑ جائے پھر اس کو عدوی (بیماری کے متعدی ہونے) کا خیال آنے لگے اسی لئے یہ ضعیف الاعتقاد کے ساتھ مخصوص ہے تو ضعیف الاعتقاد شخص کے لئے یہ حکم نہیں جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۴۴: بَابُ الْجُدَامِ

وَابٍ: جذام

۳۵۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَمُجَاهِدُ ابْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا: ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا مَفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْدُومٍ فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: كُلْ تَقَةَ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

۳۵۴۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی مرد کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں داخل کر کے ارشاد فرمایا: کھاؤ اللہ پر بھروسہ ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

۳۵۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هِنْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُدْبِمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْدُومِينَ.

۳۵۴۳: سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامیوں کی طرف ٹھنکی باندھ کر مت دیکھا کرو۔

۳۵۴۴: حَدَّثَنَا عَمْرٍو بْنُ رَافِعٍ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْلَى بِنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَقْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ.

۳۵۴۴: آل شرید کے ایک مرد عمرو کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس ہو جاؤ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا۔

۴۵: بَابُ السِّحْرِ

وَابٍ: جادو

۳۵۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودِيٍّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَيَّلُ الْيَحَّاءَ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا: ثُمَّ دَعَا: ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشْعُرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفَيْتَنِي فِيهِ؟

۳۵۴۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بنو زریق کے ایک یہودی نے سحر کیا اس کا نام لید بن اعصم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ فلاں کام کرتے ہیں حالانکہ آپ وہ کام نہ کرتے تھے ایک دن یارات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتادی جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا؟ میرے پاس دو مرد آئے ایک میرے سر کے

رَجُلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رَجُلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟

فَقَالَ مَطْبُوتٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ.

قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرَ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ؟

قَالَ فِي بَيْتِ ذِي أَرْوَانَ. قَالَتْ فَاتَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي أَنَسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ لَكَانَ مَاءُهَا نِقَاعَةَ الْحِجَاءِ وَ لَكَانَ نَخْلَهَا رُؤْسُ الشَّيَاطِينِ.

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ لَا أَمَا أَنَا فَقَدْ عَافَيْتَنِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُتْبِرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ

شَرًّا. فَأَمَرَ بِهَا فَذُفِنَتْ.

کیوں نہ ڈالا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی اور میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں پھر آپ نے امر فرمایا: چنانچہ وہ سب اشیاء دفن کر دی گئیں۔

۳۵۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ الْجَمْعِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَنْسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدِ الْمَضْرِيِّ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ

كُلَّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتِ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَادَمُ فِي

طَبِيبِهِ.

۳۵۴۶: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہر سال بیماری ہو جاتی ہے اس زہریلی بکری کی وجہ سے جو آپ نے (خیبر میں ایک یہود کی دعوت میں) کھائی آپ نے فرمایا: مجھے جو بیماری بھی ہوئی وہ اس وقت بھی میرے مقدر میں لکھی ہوئی تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

پاپ: گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے

۳۶: بَابُ الْفَرَعِ وَالْأَرَقِ وَآمًا

وقت کی دُعا

يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

۳۵۳۷: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب م میں سے کوئی کسی منزل میں پڑاؤ ڈالے (اور اس وقت) یہ دعا پڑھے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس مقام کی کوئی چیز اسے ضرر نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا وَهَبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مِنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ.

۳۵۳۸: حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل (گورنر) مقرر فرمایا تو مجھے جو نماز پڑھ رہا ہوں اس سے ذہواں ہو جاتا میں نے یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: ابن ابی العاصؓ؟ میں نے عرض کیا جی۔ اے اللہ کے رسول فرمایا: کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا اے اللہ کے

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَعَلَ يَعْزُضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلَى فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ؟

رسول مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا: یہ شیطان (کا اثر) ہے قریب ہو جاؤ میں آپ کے قریب ہوا اور بچوں کے بل (مودب) بیٹھ گیا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکا را اور فرمایا اے دشمن خدا نکل جا تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا: (جاؤ) اپنے فرائض سرانجام دو۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں قسم ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے دوسو نہ ڈالا۔

قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ؟ فَلَا تِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَوَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلَى قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ أَذْنُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمِي قَالَ فَضْرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ وَتَفَلَّ فِي قَمِي: وَقَالَ اخْرُجْ عَدُوًّا لِلَّهِ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: "الْحَقُّ بِعَمَلِكَ"

قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَمْرِي مَا أَحْسَبُهُ خَالَطَنِي

بَعْدُ.

۳۵۳۹: حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَيْبَانًا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب اللباس

کتاب لباس (یعنی کپڑا پہننے کے احکام)

باب: آنحضرت کے لباس کا بیان

۱: بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۵۰: ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے آنحضرت نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھ کر آپ نے فرمایا: اس چادر کے تیل بوٹوں نے مجھ کو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جا (انہوں نے یہ چادر آپ کو بھیجی تھی) اور ان سے ایک سادی چادر مجھے لا دو۔

۳۵۵۱: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے ایک مونا سا تہبند نکال کر دیا جو یمن میں بنا جاتا ہے اور یہ عام سی چادر جس کو ملبہ کہتے ہیں پھر قسم کھا کر مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ان دو کپڑوں میں ہوا۔

۳۵۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ فَقَالَ شَعْلَبِيُّ أَغْلَامٌ هَذِهِ إِذْ هَبُوا بِهَا أَبِي جَهْمٍ وَابْتَوَيْتُ بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ.

۳۵۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الْبَيْتِ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءٌ مِنْ هَذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تُدْعَى الْبَلْدَةَ فَأَقْسَمَتْ لِي لِقَبْضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا.

۳۵۵۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی آپ نے اس پر گرہ باندھ لی تھی (تا کہ کھل نہ جائے)۔

۳۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَابِيتِ الْحَمْدَرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَحْوَصِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي شَمْلَةٍ قَدْ عَقَدَ عَلَيْهَا.

۳۵۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نجران

۳۵۵۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مالک قال کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَدَاءَ نَجْرَانِي غَلِيظَ الْحَاشِيَةِ
کی بنی ہوئی ایک چادر موٹے حاشیہ (کنارہ) والی پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو
ثَنَا ابْنُ لَهِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو
قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّ أَحَدًا وَلَا يُطْوِي
لَهُ ثَوْبًا.
۳۵۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي
حَارِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِرِدَّةٍ قَالِ الشَّمْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ
بِيَدِي لَا كُسْوَكَهَا فَاخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُخْتَجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا وَإِنَّهَا لِأَزَارُهُ
فَجَاءَ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ (رَجُلٌ سَمَاءُ يَوْمَيْدٍ) فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ اكْتَسَبَهَا قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ
طَوَّأَهَا وَارْتَسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَتْ
كُتِبَتْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَجًا إِلَيْهَا ثُمَّ
سَأَلَتْهُ أَيَّاهَا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ إِنِّي
وَاللَّهِ! مَا سَأَلْتُهُ أَيَّاهَا لِأَبْسَهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ أَيَّاهَا لِتَكُونَ
كَفَنِي.

۳۵۵۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو برا بھلا کہتے نہ دیکھا اور نہ آپ کے کپڑے تہ کر کے رکھے جاتے (اس لئے کہ اتنے کپڑے تھے ہی نہ کہ تہ کر کے رکھیں)۔

۳۵۵۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ چادر اپنے ہاتھوں سے میں نے اس لئے بنی کہ آپ پہنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر آپ وہ چادر زیب تن فرما کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے وہ چادر آپ کا تہ بندھی تو فلاں بن فلاں آئے ان کا نام ذکر کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ چادر کیا خوب ہے۔ آپ مجھے پہنا دیجئے آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور اندر جا کر اسے تہ کر کے ان کے پاس بھیج دی تو لوگوں نے اس سے کہا بخدا تم نے اچھا نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ چادر کسی نے پیش کی تھی آپ کو اس کی حاجت تھی پھر تم نے مانگ لی حالانکہ تمہیں یہ معلوم بھی ہے کہ آپ

فَقَالَ سَهْلٌ: فَأَنْتَ كَفَنَتْهُ يَوْمَ مَاتَ.

سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے وہ کہنے لگا بخدا میں نے یہ پہننے کے لئے نہیں لی میں نے تو اس لئے مانگی کہ یہ میرا کفن ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز ان صاحب کا انتقال ہوا ان کا کفن وہی چادر تھی۔

۳۵۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ
بْنِ دِينَارِ الْجَمُصِيِّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ دَعْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ قَالَ لَبَسَ

۳۵۵۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون زیب تن فرماتے اور ٹوٹا ہوا جوتا خود ہی سی لیتے اور موٹے سے موٹا کپڑا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفُ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ وَلَبَسَ بِهِنَ لِيَتَّ

ثُوبًا حَشِنًا حَشِنًا.

۲: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبَسَ ثُوبًا

پالوپ: نیا کپڑا پہننے کی

جَدِيدًا

دُعا

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَبَسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُوبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبَسَ ثُوبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثُّوبِ الَّذِي أَخْلَقَ أَوْ أَلْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَهَا ثَلَاثًا.

۳۵۵۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر چھپانے اور زندگی میں زینت کے لئے یہ کپڑا پہنایا یا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو وہ زندگی اور موت ہر حال میں اللہ کی نگہبانی اور حفاظت میں رہے۔ تین بار یہی ارشاد فرمایا۔

۳۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أبيضَ فَقَالَ تَوْبُكَ هَذَا غَلِيْسِلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟ قَالَ لَا بَلْ غَسِيْلٌ قَالَ لَبَسَ جَدِيدًا وَعَشَ حَمِيْدًا وَمُتَّ شَهِيدًا.

۳۵۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کرتے پہنے دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نہیں عرض کیا نیا نہیں ہے دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نئے کپڑے پہنو قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو۔

☆ خلاصۃ الباب واقع حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت سے

سرفراز فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ (علوی)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ ان کے متعلق اپنے تو اپنے غیر بھی رطب اللسان ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی عظمت کا تو لوگوں کو اندازہ ہی ہے لیکن وہ کتنے بڑے منتظم و سربراہ مملکت تھے اُس کا اندازہ غیروں کو تو ہو گیا لیکن انہوں نے ان کی اصطلاحات سے استفادہ نہیں کیا۔ آج بھی ناروے جیسے ملک میں وزیر بننے کے لیے ”عمریڈلاء“ (یعنی عمر کے قوانین) کا مضمون پاس کرنا ضروری ہے۔ (ابومعاز)

۳: بَابُ مَا نَهِيَ عَنْهُ مِنَ اللَّبَاسِ

پالپ: ممنوع لباس

۳۵۵۹: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک اشتمال صماء سے (ایک ہی کپڑا پورے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکے بسا اوقات کپڑا ذرا چھوٹا ہو تو اس میں ستر کھلنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے) اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے گوٹ مار کر بیٹھنا کہ ستر کھلا رہے۔

۳۵۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے انداز سے پیننا کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے۔

۳۵۶۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ایسے پیننے سے کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ فَمَا لِبَسْتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِيَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خُفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَعَنِ الْإِخْتِيَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُفْضَى بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۵۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْضٍ فَرْجَكَ إِلَى السَّمَاءِ.

۴: بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ

پالپ: بالوں کا کپڑا پہننا

۳۵۶۲: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا بیٹا اگر تو ہمیں اس حالت میں لڑھکتا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور بارش برسی تو تمہیں لگتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے۔ (یعنی بالوں کا لباس پہننے سے ایسی بو آنے لگتی ہے)۔

۳۵۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

۳۵۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي يَا بَنِي أَبُو شَهْدَتَنَا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتُ أَنَّ رِيحَنَا رِيحَ الصَّانِ.

۳۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ ثنا الْأَخْوَصُ بْنُ حَكِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ صَبَقَهُ الْكُمَيْنِ فَصَلَّى بِنَا فِيهَا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

پاس باہر تشریف لائے آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جو بالوں کا بنا ہوا تھا اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے اسی ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی آپ کے جسم اطہر پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

۳۵۶۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا لَنَا مَرُوانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمْطِ حَدَّثَنِي الْوَضِيعُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوطِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو پہن رکھا تھا اسی کو پلٹ کر چہرہ صاف کر لیا۔

۳۵۶۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُوسَى ابْنُ الْفَضْلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسِمُّ غَنَمًا فِي آذَانِهَا وَرَأَيْتُهُ مُتَرِّزًا بِكِسَاءٍ.

۳۵۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے کان میں داغ دے رہے ہیں اور میں نے آپ کو (بالوں کی) کملی کا تہبند باندھے دیکھا۔

پاؤں: سفید کپڑے

۵: بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الشِّيَابِ

۳۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءِ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوهَا وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

۳۵۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی کو پہنا کر اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

۳۵۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَسُوهَا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ.

۳۵۶۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔

۳۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانِ الْأَزْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ثَنَا مَرُوانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۵۶۸: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لباس جس میں تم اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں سفید لباس

وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمْ اللَّهَ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَ
مَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ.

ہے۔ (معلوم ہوا کہ سفید رنگ بہتر ہے نماز بھی سفید
کپڑے میں بہتر ہے)۔

۶: بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ

پایاب: تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا

۳۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْرُ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ
اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو تکبر اور فخر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے اللہ
تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں
گے۔

۳۵۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۷۰: حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تکبر اور غرور کی
وجہ سے اپنا پاجامہ لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی
طرف نظر التفات نہ فرمائیں حضرت عطیہ فرماتے ہیں
کہ میں بلاط میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور
ان کے سامنے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی
روایت ذکر کی تو اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے
فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے یہ حدیث سنی اور
میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلَاطِ فَذَكَرْتُ لَهُ
حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَ أَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ: سَمِعْتَهُ أُذُنَايَ وَ وَعَاةُ
قَلْبِي.

۳۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ
يَجْرُ سَبْلَهُ فَقَالَ يَا بْنَ أَحْيَى إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ
اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۵۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے
ایک قریشی نوجوان گزرا جو اپنی چادر گھسیٹ رہا تھا
فرمایا: بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا جو تکبر و غرور میں اپنے کپڑے گھسیٹے روز
قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں
گے۔

۷: بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟

پایاب: پاجامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ

۳۵۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْفَلِ عَصَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْأَزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْأَزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی پنڈلی کا نیچے کا ہٹھ پکڑ کر فرمایا: یہ ہے ازار کی جگہ اگر یہ پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو ٹخنوں پر ازار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۵۷۳: حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے متعلق کچھ سنا؟ فرمانے لگے جی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مؤمن کی ازار اس کی نصف ساق تک ہونی چاہئے اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اس میں کچھ حرج (گناہ) نہیں ہے اور لیکن ٹخنوں

۳۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمَلَاءِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْأَزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِهِ لَا جَنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ يَقُولُ ثَلَاثًا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا.

سے نیچے ہو تو (ٹخنوں کا) وہ حصہ آگ میں جلے گا تین بار آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف التفات بھی نہ فرمائیں گے جو تکبر و غرور میں اپنی ازار گھسیٹے۔

۳۵۷۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سفیان بن سہل اپنے کپڑے مت لٹکاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۳۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا سُفْيَانَ بْنَ سَهْلٍ لَا تُسَبِّلْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسَبِّلِينَ.

باب: قمیص پہننا

۸: بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ

۳۵۷۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ کوئی کپڑا پسند نہ تھا۔

۳۵۷۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ ثَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ تَوْبُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۹: بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟

۳۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا اغْرَبَهُ.

بَابُ: قَمِيصِ كِي لِبَائِي كِي حِد

۳۵۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسبال ازار قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے جو تکبر کی وجہ سے کوئی چیز بھی لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف التفات نہ فرمائیں گے۔

۱۰: بَابُ كُمْ الْقَمِيصِ كَمْ يَكُونُ

۳۵۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ثَنَا أَبُو عَسَانَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّوْلِ.

بَابُ: قَمِيصِ كِي آسْتِينِ كِي حِد

۳۵۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم لبائی والی چھوٹی آستینوں والی قمیص (کرتہ) زیب تن فرماتے تھے۔ (یعنی کرتہ کی لبائی گھٹنوں تک اور آستین کی پہنچوں تک مناسب ہے)۔

۱۱: بَابُ حَلِّ الْأَزَارِ

۳۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا ابْنُ ذَكْوَانَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَايِعَتَهُ وَإِنْ زَرَّ قَمِيصَهُ لَمْ يُطَلِّقْ.

بَابُ: گھنڈیاں کھلی رکھنا

۳۵۷۸: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی آپ کے کرتے کی گھنڈی کھلی ہوئی تھی۔ (راوی حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ معاویہ اور ان کے بیٹے کو گرمی سردی جب بھی دیکھا ان کی گھنڈیاں کھلی ہوئیں تھیں۔

قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ فِي شَيْءٍ وَلَا صَيْفٍ إِلَّا مُطْلَقَةً أَرَزَاهُمَا.

بَابُ: پانچامہ پہننا

۳۵۷۹: حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پانچامہ کی قیمت طے کی۔

۱۲: بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

۳۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ آتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

۱۳: بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمَا يَكُونُ

پاؤں: عورت آنچل کتنا لمبار کھے؟

۳۵۸۰: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عورت اپنا آنچل کتنا لٹکائے (لمبار کھے)؟ فرمایا: ایک بالشت میں نے عرض کیا کہ اس صورت میں (اس کے پاؤں) کھلے رہیں گے۔ فرمایا: ایک ہاتھ لمبار کھے اس سے زیادہ نہیں۔

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُعْتَمِرِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا تَجْرُ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ: شِبْرًا قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ: ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایک ہاتھ آنچل لمبار رکھنے کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آتیں تو ہم ان کو ایک ہاتھ ماپ کر دے دیتے۔

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ زُرَّاجَ النَّبِيِّ ﷺ رُحِصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعًا فَكُنَّ يَأْتِيَنَا فَنُدْرِعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یا ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارا دامن ایک ہاتھ لمبار ہونا چاہئے۔

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ أَوْ لَأُمِّ سَلَمَةَ ذَيْلُكَ ذِرَاعٌ.

۳۵۸۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ایک بالشت لمبار آنچل رکھنے کی اجازت دی تو انہوں نے عرض کیا کہ اس صورت میں عورتوں کی پنڈلیاں کھلی رہیں گے فرمایا پھر ایک ہاتھ لمبار رکھ لیں۔

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا عَبْدِ الْوَارِثِ ثنا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ذُيُولِ النِّسَاءِ شِبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا تَخْرُجُ سَوْفَهُنَّ قَالَ: قَدْ رَأَى.

پاؤں: سیاہ عمامہ

۱۴: بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

۳۵۸۴: حضرت عمرو بن حرith رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ ثنا حَمَّادُ

بُنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي مُوسَى بِنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

۳۵۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۵: بَابُ إِرْحَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ

الْكَفْتَيْنِ

در میان لٹکانا

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانِي أَنْظُرُ وَالِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ قَدْ أَرَحَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ

۳۵۸۷: حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اسکے دونوں کنارے آپ نے مونڈھوں کے درمیان لٹکار رکھے ہیں۔

۱۶: بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

پلاپ: ریشم پہننے کی ممانعت

۳۵۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۳۵۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں ریشم نہ پہن سکے گا۔

۳۵۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ .

۳۵۸۹: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ریشم کی اقسام) دیباج، حریر اور استبرق (وغیرہ پہننے) سے منع فرمایا۔

۳۵۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ .

۳۵۹۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا: یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے۔

۳۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ

۳۵۹۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیراء کا

سَلِيمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَبْرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ ابْتَعْتُ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ أَفَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.
ایک ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول
اگر آپ یہ خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور
جمعہ کے روز زیب تن فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے جس کا
آخرت میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

پاب: جس کو ریشم پہننے کی

۱۷: بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ

اجازت ہے

الْحَرِيرِ

۳۵۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن
عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو
ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دی، کھلی (خارش) کی
بیماری کی وجہ سے۔

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
نَبَّأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ وَجَعٍ
كَانَ بِهِمَا حِكَّةً.

پاب: ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ

۳۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ریشمی کپڑے سے منع
فرمایا کرتے تھے مگر جو اس قدر ہو اور ایک انگلی سے
اشارہ کیا پھر دوسری پھر تیسری اور پھر چوتھی سے (کہ
چار انگل تک ریشم کی گوٹ درست ہے) اور فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے منع فرمایا
کرتے تھے۔

۳۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ غِيَاثٍ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّبْيَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا
ثُمَّ أَشَارَ بِإصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ الرَّابِعَةَ
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا
عَنْهُ.

۳۵۹۴: حضرت اسماء کے غلام ابو عمر فرماتے ہیں کہ میں
نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ آپ نے عمامہ خریدی جس
کا حاشیہ (ریشمی) تھا آپ نے قینچی منگوا کر حاشیہ کاٹ
ڈالا۔ میں حضرت اسماء کے پاس گیا تو ان سے اس کا
تذکرہ کیا کہنے لگیں افسوس ہے ابن عمر پر۔ اری لڑکی!
ذرا رسول اللہ کا جبہ تولاؤ۔ وہ ایک جبہ لائی جسکی

۳۵۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيرَةَ
بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عِلْمٌ فَدَعَا
بِالْحَمَلَيْنِ فَقَصَّصَهُ فَدَخَلَ عَلَى أَسْمَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ
لَهَا: فَقَالَتْ بُوَسًا لِعَبْدِ اللَّهِ يَا جَارِيَّةُ هَاتِي حِبَّةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِحَبَّةٍ مَكْفُوفَةٍ الْكَمِيْنِ

وَالْفَرَجَيْنِ بِالذِّبَاجِ.

آستینیں اور گریبان اور کلیوں پر ریشم کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

۱۹ : بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

۳۵۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّغَمَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْعِصْفَقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ : إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ ذُكُورٍ أُمَّتِي : حَلٌّ لِأَنَاثِهِمْ .

پالپ : عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا

۳۵۹۵ : حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم بائیں ہاتھ میں اور سونا دائیں ہاتھ میں پکڑا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ : عَنْ أَبِي فَاخِثَةَ حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرْبُوعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّةً مَكْفُوفَةً بِحَرِيرٍ أَمَا سَدَاهَا وَ أَمَا لِحْمَتَهَا : فَأَرْسَلَ اللَّهُ! أَمَا أَضْعَعُ بِهَا؟ أَلَيْسَ هَا؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمْرًا يَبِينُ الْفَوَاطِمِ.

۳۵۹۶ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑے کپڑے کا تحفہ آیا اور اس میں ریشم شامل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں اس کا کیا کروں؟ فرمایا: (تیرے لیے) نہیں بلکہ اس کو کاٹ کر (اپنی بیوی) فاطمہ کی اوڑھنیاں بنا لو۔

۳۵۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْأَفْرِئِقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو : قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ وَ فِي الْأُخْرَى ذَهَبٌ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَيَّ ذُكُورٍ أُمَّتِي حَلٌّ لِأَنَاثِهِمْ.

۳۵۹۷ : حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي ذَيْبٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصٌ حَرِيرٍ سِيرَاءً.

۳۵۹۸ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو سیراء کی ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

۲۰ : بَابُ لُبْسِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

۳۵۹۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ

پالپ : مردوں کا سرخ لباس پہننا

۳۵۹۹ : حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی

کو نہ دیکھا بالوں میں کنگھی کئے ہوئے سرخ جوڑا پہنے ہوئے۔ (یہ سرخ دھاری دار یعنی حلہ تھا)۔

۳۶۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے یہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے گرتے اور اٹھتے (کم سنی کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ان کو اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے مال اور اولادیں آزمائش میں ہیں ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا پھر آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔

پاپ کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے

لئے صحیح نہیں

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم سے منع فرمایا (راوی حدیث) مزید کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاذ) حسن سے دریافت کیا کہ مقدم کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خوب سرخ (کسم میں) رنگا ہوا۔

۳۶۰۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کارنگ پہننے سے۔

۳۶۰۳: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اذخر (ایک مقام ہے مکہ کے قریب) کی گھاٹی سے آپ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر

أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجَّلًا فِي حَلَّةٍ حَمْرَاءَ.

۳۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَادٍ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ثَنَا زَيْدُ بَهْنُ الْحُبَيْبِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ قَاضِي مَرَوْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ حَسَنَ وَحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَغْتُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ لَكُمْ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

۲۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعْضَفِرِ

لِلرِّجَالِ

۳۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُقَدَّمِ. قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُقَدَّمُ قَالَ الْمُشْبَعُ بِالْمُعْضَفِرِ.

۳۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعْضَفِرِ.

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَازِ عَنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابٍ إِذَا خِرَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَ عَلَيَّ رِبْطَةٌ مُضَرَّرَةٌ بِالْمُعْضَفِرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَعَرَفْتُ مَا

کَرِهَ فَاتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُورَهُمْ فَقَدَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ
 آتَيْتُهُ مِنَ الْعَدِّ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلْتَ الرِّبْطَةَ فَأَخْبَرْتُهُ
 فَقَالَ أَلَا كَسَوْنَهَا بَعْضُ أَهْلِكَ! فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ
 لِلنِّسَاءِ.

باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: یہ کیا
 ہے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسے برا جانا پھر میں اپنے
 گھر والوں میں آیا وہ چولہا جلا رہے تھے میں نے اس
 چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جل کر خاک ہو گئی)

دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی؟ میں نے یہ حال
 بیان کیا آپ نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دی کیونکہ عورتوں کو اس کے پہننے میں کوئی
 برائی نہیں ہے۔

۲۲: بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

پاب: مردوں کے لئے زرد لباس

۳۶۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي
 لَيْلَى بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ آتَانَا النَّبِيُّ ﷺ
 فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَبْرُدُ بِهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ آتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ
 فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ.

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
 لائے ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا کہ آپ ٹھنڈک
 حاصل کریں اور نہائیں۔

۲۳: بَابُ الْبِسِ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَاكَ

پاب: جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف

یا تکبر نہ ہو

۳۶۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 أَنبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا
 وَالْبِسُوا مَا لَمْ يَخَالِطَهُ اسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ
 پیو صدقہ کرو اور پہنو بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر کی
 آمیزش نہ ہو۔

۲۴: بَابُ مَنْ لَبَسَ شُهْرَةَ مِنَ الثِّيَابِ

پاب: شہرت کی خاطر کپڑے پہننا

۳۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
 الْمُهَلِّبِ الْوَأَسْطِيَّانِ قَالَا لَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا
 شَرِيكَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ
 عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ
 أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: جو شہرت (و نمود و نمائش) کی خاطر (قیمتی) لباس
 زیب تن کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوائی کا
 لباس پہنائیں گے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مَدْلَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا.

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوائی کا لباس پہنائیں گے پھر اس میں آگ دہکائیں گے۔

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ نَنَا وَكَيْعُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّجَافِيُّ نَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ.

۳۶۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرماتے ہیں یہاں تک کہ جب چاہیں اسے رسوا فرمادیں۔

☆ خلاصۃ الباب بعض نے فرمایا کہ ”جہاں چاہیں اسے گرا دیں“ مثلاً دوزخ میں رکھ کر رسوا کر دیں یا دنیا میں ہی ایسا دکھ پہنچائیں کہ دکھاوے کا لباس تو کیا پہننا سادہ لباس بھی پہننے کا ہوش نہ رہے۔

۲۵: بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۳۶۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ.

۳۶۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس کھال کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

۳۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةَ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً فَقَالَ هَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَّغُوا فَانْتَفَعُوا بِهَا؟

۳۶۱۰: ام المؤمنین سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی وہ مرگئی (تو پھینک دی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کی کھال اتار کر دباغت دیتے اور اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو مردار ہے۔ فرمایا: مردار کو کھانا ہی تو حرام ہے (دباغت دے کر نفع اٹھانا تو حرام نہیں)۔

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ أَكَلُهَا.

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

۳۶۱۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ام المؤمنین کی بکری مرگئی (تو پھینک دی) رسول اللہ

كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا ضَرًّا أَهْلَ هَذِهِ لَوْ اتَّقَعُوا بِأَهَابِهَا.

صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر اس کی کھال سے نفع اٹھالیتے تو اس کے مالک کو کوئی ضرر (گناہ) نہ ہوتا۔

۳۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَمَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا ذُبِغَتْ.

۳۶۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع اٹھانے کا امر فرمایا۔

۲۶: بَابٌ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ

پاب: بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے

نفع نہیں اٹھایا جاسکتا

بَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

۳۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ كُلِّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَا إِنَّا كُنَّا كِتَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

۳۶۱۳: حضرت عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اباب کا لفظ ہے اباب کچے چڑے کو کہتے ہیں مردار کا کچا چمڑا استعمال کرنا درست نہیں البتہ دباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں گزرا۔

۲۷: بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ

۳۶۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَشْنِيَّ شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۴: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تھے تھے دوہرے۔

۳۶۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

۳۶۱۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تھے۔

۲۸ : بَابُ لُبْسِ النَّعَالِ وَ خَلْعِهَا

پاپ: جوتے پہننا اور اتارنا

۳۶۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَلْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنَى وَإِذَا خَلَعْتَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى.

۳۶۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے ابتداء کرے (پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے) اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں جوتا اتارے۔

۲۹ : بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ

پاپ: ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۳۶۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا خَفٍّ وَاحِدٍ لِيَخْلُعَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَمْسُ فِيهِمَا جَمِيعًا.

۳۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور نہ ہی ایک موزہ پہن کر یا دونوں اتار دے یا دونوں پہن کر چلے۔

۳۰ : بَابُ الْإِنْتَعَالِ قَائِمًا

پاپ: کھڑے کھڑے جوتا پہننا

۳۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب: تمہارا جوتے بیٹھ کر پہننے چاہیں کھڑے ہو کر پہننے میں دشواری ہوتی ہے اسی لیے اس سے منع فرمایا۔ یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ پھر بندہ یا تو جھک کر پہنتا رہتا ہے یا پھر پیر (بوجہ سستی) کسی بھی جگہ پر رکھ کر کھڑے کھڑے تھے باندھنے لگتا ہے البتہ جو جوتے کھڑے کھڑے آسانی سے پہنے جاسکتے ہیں یہ حدیث ان سے متعلق نہیں۔

۳۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۳۶۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

۳۱ : بَابُ الْخِفَافِ السُّودِ

پاپ: سیاہ موزے

۳۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ

۳۶۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَيْنِ سَادَحَيْنِ أَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا.
سادہ موزے ہدیہ کے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا۔

۳۲: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَاءِ

پایہ: مہندی کا خضاب

۳۶۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالَفُوهُمْ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

۳۶۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالَفُوهُمْ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلو مہندی اور وسہ ہے۔

۳۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالَفُوهُمْ.
حضرت عثمان بن موہب فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موء مبارک دکھایا جو حنا اور وسہ سے رنگا ہوا تھا۔

۳۳: بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

پایہ: سیاہ خضاب کا بیان

۳۶۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ: يَوْمَ الْفَتْحِ: إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَأْسُهُ نَعَامَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلْتَغَيِّرَهُ وَجَنَّبُوهُ السَّوَادَ.
حضرت جابر فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ (والد سیدنا ابو بکرؓ) کو نبی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انکا سر نعامہ پودے کی طرح بالکل سفید لگ رہا تھا رسول اللہ نے فرمایا: ان کو ان کی کسی اہلیہ کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ ان کے بالوں کا رنگ بدل دے (خضاب لگا کر) اور انہیں سیاہ سے بچانا۔

۳۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصَّيْرَفِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ قَتَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ابْنَ زَكَرِيَّا الرَّاسِيَّ تَنَا دَفَاعُ بْنُ دَعْفَلِ السَّدُوسِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
حضرت صحیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین خضاب جو تم استعمال کرتے ہو سیاہ خضاب ہے تمہاری

صُهَيْبُ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا خْتَضَبْتُمْ بِهِ هَذَا السَّوَادُ أَرْغَبُ لِسَائِكُمْ فِيكُمْ وَأَهْيَبُ لِمَنْ فِي صُدُورِ غَدْوَتِكُمْ.

بیویوں کی تم میں زیادہ رغبت کا باعث ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب اور ہیبت زیادہ کرنے والا ہے۔

پاب: زرد خضاب

۳۴: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ

۳۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ جَرِيحٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالِ رَأَيْتَكَ تَصْفُرُ لِحْتِكَ بِالْوَرَسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَا تَصْفِرِي لِحَيْتِي فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْفِرُ لِحَيْتَهُ.

۳۶۲۶: حضرت عبید بن جریح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں دیکھتا ہوں کہ آپ ورس سے اپنی داڑھی زرد کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی داڑھی اس لئے زرد کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی مبارک زرد کیا کرتے تھے۔

۳۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ ابْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ.

۳۶۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ کیا ہی خوب ہے۔ پھر ایک اور مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی اور وسہ سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ پہلے سے بھی اچھا ہے پھر ایک اور کے پاس سے گزرے اس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔

قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصْفِرُ.

راوی حدیث سیح بن وہب کہتے ہیں کہ میرے استاذ طاؤس زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

پاب: خضاب ترک کرنا

۳۵: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ يَعْنِي عَنَقَتَهُ.

۳۶۲۸: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ریش بچہ سفید دیکھا۔

۳۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سُنَيْلٍ قَالَ سُنَيْلُ بْنُ مَالِكٍ

۳۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خضاب کیا؟ فرمایا آپ نے بڑھاپا (سفید بال) دیکھا ہی نہیں البتہ داڑھی کے سامنے کے حصہ میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

۳۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید ہوئے تھے۔

أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرِ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ عَشْرَيْنِ شَعْرَةً فِي مَقْدَمِ لِحْيَتِهِ.

۳۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ شَيْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ عَشْرَيْنِ شَعْرَةً.

۳۶: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالذَّوَائِبِ

پاپ: جوڑے اور چوٹیاں بنانا

۳۶۳۱: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار حصوں میں تھے چوٹیوں کی طرح۔

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ قَالَتُ أُمُّ هَانِئُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ تَعْنِي صَفَائِرَ.

۳۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اختیاری امور میں) اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کہ وہ بہر حال مشرکین سے بہتر ہیں) چنانچہ آپ نے بھی (مانگ کے بغیر ہی) بال چھوڑ دیئے پھر بعد میں آپ بھی مانگ نکالنے لگے۔

۳۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَسَدَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ.

۳۶۳۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چندیا کے پیچھے مانگ نکالتی اور سامنے کے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتی۔

۳۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُقُ كَلْفَ يَأْفُوحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَسْدِلُ نَاصِيَتَهُ.

۳۶۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (بہت گھنگریالے نہ تھے) کانوں اور موٹھوں کے درمیان درمیان تھے۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجُلًا بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَ مَنكَبَيْهِ.

۳۶۳۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں سے نیچے اور موٹھوں سے اونچے تھے۔

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرٌ دُونَ الْجُمَّةِ وَفَوْقَ الْوُقْرَةِ.

پاب: زیادہ (لبے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ

۳۶۳۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میرے بال لبے تھے۔ فرمایا: ناپسندیدہ ہے۔ میں چلا گیا اور اپنے بال چھوٹے کئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا میری مراد تم نہیں تھے (یعنی تمہیں نہیں کہا تھا) اور یہ اچھا ہے (کہ بال کم کر لئے)۔

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ شَعْرًا طَوِيلًا فَقَالَ ذُبَابٌ: فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ.

پاب: کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے

۳۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ

چھوڑ دینا

الْقَرْعِ

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت نافع نے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ فرمایا: قزع یہ ہے کہ بچہ کا سر ایک جگہ سے موٹھ دیا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُيَيْبِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَرْعِ: قَالَ: وَمَا الْقَرْعُ؟

قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ وَ

يُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَرْعِ

پاب: انگشتی کا نقش

۳۹: بَابُ نَقْشِ الْخَاتِمِ

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَيَّ نَقْشٍ خَاتِمِي هَذَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی پھر اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدہ کرایا اور فرمایا کوئی بھی میری اس انگشتری کا نقش کدہ نہ کروائے۔

۳۶۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصْطَبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا فَقَالَ إِنَّا قَدِ الضُّطَعْنَا خَاتِمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

۳۶۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری تیار کروائی تو فرمایا ہم نے انگشتری تیار کروائی ہے اور اس میں یہ نقش کروایا ہے لہذا کوئی بھی اس کے مطابق نقش نہ کرائے۔

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِضَّةٍ لَهُ فَصَّ حَبَشِيٌّ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۳۶۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے چاندی کی انگشتری تیار کروائی اس کا گیندہ حبشی تھا اور اس پر یہ عبارت کدہ تھی محمد رسول اللہ۔

۴۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ

۳۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۳۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ خَاتِمِ الذَّهَبِ.

۳۶۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری سے منع فرمایا۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقَةً فِيهَا خَاتِمٌ ذَهَبٌ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ وَإِنَّهُ

۳۶۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھلا ہدیہ کیا اس میں سونے کی انگشتری تھی اور حبشی نگ تھا آپ نے اس کو لکڑی سے پکڑا۔ آپ اسے اعراض (نفت) فرما رہے تھے یا کسی انگلی سے اٹھایا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص (حضرت زینب

لَمُعْرِضٍ عَنْهُ أَوْ بَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهِ أَمَامَةَ
بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ: فَقَالَ تَحَلَّى بِهَذَا يَا بِنْتَهُ.
رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی) کو بلایا اور فرمایا پیاری بیٹی
یہ پہن لو۔

۴۱: بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتِمِهِ مِمَّا يَلِي
کَفَّهُ

کی رکھنا

۳۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّ خَاتِمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتی کا گنینہ ہتھیلی کی
طرف رکھا کرتے تھے۔

۳۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ
الْأَيْلِيِّ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتَمَ فَصِّهِ فِيهِ فَصٌّ
حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی
کی انگشتی پہنی، اس میں حبشی گنینہ تھا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس (انگوٹھی) کا گنینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے
تھے۔

۴۲: بَابُ الدَّائِمِ فِي الْبِطْنِ

۳۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِنَعْقِيلٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.
حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں
انگشتی پہنتے تھے۔

۴۳: بَابُ الْخَتْمِ فِي الْأَيْدِي

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنْ تَخْتَمَ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ يَعْنِي الْخِصْرَ وَالْأَيْدِي.
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھنگلیا اور انگوٹھے میں
انگشتی پہننے سے منع فرمایا۔

۴۴: بَابُ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ

۴۴: بَابُ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ

۳۶۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ
حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں
داخل نہیں ہوتے جس میں (بلا ضرورت) کتا ہو یا کسی

کَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

تسم کی تصویر ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ رحمت کے فرشتے مراد ہیں بلا ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت مثلاً حفاظت یا شکار کیلئے کتاب رکھا ہو تو وہ ملائکہ رحمت کے دخول سے مانع نہیں۔

۳۶۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۳۶۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

۳۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَرَاتٌ عَلَيْهِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجَبْرِيْلَ قَانِمٍ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنَّ فِي الْبَيْتِ كُتُبًا وَ إِنَّا لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۳۶۵۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مقرر وقت میں آنے کا وعدہ کیا پھر تاخیر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دیکھا کہ جبرائیل دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اندر آنے میں آپ کو کیا مانع تھا؟ فرمایا گھر میں کتاب ہے اور ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتاب ہو یا تصویر ہو۔

۳۶۵۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا الْوَلِيدُ ثنا غَفِيرُ بْنُ مَعْدَانَ ثنا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا فِي بَاضِ الْمَغَازِي فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَخْلَةً فَمَنْعَهَا أَوْ نَهَاهَا.

۳۶۵۲: حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خاوند کسی جنگ میں شریک ہے پھر اس نے اپنے گھر میں ہی کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرمادیا۔

خلاصۃ الباب ☆ غیر ذی روح کی تصویر بنانا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ ایک بے فائدہ صنعت تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ یہ قیمتی وقت اور صلاحیت کسی ایسی صنعت میں خرچ ہو جس سے بائع و مشتری دونوں کو دینی دُنیوی فائدہ ہو۔

پاپ: تصاویر پامال جگہ میں ہوں

۴۵: بَابُ الصُّورِ فِيمَا يُوْطَأُ

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۶۵۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں روشندان پر اندر کی طرف پردہ لٹکایا نبی صلی

قَالَتْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي تَعْنِي الدَّاحِلَ بِسْتَرٍ فِيهِ تَصْلَوْنِي
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَكَكَ فَجَلْتُ مِنْهُ مَنُودَتَيْنِ فَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ مُتَكِنًا عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا.

اللہ علیہ وسلم (جہاد سے) تشریف لائے تو اسے پھاڑ دیا
میں نے اس کے دو تکیے (غلاف) بنا لئے پھر میں نے
دیکھا کہ نبی ان میں ایک پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

پاپ: سرخ زین پوش (کی ممانعت)

۴۶: بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ
الذَّهَبِ وَعَنِ الْمَيْثِرَةِ يَعْنِي الْحُمْرَاءَ

۳۶۵۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتری اور
سرخ زین پوش سے (مردوں کو) منع فرمایا۔

پاپ: چیتوں کی کھال پر سواری

۴۷: بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ

۳۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحَمِيرِيُّ
عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ الْهَيْثَمِيِّ عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا رِيحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

۳۶۵۵: صحابی رسول حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال (کو)
دباغت دے کر بھی اس کی زین بنا کر اس پر سواری
سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ یہ متکبرین کا شیوہ
ہے)۔

۳۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي
الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

۳۶۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال پر سواری
سے منع فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الادب

کتاب الادب

پاپ: والدین کی فرمانبرداری اور ان

کے ساتھ حسن سلوک

۱: باب بر

الوالدین

۳۶۵۷: حضرت ابن سلامہ سلمیٰ فرماتے ہیں کہ نبی نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا میں آدمی کو اپنے والد کے ساتھ نیز مولیٰ (غلام) آقا دوست (رشتہ دار) کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ ان کی طرف سے اسے ایذا پہنچے۔

۳۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کس کے ساتھ حسن سلوک کریں؟ فرمایا: والدہ کے ساتھ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا: والدہ کے ساتھ پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا: اپنے والد کے ساتھ پوچھا جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کے ساتھ۔

۳۶۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی الا یہ کہ والد کو ملوک غلام

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ سَلَامَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِيْ امْرَأَةً بِأَمِّهِ أَوْصِيْ امْرَأَةً بِأَمِّهِ (ثَلَاثًا) أَوْصِيْ امْرَأَةً بِأَبِيهِ أَوْصِيْ امْرَأَةً بِمَوْلَاةِ الَّذِي يَلِيهِ وَ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَدَى يُؤَدِيهِ.

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْر؟

قَالَ "أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أَبَاكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ الْأَدْنَى قَالَ الْأَدْنَى.

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَ لَدَّ وَ لَدَّا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا

فَيُشْتَرِيهِ فَيُعْتِقَهُ.

پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

۳۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أَوْقِيَةٍ كُلُّ أَوْقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ " وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَقَالَ بِاسْتِغْفَارٍ وَلِذَلِكَ لَكَ "

۳۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین و آسمان کی درمیانی کائنات اور ہر چیز سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مرد کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ (میرے عمل تو اتنے نہ تھے) ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری اولاد کے تمہارے حق میں استغفار کے سبب۔

۳۶۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدْيَكْرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تَأْتِيَنَّ اللَّهُ يُوصِيكُم بِأَبَائِكُمْ إِنَّ إِلَهِيهِ يُوصِيكُم بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ "

۳۶۶۱: حضرت مقدم بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا امر فرماتے ہیں تین بار ہی فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نزدیک تر رشتہ دار سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں پھر اسکے بعد جو نزدیک تر ہو (درجہ بدرجہ ان سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں)۔

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلِدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ "

۳۶۶۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ تمہاری جنت (یا) دوزخ ہیں۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاصْبِرْ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ احْفَظْهُ "

۳۶۶۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: والد (ماں باپ) جنت کا درمیانی دروازہ ہیں اب تم اس دروازہ کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔

خلاصہ الباب ☆ اگر (شرع کے موافق) انہیں خوش رکھا تو دخول جنت کا سبب ہیں بصورت دیگر دخول نار کا سبب ہوں گے۔

۲: بَابُ صِلِّ مِنْ كَانَ

أَبُوكَ

يَصِلُ

پاپ: ان لوگوں سے تعلقات اور حسن

سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد

کے تعلقات تھے

۳۶۶۴: حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو سلمہ کے ایک مرد حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے والدین کے انتقال کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت میرے لئے ہے؟ فرمایا جی! تم ان کیلئے دعا و استغفار کرو اور ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو نبھانا (پورا کرنا) ان کے ملنے والوں کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان کے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

۳۶۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ابْنِ إِدْرِيسَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْقَى مِنْ بَرِّ أَبَوَيْ شَيْءٍ أَبْرَهُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَإِنْفَاءً مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَإِكْرَامًا صَدِيقَهُمَا وَصِلَةَ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا.

پاپ: والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک

کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۶۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ دیہات کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے آپ اپنے بچوں کو چومتے بھی ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کہنے لگے بخدا ہم تو نہیں چومتے اس پر نبی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت (اور شفقت) نکال دی ہو تو مجھے کیا اختیار ہے۔ (کہ تمہارے دلوں میں شفقت بھر دوں)۔

۳: بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى

الْبَنَاتِ

۳۶۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اتَّقَبَلُونَ صِبْيَانَكُمْ.

قَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَمْلِكُ أَنْ كَانَ اللَّهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمْ الرَّحْمَةَ.

۳۶۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ يَعْزُبِ بْنِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

۳۶۶۶: حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

يَسْعِيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَصَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ
مَبْخَلَةٌ مَجْنُونَةٌ. ”
ان دونوں کو اپنے ساتھ چٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور
بزدلی کا ذریعہ ہے۔

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُذَكِّرُ عَنْ سُرَاقَةَ بِنِ
مَالِكِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ
الصَّدَقَةِ ابْنَتِكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كِتَابٌ
غَيْرُكَ. ”
۳۶۶۷: حضرت سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ
نبی نے فرمایا: میں تمہیں افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری
بیٹی جو (خاوند کی وفات یا طلاق کی وجہ سے) لوٹ کر
تمہارے پاس آگئی تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے
والا بھی نہ ہو۔

۳۶۶۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک عورت
آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں ام المؤمنینؓ
نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک
دبے کر تیسری بھی آدھی آدھی ان میں تقسیم کر دی۔ ام
المؤمنین فرماتی ہیں کہ نبی تشریف لائے تو میں نے
ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا: کیا عجب ہے کہ وہ
عورت اسی عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگی۔

۳۶۶۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ ثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بِنِ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْسَانَ
الْمُعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْسَانَ الْمُعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ
وَأَطَعَمَهُنَّ وَسَفَّاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا
مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ”
۳۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:
جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے (جزع
فزع نہ کرے کہ بیٹیاں ہیں) اور انہیں کھلائے پلائے۔
پہنائے اپنی طاقت اور کمائی کے مطابق تو یہ تین بیٹیاں
(بھی) روز قیامت اس کے لئے دوزخ سے آڑ اور
رکاوٹ کا سبب بن جائیں گی۔

۳۶۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ فِطْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ
إِلَيْهِمَا مَا صَحَبَتْهُ أَوْ صَحَبَتْهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتْهُ

۳۶۷۰: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا: جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان
کے ساتھ حسن سلوک کرے (کھلائے پلائے اور دینی
آداب سکھائے) جب تک وہ بیٹیاں اسکے ساتھ رہیں یا وہ
مردان بیٹیوں کے ساتھ رہے (حسن سلوک میں کمی نہ آنے

دے) تو یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کرا دیں گیں۔

۳۶۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔

پاپ: پڑوس کا حق

۳۶۷۲: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۶۷۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے (ساتھ حسن سلوک کے) بارے میں تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اس کو وارث بھی بنا دیں گے (کہ اس کا وراثت میں بھی حق ہے)۔

۳۶۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

پاپ: مہمان کا حق

۳۶۷۵: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے

الْحِجَّةَ.

۳۶۷۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَكْرَمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدْبَهُمْ.

۴: بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْخَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْلَيْسُكَتْ.

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَ بِنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَائِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

۳۶۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرَائِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

۵: بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

۳۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحِ

الخُدَاعِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَجَائِزَتَهُ يَوْمَ وَ لَيْلَةً وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُخْرِجَهُ الضَّيْفَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے اور مہمان داری کا ضابطہ ایک دن اور ایک رات ہے اور کسی کے لئے اپنے ساتھی (میزبان) کے پاس اتنا عرصہ قیام جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگ ہونے لگے مہمانی تین دن ہے اور تین دن کے بعد جو مہمان پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے۔

۳۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبِعْتَنَا فَتَنَزَّلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْرُونَ مَا تَرَى فِي ذَلِكَ.

۳۶۷۶: حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں (جہاد کے لئے) بھیجتے ہیں اور ہم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں (کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے بتائیے ایسے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالو پھر وہ تمہارے لئے ان چیزوں کا حکم کریں جو مہمان کیلئے مناسب ہیں (مثلاً کھانا آرام وغیرہ) تو اسے قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو ان کو کرنا چاہئے تھا۔

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُقَدَّمِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ ذَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ أَقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۳۶۷۷: حضرت مقدم ابو کریمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس رات مہمان آئے اس رات کی مہمانی لازم ہے اگر مہمان میزبان کے پاس صبح تک رہے تو اس کی مہمانی میزبان کے ذمہ قرض ہے چاہے وصول کر لے اور چاہے چھوڑ دے۔

باب: یتیم کا حق

۶: بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ

۳۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي أُحْرِجُ حَقَّ الضَّعِيفِينَ الْيَتِيمِ وَالْمَرْأَةِ.

۳۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں دو ناتوانوں کا حق (مال) حرام کرتا ہوں ایک یتیم اور دوسرے عورت۔

۳۶۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۳۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

زَيْدِ بْنِ أَبِي عَنَابٍ ثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَنَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحَسِّنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بھلا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہو۔

۳۶۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْأَيَّامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَحْوَيْنَ كَهَاتَيْنِ أُخْتَانِ وَالصَّقُّ اضْبَعِيهِ الشَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى.

۳۶۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین یتیموں کی کفالت اور پرورش کرے وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات بھر قیام کرے دن بھر روزہ رکھے اور صبح شام تلوار سونت کر اللہ کے راستے میں جائے اور میں اور وہ جنت میں بھائی ہوں گے ان دو بہنوں کی طرح اور (یہ کہہ کر) آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ملا دی۔

چالپ: رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

۳۶۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ اغْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ.

۳۶۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتائیے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں (اس پر عمل کر کے) فرمایا: مسلمانوں کے رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔

۳۶۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ عُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ فَمَا طَهَّرَهَا رَجُلٌ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۶۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: رستہ میں ایک درخت کی شاخ تھی جس سے لوگوں کو ایذا پہنچتی تھی ایک مرد نے اسے ہٹا دیا اسی پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۳۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ

۳۶۸۳: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے بڑے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے

اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَهَا وَسَيِّئَهَا فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُنْحَى عَنِ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا التُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

امت کے چھ اعمال میں ایک عمل یہ دیکھا کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور امت کے برے اعمال میں دیکھا کہ مسجد میں بلغم (تھوک وغیرہ) کو دبایا نہیں جاتا۔

باب: پانی کے صدقہ کی فضیلت

۸: بَابُ فَضْلِ صَدَقِ الْمَاءِ

۳۶۸۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صدقہ کی کون سی صورت زیادہ فضیلت کا باعث ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔

۳۶۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدِّيَسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ سَقَى الْمَاءِ.

۳۶۸۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ (دوسری روایت میں اہل جنت) صفوں میں قائم ہوں گے کہ ایک دوزخی ایک مرد کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ارے فلاں آپ کو یاد نہیں وہ دن جب آپ نے پانی مانگا تھا تو میں نے آپ کو ایک گھونٹ پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا چنانچہ یہ جنتی اس دوزخی کی سفارش کرے گا اور ایک مرد گزرے گا تو کہے گا آپ کو وہ دن یاد نہیں جب میں نے آپ کو طہارت کے لئے پانی دیا تھا چنانچہ یہ بھی اس کی سفارش کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ دوزخی کہے گا ارے فلاں آپ کو وہ دن یاد نہیں جب آپ نے مجھے فلاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں آپ کے کہنے پر (اس کام کیلئے) چلا گیا تھا چنانچہ یہ بھی اسکی سفارش کرے گا۔

۳۶۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ: فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتَ فَسَقَيْتَكَ شَرِبَةً؟

قَالَ فَيَشْفَعُ لَهُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ نَارًا لَتَبِكَ طَهُورًا.

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَقُولُ: يَا فَلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَعَثْتَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ؟ فَيَشْفَعُ لَهُ.

۳۶۸۶: حضرت سراقہ بن جحشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ گمشدہ اونٹ میرے حوضوں پر آجاتے ہیں جنہیں میں نے اپنے اونٹوں کے لئے تیار کیا تو اگر میں ان گمشدہ

۳۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ.

اونٹوں کو پانی پلاؤں تو مجھے اجر ملے گا؟ فرمایا: جی ہاں ہر کھجور والی (زندہ) چیز جس کو پیاس لگتی ہو (کو پانی پلانے اور کھلانے) میں اجر ہے۔

تَغْسِي حِيَاصِي قَدْ لَطْنَهَا لِابِلِي فَهَلْ لِي مِنْ
اَجْرِ اِنْ سَقَيْتَهَا؟

قَالَ: نَعَمْ اِنِّي كُلِّي ذَاتِ كَبِدٍ حَرِي اَجْرًا.

پاپ: نرمی اور مہربانی

۳۶۸۷: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نرمی اور مہربانی سے محروم ہے وہ خیر اور بھلائی سے محروم ہے۔

۳۶۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالِ الْعَبْسِيِّ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ يُحْرَمِ الرَّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

۳۶۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں اور مہربانی کی وجہ سے وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو درستی اور سختی پر نہیں فرماتے۔

۳۶۸۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ الْأَيْلِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ وَيُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ
مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

۳۶۸۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور تمام کاموں میں مہربانی کو پسند فرماتے ہیں۔

۳۶۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُضْعَبٍ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.

پاپ: غلاموں باندیوں کے ساتھ

۱۰: بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى

اچھا برتاؤ کرنا

الْمَمَالِكِ

۳۶۹۰: حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: یہ (غلام باندیاں) تمہارے بھائی ہیں (اولاد آدم ہیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے قبضہ (اور ملک) میں دے دیا ہے انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو اور انہیں مشکل کام کا حکم مت دو اگر مشکل کام کا حکم دو تو ان کی مدد بھی کرو (کہ خود بھی شریک ہو جاؤ)۔

۳۶۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ: فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا
تَأْكُلُونَ وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلِفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ
فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاعْنُوهُمْ.

۳۶۹۱: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۳۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَ تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مُعِيزَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ فِرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ مَرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ.

مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟

قَالَ نَعَمْ! فَأَكْرَمُوهُمْ كَكِرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ " قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا.

قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَمْلُوكُكَ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخْوَكُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدخلق شخص جنت میں نہ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ اس امت میں پہلی امتوں سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے؟ (بہت ممکن ہے کہ بعض لوگ ان کے ساتھ بدخلقی کریں) فرمایا: جی ہاں لیکن ان کا ایسے ہی خیال رکھو جیسے اپنی اولاد کا خیال رکھتے ہو اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ پہنچانے والی ہے؟ فرمایا: گھوڑا جسے تم باندھ رکھو اس پر سوار ہو کر راہ خدا میں لڑو تمہارا غلام تمہارے لئے کافی ہے اور جب وہ نماز پڑھے (مسلمان ہو جائے) تو وہ تمہارا بھائی ہے۔

پاپ: سلام کو رواج دینا (پھیلانا)

۳۶۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم صاحب ایمان نہ ہو گے کہ آپس میں محبت کرو اور کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو گے تم باہم محبت کرنے لگو گے اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

۳۶۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کو عام کرنے کا امر فرمایا۔

۳۶۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمن کی پرستش (عبادت) کرو اور سلام کو رواج دو۔

۱۱: بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۳۶۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا: وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تُحَابِبُوا أَوْلَ أَدْلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ نَفْشِيَ السَّلَامَ.

۳۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ.

۱۲: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

پالپ: سلام کا جواب دینا

۳۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز ادا کی پھر حاضر خدمت ہوئے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک السلام۔

۳۶۹۶: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کر رہے ہیں انہوں نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

پالپ: ذمی کافروں کو سلام کا جواب

کیسے دیں؟

۳۶۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (صرف اتنا) کہا کرو وعلیکم۔

۳۶۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور کہا: السام علیکم اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: وعلیکم۔

۳۶۹۹: حضرت ابو عبد الرحمن جنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں پہلے سلام نہ کرنا اور جب وہ سلام کریں تو تم صرف وعلیکم کہنا۔

۳۶۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا غَيْبُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ.

۳۶۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

۱۳: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى

أَهْلِ الذِّمَّةِ

۳۶۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

۳۶۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ: "وَ عَلَيْكُمْ".

۳۶۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزْزِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي رَأَيْتُ رَاكِبًا غَدَا إِلَى الْيَهُودِ فَلَا تَبْدَأُوا وَهُمْ بِالسَّلَامِ: فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ.

خلاصۃ الباب ☆ السام کا معنی ہے موت۔ السام علیکم تم پر موت آئے یہ انہوں نے شرارت سے کہا آپ نے بھی جواب میں صرف وعلیکم ہی کہا کہ تمہیں ہی آئے (موت) کافرو۔

پاب : بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا

۳۷۰۰ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم بچے (جمع) تھے آپ نے ہمیں سلام کیا۔

۳۷۰۱ : حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ہم عورتوں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

پاب : مصافحہ

۳۷۰۲ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم ایک دوسرے کے لئے جھکا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں ہم نے عرض کیا پھر ایک دوسرے سے معاف کیا کریں؟ فرمایا نہیں البتہ مصافحہ کر لیا کرو۔

۳۷۰۳ : حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان بھی ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں جدا ہونے سے قبل ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

پاب : ایک مرد دوسرے مرد کا

ہاتھ چومے

۳۷۰۴ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۱۴ : بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ

۳۷۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ صَبِيَّانَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۳۷۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ تَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدٍ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۱۵ : بَابُ الْمُصَافِحَةِ

۳۷۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدُوسِيِّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَيٌّ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ لَا قُلْنَا : أَبَعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَصَافِحُوا.

۳۷۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

۱۶ : بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ

يَدَ الرَّجُلِ

۳۷۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

فَضِيلِمْنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ .
 فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک چوما۔

۳۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجَلِيهِ .
 حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چومے۔

پاپ: (داخل ہونے سے قبل)

۱۷: بَابُ

اجازت لینا

الِاسْتِئْذَانِ

۳۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ : فَأَنْصَرَفَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ : مَا رَدَّكَ؟
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے اجازت نہ دی (جواب ہی نہ دیا) تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

واپس ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا (اور پوچھا کہ) آپ کیوں واپس ہوئے فرمانے لگے میں نے تین بار اجازت طلب کی جس کا رسول اللہؐ نے ہمیں امر فرمایا کہ اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جائیں اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا

تم اس حدیث کا میرے پاس ضرور ثبوت لاؤ ورنہ میں یہ کروں گا (حضرت عمرؓ نے محض تاکید و احتیاط کے لئے ایسا فرمایا ورنہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ خود ثقہ تھے) چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انہیں قسم دی (کہ جس نے یہ حدیث سنی ہو وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گواہی دے) کچھ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ساتھ گواہی دی (کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے) تب حضرت عمرؓ نے ان کو چھوڑا۔

۳۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سُورَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا السَّلَامُ فَمَا الْإِسْتِئْذَانُ.
 حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔ اجازت کیسے طلب کی جائے؟ آپ نے فرمایا: مرد

سبحان اللہ اور اللہ اکبر الحمد للہ کہے اور کھٹکھارے اور اہل خانہ کو اپنی آمد سے باخبر کر دے۔

۳۷۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَسْتَحْجِحُ لِي.

۳۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلِيَّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا أَنَا.

پاپ: مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟

۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ

۳۷۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْبَحْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَالَ بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ يَغْدُ سَقِيمًا.

۳۷۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ اسْحَقَ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو أُمَيٍّ مَالِكُ بْنُ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَدَخَلَ عَلَيْهِمْ: فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ" قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ

بَرَكَاتُهُ.

قَالَ: "كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالُوا بِخَيْرٍ: نَحْمَدُ

اللَّهِ: فَكَيْفَ أَصْبَحْتُ.

انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔
فرمایا کس حال میں صبح کی؟ عرض کیا: خیریت سے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اے اللہ کے رسول۔

بِأَيِّسِنَا وَ أَمِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَصْبَحْتُ بِخَيْرِ
الْحَمْدِ لِلَّهِ.

۱۹: بَابُ إِذَا آتَاكُمْ

كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ

۳۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَأَكْرِمُوهُ.

۲۰: بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

۳۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عَطَسَ
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا
(أَوْ سَمَّتْ) وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ
الْآخَرَ؟

فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهِ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمِدِ
اللَّهِ.

۳۷۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَ كَيْعُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ
عَمَّارٍ عَنْ إِسَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشَمِّتِ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ
مَرْكُومٌ.

۳۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَطَسَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ
يَرْحَمَكَ اللَّهُ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے
کیسے صبح کی؟ فرمایا: الحمد للہ میں نے بھی خیریت سے صبح کی۔

پالپ: جب تمہارے پاس کسی قوم کا

معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو

۳۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے
پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اعزاز کرو۔

پالپ: چھینکنے والے کو جواب دینا

۳۷۱۳: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ کے پاس دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو
جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا
عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس ان
دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ان میں سے ایک کو
جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا (اس کی کیا وجہ
ہے؟) فرمایا: اس نے اللہ کی حمد کی (الحمد للہ کہا) اور
دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

۳۷۱۴: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والے کو
تین بار جواب دیا جائے اور اس کے بعد بھی چھینک
آئے تو اسے زکام ہے۔

۳۷۱۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد
للہ کہنا چاہئے اور پاس والوں کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا
چاہئے پھر چھینکنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کو جواب میں
کہے: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِالْكُم (کہ اللہ تمہیں

بِالْكُمِّ

راہ راست پر رکھے اور تمہارے مال کو درست فرمائے۔

۲۱: بَابُ اِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيْسَهُ

پالپ: مرد اپنے ہم نشین کا اعزاز کرے

۳۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ وَإِذَا صَافَحَهُ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ (مَنْ يَدِهِ) حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا وَلَمْ يَرْ مُتَقَدِّمًا بِرُكْبَتَيْهِ جَلِيْسًا لَهُ قَطًّا!

۳۷۱۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی جب کسی مرد سے ملتے اور گفتگو فرماتے تو اپنا چہرہ انور اس کی طرف سے نہ پھیرتے (اس کی طرف متوجہ رہتے) یہاں تک کہ وہ واپس ہو جائے (اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لے) اور جب آپ کسی مرد سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ الگ کرے اور کبھی نہ دیکھا گیا کہ آپ نے کسی ہم نشین کے سامنے پاؤں پھیلائے ہوں۔

۲۲: بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ

پالپ: جو کسی نشست سے اٹھے پھر

فَرَجَعَ فَهُوَ

واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ

أَحَقُّ بِهِ

حقدار ہے

۳۷۱۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۳۷۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۳: بَابُ الْمَعَاذِيرِ

پالپ: عذر کرنا

۳۷۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ مَيْنَاءَ عَنْ جُوْدَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اعْتَذَرَ إِلَىٰ أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ فَلَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَتِهِ صَاحِبِ مَكْسٍ.

۳۷۱۸: حضرت جوذان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ معذرت قبول (کر کے معاف) نہ کرے تو اس کو محضول لینے والے کی خطا کے برابر گناہ ہوگا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (هُوَ ابْنُ مَيْنَاءَ) عَنْ جُوْدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۲۳: بَابُ الْمِزَاحِ

تِیَابُ: مزاح کرنا

۳۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ زَمْعَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ تَنَا زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بُصْرَى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ وَمَعَهُ نَعِيمَانُ وَ سُوَيْبُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَ كَانَا شَهَدَا بَدْرًا وَ كَانُ نَعِيمَانُ عَلَى الزَّرَادِ وَ كَانُ سُوَيْبُ رَجُلًا مَزَاحًا فَقَالَ لِنَعِيمَانَ اطْعِمْنِي قَالَ حَتَّى يَجِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَلَا عِظْطَكَ : فَلَا فَمَرُوا بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبُ تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْدٌ لِي؟

قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَهُ كَلَامٌ وَ هُوَ قَائِلٌ لَكُمْ إِنِّي حَرٌّ فَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةَ تَرَكْتُمُوهُ فَلَا تُفْسِدُوا عَلَيَّ عَبْدِي قَالُوا : لَا بَلْ تَشْتَرِيهِ مِنْكَ فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَانِصٍ ثُمَّ اتَّوهُ فَوَضَعُوا فِي غُنْفِهِ عِمَامَةً أَوْ حَبْلًا فَقَالَ نَعِيمَانُ إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِي بِكُمْ وَ إِنِّي حَرٌّ لَسْتُ بِعَبْدٍ فَقَالُوا قَدْ أَخْبَرْنَا فَا نَطْلُقُوا بِهِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمُ وَ رَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَانِصَ وَ أَخَذَ نَعِيمَانُ : قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ أَخْبَرُوهُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ مِنْهُ حَوْلًا .

۳۷۱۹: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے انتقال سے ایک سال قبل بغرض تجارت بصری گئے آپ کے ساتھ حضرت نعیمان اور سویب بن حرمہ بھی تھے یہ دونوں حضرات بدر میں شریک ہوئے تھے نعیمان کے ذمہ زاد (توشہ) تھا اور سویب کی طبیعت میں مزاح بہت تھا انہوں نے نعیمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ کہنے لگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آنے دو سویب نے کہا کہ اچھا (مجھے کھانا نہیں دیا) تو میں تمہیں پریشان کروں گا (رستہ میں) ایک جماعت سے گزر ہوا تو سویب نے (الگ ہو کر) ان سے کہا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدتے ہو؟ کہنے لگے ضرور کہا وہ ذرا باتونی ہے وہ تمہیں کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں اگر تم اس کی باتوں میں آ کر اسے چھوڑ دو گے تو میرے غلام کو خراب مت کرو کہنے لگے نہیں ہم آپ سے خریدتے ہیں۔ الغرض انہوں نے دس اونٹوں کے عوض غلام سویب سے خرید لیا پھر نعیمان کے پاس آئے اور گردن میں عمامہ یا رسی باندھنے لگے نعیمان نے کہا کہ یہ تمہارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں کہنے

لگے اس نے ہمیں یہ بات بتادی تھی وہ لوگ نعیمان کو لے کر چلے گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انہیں سب ماجرا بیان کیا آپ اس جماعت کے پیچھے گئے اور ان کو اونٹ واپس کر کے نعیمان کو لائے۔ جب واپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ ہنس دیئے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی سال بھر تک اس واقعہ پر ہنستے رہے۔

۳۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۳۷۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ النُّعَيْرُ .

کہ رسول اللہ ہمارے ساتھ کھل کر رہتے (اور مزاح بھی کرتے) کبھی میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر کیا ہوا نعیر؟ وکیع فرماتے ہیں کہ نعیر ایک پرندہ تھا جس سے ابوعمیر کھیلا کرتے تھے۔

قَالَ وَكَيْفَ يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ .

☆ خلاصۃ الباب قرآن جا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر کہ محدثین کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک جملے سے سینکڑوں مسائل اخذ کئے ہیں۔ ابن القاص نے تو اس ضمن میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزاح کے طور پر فرمائے گئے اس جملہ سے سو سے زائد مسائل اخذ ہوتے ہیں۔ (۱) حدود کے اندر رہتے ہوئے مزاح کرنا جائز ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچے کو کنیت سے یا ابوعمیر کہہ کر پکارا حالانکہ وہ کسی کا باپ نہیں تھا شاید نفیر کی مناسبت سے ابوعمیر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچے کی کنیت کو جھوٹ پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ (۳) معلوم ہوا کہ بچوں کو پرندہ مہیا کر دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ مناسب دیکھ بھال کی جائے۔ (۴) یہ بھی ثابت ہوا کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں فرق ہے۔ (۵) کجج کے ساتھ لطافت آمیز بات کی اجازت ہے۔ (۶) بچے کی دلجوئی کے لئے کسی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس کے متعلق پوچھنا روا ہے علیٰ ہذا القیاس اس طرح کئی مسائل اس حدیث سے اخذ کئے گئے ہیں۔

باب: سفید بال اکھیڑنا

۲۵: بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بن عمرو بن عاص رضي الله تعالى عنه بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ مؤمن کا نور ہے۔

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بن سَلِيمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ .

باب: کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا

۲۶: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

۳۷۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ .

۳۷۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

باب: اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت

۲۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الإِضْطِجَاعِ عَلَى الوَجْهِ

۳۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ

۳۷۲۳: حضرت طحطحہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوتا ہوا پایا

تو اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا تم اس طرح کیوں سوتے ہو یہ سونے کا وہ انداز ہے جو اللہ کو پسند نہیں یا فرمایا کہ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

۳۷۲۳: ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ پر گزرے اور میں پیٹ کے بل پڑا ہوا تھا آپ نے لات سے مجھ کو مارا اور فرمایا: اے جناب (یہ نام ہے ابو ذر کا اور بعض نسخوں میں جنید ہے وہ تصغیر ہے) جناب کی شفقت اور مہربانی کیلئے یہ تو سونا دوزخ والوں کا ہے۔ اسکی سند میں یعقوب بن حمید مختلف فیہ ہے۔

۳۷۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو اوندھے منہ مسجد میں سورا تھا آپ نے فرمایا اٹھ کر بیٹھ یہ دوزخیوں کا سونا ہے۔ (اس کی سند میں ولید بن جمیل اور سلمہ بن رجا اور یعقوب بن حمید سب مختلف فیہ ہیں)۔

پاب: علم نجوم سیکھنا کیسا ہے

۳۷۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب جتنا زیادہ حاصل کرے اتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ سحر کی حرمت قرآن وحدیث میں دونوں میں آئی ہے اور نجوم کو اس کے ساتھ مشابہت دی ہے لہذا علم نجوم بھی حرام ہے۔

پاب: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

۳۷۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

طُخْفَةُ الْغَفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ فَلَا أَصَابِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا التُّرْمُ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ أَوْ يَبْغُضُهَا اللَّهُ. ۳۷۲۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ طُخْفَةَ الْغَفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ وَ أَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ " يَا جُنَيْدُ إِنَّمَا هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ.

۳۷۲۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جَمِيلِ الدِّمَشْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْطَجِحٍ عَلَى وَجْهِهِ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ قُمْ وَأَقْعُدْ فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ.

۲۸: بَابُ تَعَلُّمِ النَّجُومِ

۳۷۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ افْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النَّجُومِ افْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ.

۲۹: بَابُ النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الرِّيحِ

۳۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا ثَابِتُ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ يَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ وَلَكِنْ سَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا: وَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ وہ اللہ کی رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے۔ البتہ اللہ جل جلالہ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ چاہو۔

پاؤ: کونسے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟

۳۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر اور زیادہ پسند ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام ہیں: عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

۳۰: بَابُ مَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۷۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَخْلَدٍ ثَنَا الْعَمْرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

پاؤ: ناپسندیدہ نام

۳۷۲۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ آئندہ رباح، فح، فلع، فلع اور یسار نام رکھنے سے ضرور منع کر دوں گا۔

۳۱: بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۳۷۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ عَشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا تَهَيِّنْ أَنْ يُسَمَّى رِبَاحٌ وَنَجِيحٌ وَأَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ.

۳۷۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَمَّى رِبَاحًا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَرِبَاحٌ وَيَسَارٌ.

۳۷۳۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار میں کوئی رکھیں فح، فلع، فلع اور یسار۔

۳۷۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟

۳۷۳۱: حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب سے ملا تو پوچھنے لگے: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: مسروق بن اجدع۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اجدع ایک شیطان کا نام ہے۔

فَقُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَاعُ شَيْطَانٌ.

☆ خلاصہ الباب روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع کیا وجہ منع یہ ہے کہ کسی نے پوچھ لیا تو آپ نے کہا نہیں تو اس سے بد فال نکلتی ہے یسار دولت مندی کو کہتے ہیں۔ فح کے معنی کامیابی حاصل کرنے

والا۔ پوچھا اٹھ ہے تو جواب میں کہا جائے کہ نہیں تو اس سے بدفالی نکلتی ہے کہ یہاں دولت مندی اور کامیابی نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۳۱: مسروق نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا عہد فاروقی میں مسروق نمایاں نظر آتے ہیں۔ فاروقی عہد میں ایک مرتبہ وہ یمن کے وفد میں مدینہ آئے تھے حضرت عمرؓ نے ان سے نام و نشان پوچھا انہوں نے بتایا مسروق بن اجدع۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اجدع شیطان ہے۔ تم مسروق بن عبد الرحمن ہو اس وقت سے ان کے والد کا نام بدل گیا۔ ابن سود کی روایت میں ہے کہ ان کے والد ہی کے نام سے حضرت عمرؓ نے پوچھ کر اجدع کے بجائے عبد الرحمن نام تجویز کیا تھا۔ بہر حال روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی میں باپ بیٹے دونوں مدینہ آئے تھے۔ مسروق یمن کے مشہور شہسواروں میں تھے۔ عہد فاروقی میں اپنے تین بھائی عبداللہ ابو بکر اور نضر کے ساتھ قادیسہ کے مشہور معرکہ میں شریک ہوئے تینوں بھائی شہید ہو گئے۔ مسروق کا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہو گیا اور سر میں گہرا زخم آیا جس کا نشان ہمیشہ باقی رہا اس نشان کو وہ بہت محبوب رکھتے تھے کہ شجاعت اور جانبازی کی سند تھا۔ حدیث و سنت میں مسروق کا علم خاصہ وسیع تھا۔ اس فن میں انہوں نے اکابر صحابہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن میں سے خلفاء راشدین کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ، ابن مسعود، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اور بہت صحابہ ہیں مسروق کا خاص فن فقہ تھا اس میں وہ امامت و اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ وہ عبداللہ بن مسعود کے ان اصحاب میں تھے جن کا شغل یہی درس و افتاء تھا۔ افتاء میں قاضی شریح ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

پالپ: نام بدلنا

۳۲: بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۳۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثنا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ لَهَا تُرَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

۳۷۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینبؓ کا نام برہہ تھا (اس کا معنی ہے نیک اور صالحہ) تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنی تعریف کرتی ہیں (کہ نام پوچھا جائے تو جواب میں کہتی ہیں: برہہ یعنی صالحہ) اسلئے رسول اللہ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

۳۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ غُنَيْدِ اللَّهِ! عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيْلَةً.

۳۷۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۳۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثنا يَحْيَى ابْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيِّبَةِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ

۳۷۳۴: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ اُس وقت میرا نام عبد اللہ بن سلام نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ بن سلام رکھ دیا۔

اِنَّ سَلَامَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ لَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ.

پاپ: نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اور

۳۳: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ

کنیت دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا

كُنْيَتِهِ

۳۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ تَسَمُّوا بِاسْمِي وَ لَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي.

۳۷۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسَمُّوا بِاسْمِي وَ لَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي.

۳۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں تھے کہ کسی شخص نے دوسرے کو آواز دے کر کہا: اے اب القاسم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر سکتے ہو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُقْعِ فَنَادَى رَجُلٌ رَجُلًا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَأَلْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمُّوا بِاسْمِي وَ لَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي.

☆ خلاصہ الباب: امام مالک کا قول ہے کہ حضور کا نام محمد یا احمد اور ابو القاسم کنیت دونوں جمع کرنا جائز نہیں صرف نام رکھنا یا صرف ابو القاسم کنیت رکھنا درست ہے۔ امام مالک سے دوسری روایت جمع کے جواز کی بھی ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ محمد یا احمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن کنیت ابو القاسم رکھنی جائز نہیں۔

پاپ: اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کا

۳۴: بَابُ الرَّجُلِ يُكْنَى قَبْلَ أَنْ

کنیت اختیار کرنا

يُولَدَ لَهُ

۳۷۳۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

۳۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي

صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کنیت ابو یحییٰ کیسے ہے جبکہ آپ کی اولاد ہی نہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میری کنیت ابو یحییٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

۳۷۳۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے علاوہ تم بیویوں کی آپ نے کنیت رکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ام عبد اللہ ہو۔

۳۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، اُسے فرماتے: اے ابو عمیر۔

پاب: القابات کا بیان

۳۷۴۱: حضرت ابو جیرہ بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصاریوں کے بارے میں یہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ”مت پکارو برے لقبوں سے“ نازل ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم میں سے کسی مرد کے دو نام تھے اور کسی کے تین۔ نبیؐ کبھی کسی ایک نام سے پکارتے تو آپ سے عرض کیا جاتا کہ اسے اس نام سے غصہ آتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾

پاب: خوشامد کا بیان

۳۷۴۲: حضرت مقدار بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوشامدیوں کے چہروں پر مٹی ڈالنے کا حکم فرمایا۔

بُكَيْرٌ ثَنَا زُهَيْرٌ بِنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عَمْرًا قَالَ لِصُهَيْبٍ مَا لَكَ تَكْتَبُنِي يَا بَابِي يَحْيَى؟

وَلَيْسَ لَكَ الْحَمْدُ : وَلَكَ وَلَدٌ قَالَ كُنَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَابِي يَحْيَى.

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مَوْلَى لِبَلْزُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُلُّ أَرْوَاجِكَ كُنَيْتُهُ غَيْرِي قَالَتْ قَالَ: فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ لِأَخِ لِي وَكَانَ صَغِيرًا يَا أَبَا عَمِيرٍ.

۳۵: بَابُ الْأَلْقَابِ

۳۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ مَنَالَهُ الْأَسْمَانِ وَالثَّلَاثَةَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ فَيَقَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا فَنَزَلَتْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

۳۶: بَابُ الْمَدْحِ

۳۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرَ نَارِسُؤُلُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحْنُوْنَا فِي وَجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

۳۷۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُندَرُ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مَعْبُدِ
الْجُهَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا كُمْ وَالتَّمَادِحُ
فَإِنَّهُ الذَّبْحُ.

۳۷۴۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو کیونکہ یہ تو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ خَالِدِ
الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ
رَجُلًا رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُفَطَعْتَ عُقُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ
قَالَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُهُ وَلَا أَزْكِيهِ
عَلَى اللَّهِ أَحَدًا.

۳۷۴۴: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔ کئی بار یہی دہرایا پھر فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ میرا اس کے متعلق یہ گمان ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں کہتا۔

☆ خلاصۃ الباب منہ پر تعریف کرنے سے منع کیا تاکہ وہ عجب سے بچ جائے اور تکبر و عجب بہت سخت امراض قلبیہ میں سے ہیں۔

پالپ: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ

۳۷: بَابُ الْمُسْتَشَارِ

بمَنْزِلَةِ اِمَانَتِ دَارِهِ

مُوْتَمِّنٌ

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي
بَكْرِ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْتَشَارُ مُوْتَمِّنٌ.

۳۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ
عَنْ شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْتَشَارُ مُوْتَمِّنٌ.

۳۷۴۶: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ

۳۷۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَشْرُ عَلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو (اچھا) مشورہ دے۔

باب: حمام میں جانا

۳۷۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجم کے علاقوں پر تمہیں فتح حاصل ہوگی اور وہاں تمہیں کمرے ملیں گے۔ جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے نہ جائیں اور عورتوں کو ان میں جانے سے منع کرنا۔ الایہ کہ بیمار ہو یا بحالت نفاس ہو (تو ستر چھپا کر جاسکتی ہے)۔

۳۷۴۹: امّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔ پھر مردوں کو تو ازار پہن کر جانے کی اجازت مرحمت فرمادی اور عورتوں کو اجازت نہ دی۔

۳۷۵۰: حضرت ابوالحلیج ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص کی کچھ عورتوں نے امّ المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے ان کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپؓ نے فرمایا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں؟ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو عورت خاوند کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارے اس نے (عصمت و حیاء کا) پردہ پھاڑ دیا جو اللہ اور اسکے درمیان تھا۔

۳۸: بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ.

۳۷۴۸: حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِي يَعْلَى وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمِ الْأَفْرَيقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ وَ سَتَجِدُونَ فِيهَا بِيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّجَالُ إِلَّا بِأَرْزَارٍ وَ أَمْنَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءً.

۳۷۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ وَ كَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرَّجَالَ وَ النِّسَاءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَازِرِ وَ لَمْ يُرَخَّصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمصَ اسْتَأْذَنَ عَلِيَّ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَعَلَّكُمْ مِنَ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ نِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ.

۳۹: بَابُ الْإِطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

پاپ: بال صفا پاؤڈر استعمال کرنا

۳۷۵۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (بال صفا پاؤڈر) لگاتے تو اپنے مقام ستر سے ابتداء کرتے اور باقی مقامات پر ازواج میں سے کوئی لگاتی۔

۳۷۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَائِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى بَدَأَ بِعَوْرَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ أَهْلَهُ .

۳۷۵۲: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال صفا پاؤڈر لگایا اور زیر ناف خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

۳۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَوَلِيَ عَانَتَهُ بِيَدِهِ .

۴۰: بَابُ الْقَصَصِ

پاپ: وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا

۳۷۵۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے سامنے وعظ نہیں کہتا مگر حاکم یا اس کی طرف سے وعظ پر مامور یا ریاکار۔

۳۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْهَيْثَلُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْضُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ .

۳۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ قصہ خوانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین (رضی اللہ عنہم) کے مبارک زمانوں میں نہ تھی۔

۳۷۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعَمْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا زَمَنِ عُمَرَ .

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ وعظ نہ کہے وعظ کہنے کے لئے علم کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ بے علمی اور جہالت کی وجہ سے لوگوں کے عقیدہ میں خرابی پیدا ہو جائے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ جب کسی کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو شہادت طلب کرتے۔ حضرت زید بن ثابتؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں کہ القضاء فتنین سے صرف وضو ہی واجب ہوتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا تو امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی جان کے دشمن ہو کیوں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو حاصل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے دور میں بہت احتیاط تھی اس پر فتن دور میں ہر کوئی واعظ بن گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الشَّعْرِ

پاپ: شعر کا بیان

۳۷۵۵: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

۳۷۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔ (یعنی ایسے شعر سننے یا کہنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

الْمُبَارَكُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لِحِكْمَةً.

۳۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

۳۷۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمًا.

۳۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو لیبید کی یہ بات (شعر) ہے۔ ”غور سے سنو! اللہ کے علاوہ ہر چیز فنا و ختم ہو جانے والی ہے۔“ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کر لیتا۔

۳۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةٌ يُبِيدُ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَانَ أُمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِمَ.

۳۷۵۸: حضرت سرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے سو قافیے سنائے۔ آپ ﷺ ہر قافیہ کے بعد فرماتے اور سناؤ اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ یہ اسلام لے آتا۔

۳۷۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عَمْرٍو ابْنِ السَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمِيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ هَيْهَ وَقَالَ ”كَانَ أَنْ يُسَلِمَ.“

پاپ: ناپسندیدہ اشعار

۴۲: بَابُ مَا كُورَهُ مِنَ الشِّعْرِ

۳۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا پیٹ پیپ سے بھر جائے کہ وہ بیمار ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پیٹ بھرے۔ حفص کی روایت میں ”بیمار ہو جائے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۷۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا حَفْصٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِيَءَ جَوْفَ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَءَ شِعْرًا إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ بِرِيَهُ.

۳۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۳۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ حَلَفْنِي قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ

فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ بیمار پڑ جائے، بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرے۔

ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يُمْتَلِيَءَ جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُمْتَلِيَءَ شِعْرًا.

۳۷۶۱: ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا چھوٹا وہ شخص ہے جو کسی ایک شخص کی بجو کر تے کرتے پورے قبیلہ کی بجو کر دے (کہ ایک شخص کے برے ہونے سے پوری قوم تو بری نہیں ہوگئی) اور وہ شخص ہے جو اپنے والد سے اپنی نسب کی نقل کرے (اور کسی دوسرے کی طرف نسبت کرے) اور اپنی والدہ کے حق میں زنا کا اعتراف کرے (کیونکہ جب اپنے آپ کو اپنی والدہ کے شوہر کے علاوہ کسی اور کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگائی)۔

۳۷۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَعْظَمَ النَّاسَ فِرْيَةً لَرَجُلٍ هَاجَى رَجُلًا فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهِا وَ رَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ وَ زَنَى أُمَّهُ.

پاپ: چوسر کھیلنا

۴۳: بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

۳۷۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے اُس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

۳۷۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۳۷۶۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے گویا اُس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبوئے۔

۳۷۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شَبِهُ فَكَانَتْما عَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَ دَمِهِ.

☆ خلاصہ الباب بہت سخت وعید سنائی ہے چوسر کھیلنے والوں کو اکثر علماء کرام کے نزدیک چوسر، گنجه، شطرنج وغیرہ حرام ہیں یہ وہ کھیل ہیں جس کی وجہ سے نماز اور وقت ضائع ہو وہ مکروہ ہے اگر شرط لگا کر کھیلا تو جوا ہو گیا اور جوئے کی حرمت قرآن مکرم میں وارد ہے۔ اسی طرح اس دور کا کھیل کرکٹ ہے جو قوم میں کینسر کی طرح سراپت کر گیا ہے اوقات نماز بھی ضائع ہوتے ہیں اور دوسرے دُنیا کے کام بھی اسی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

۴۴: بَابُ اللَّعْبِ بِالْحَمَامِ

بَابُ: کبوتر بازی

۳۷۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا شُرَيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتَّبِعُ طَائِرًا فَقَالَ ' شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا ' .

۳۷۶۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص پرندہ کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَمْرِو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ شَيْطَانًا .

۳۷۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کبوتری کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمِ الطَّائِفِيُّ ثَنَا ابْنُ جَرِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا .

۳۷۶۶: حضرت عثمان سے بعینہ روایت مذکور ہے۔

۳۷۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفِ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رِوَادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو سَاعِدٍ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامًا فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا .

۳۷۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دیکھا تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

☆ خلاصہ الباب: کبوتر بازی ایسی شے ہے کہ چھتوں پر چڑھ کر پرندہ کو اڑاتے ہیں لوگوں کے گھروں پر نظر پڑتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ جوئے کے ساتھ اڑاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو شیطان کہا ہے۔

۴۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَأْحِدَةِ

بَابُ: تنہائی کی کراہت

۳۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَأْحِدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ بِلَيْلٍ وَوَأْحِدَةً .

۳۷۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں تنہائی کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو کوئی رات میں تنہا نہ چلے۔

۳۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَأْحِدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ بِلَيْلٍ وَوَأْحِدَةً .

۳۷۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں تنہائی کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو کوئی رات میں تنہا نہ چلے۔

۴۶: بَابُ اِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِيتِ

۳۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

۳۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو سَلَمَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ فَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَانِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوهَا عَنْكُمْ.

۳۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَانَا فَأَمَرَنَا أَنْ نُطْفِئُ سِرَاجَنَا

۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّزُولِ عَلَى الطَّرِيقِ

۳۷۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا هِشَامُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْرُلُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ.

۴۸: بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةِ عَلَيٍّ دَابَّةً

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْزُوقِ الْعَجَلِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِنَا قَالَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلْنَا أَحَدَنَا بِي يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

پاب: سوتے وقت آگ بجھا دینا

۳۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) مت چھوڑا کرو۔

۳۷۷۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھر والوں کا گھر جل گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ اس لیے سوتے وقت اسے بجھا دیا کرو۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت سے امور کا حکم فرمایا اور بہت سے امور سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ہمیں (سوتے وقت) چراغ گل کر دینے کا حکم فرمایا۔

پاب: راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستہ کے درمیان پڑاؤ مت ڈالا کرو (بلکہ راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا چاہیے) اور نہ ہی راستہ میں قضاء حاجت (بول و براز) کیا کرو۔

پاب: ایک جانور پر تین کی سواری

۳۷۷۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم استقبال کرتے۔ ایک بار میں نے اور حضرت حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) نے استقبال کیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے۔

۴۹: بَابُ تَتْرِبِ الْكِتَابِ

پاب: لکھ کر مٹی سے خشک کرنا

۳۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَنَّا سَأَلْنَا بَقِيَّةَ أَنبَاءِ أَبِي أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَرَبُّوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحَ
لَهَا: إِنَّ التُّرَابَ مُبَارَكٌ.

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے خطوط مٹی
سے خشک کر لیا کرو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ
مٹی بابرکت ہے۔

۵۰: بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ

پاب: تین آدمی ہوں تو دو (آپس

میں) سرگوشی نہ کریں

الثَّالِثِ

۳۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ
دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُ.

۳۷۷۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
تین ہوں تو دوسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ اس
لیے کہ اس سے تیسرے کو رنج پہنچ سکتا ہے۔

۳۷۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَرَمَاتِي هُنَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ.

۳۷۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے آدمی کو چھوڑ کر
دو کو سرگوشی سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب قرآن کریم میں بھی سرگوشی سے منع کیا گیا ہے فرمایا ہے کہ لوگ اکثر سرگوشیوں میں خیر اور بھلائی نہیں
البتہ صدقہ کرنے اور بھلائی کا حکم دینے اور لوگوں میں صلح کرانے میں سرگوشی اچھی اور بھلائی والی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بہت شفیق مہربان ہیں اپنی امت پر کہ دو آدمیوں کی سرگوشی سے تیسرے کو رنج اور دکھ ہوگا اس لئے منع فرمایا۔

۵۱: بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سَهَامٌ

پاب: جس کے پاس تیر ہو تو اسے

پریکان سے پکڑے

فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا

۳۷۷۷: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتِي هُنَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ.

۳۷۷۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک شخص مسجد میں تیر لیے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نوک تھام لے (کہ کسی کو
لگ نہ جائے)۔ اُس نے عرض کیا: جی! اچھا۔

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ

عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَيَّ نَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَيَّ نَصَالِهَا.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیرے کرہاری مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کا پیکان تھام لے۔ مبادا کسی مسلمان کو لگ جائے یا فرمایا کہ اس کی نوک پکڑ لے۔

۵۲: بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

پاب: قرآن کا ثواب

۳۷۷۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبُرَّةِ وَالَّذِي يَقْرُوهُ يَسْتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ

۳۷۷۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر معزز اور نیک اپنی فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو انک انک کر پڑھے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہو تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

۳۷۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عُنَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأُوا صَعْدًا فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ.

۳۷۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روز قیامت) صاحب قرآن کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا۔ ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہے پڑھے۔

۳۷۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْحَى الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ نَهَارَكَ.

۳۷۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت قرآن کریم تجھے ماندے شخص کی طرح آئے گا اور کہے گا: میں ہوں جس نے تجھے رات جگایا (قرآن پڑھنے یا سننے میں مصروف رہا) اور دن بھر پیا سا رہا۔

۳۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلْفَاتٍ عَظَامٍ سِمَانٍ؟

۳۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ گھر جائے تو اسے اپنے گھر میں تین گابھن موٹی عمدہ اونٹنیاں ملیں؟ ہم نے عرض کیا: جی پسند ہے۔ فرمایا: تین آیات جو تم میں سے کوئی نماز میں

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُوهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلْفَاتِ سَمَانَ عَظَامٍ

پڑھے اس کے حق میں تین گاہن، موئی، عمدہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۳۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْآنِ مِثْلُ الْأَيْلِ الْمُقَلَّةِ إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا يَعْقِلُهَا أَمْسَكَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ أَطْلَقَ عَقْلَهَا ذَهَبَتْ

۳۷۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی مثال اُس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو کہ اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو رُکارتا رہتا ہے اور اگر کھول دے تو چلا جاتا ہے۔

۳۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ أَوْ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمْدِي عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَيَقُولُ: ائْتِنِي عَلَيَّ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ مَجْدِي عَبْدِي فَهَذَا لِي وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَعْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

۳۷۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی۔ لہذا آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو! بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا (دنیا میں ورنہ آخرت میں) پھر بندہ کہتا: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری ثناء بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی۔ یہاں تک کا حصہ میرا تھا اور آئندہ آیت میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ یہ آیت

ہے جو میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا اور سورہ کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ نے جو مانگا اسے ملے گا۔

۳۷۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا
أَعْلَمُكَ أَكْبَرُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنْ
الْمَسْجِدِ؟
قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْرِجَ فَأَذْكَرْتُهُ فَقَالَ:
﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي
وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ.

۳۷۸۵: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میں
مسجد سے باہر نکلنے سے قبل قرآن کریم کی عظیم ترین
سورت نہ سکھاؤں؟ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے یاد دہانی کرا دی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ﴾ یہی سب سے مثنیٰ اور قرآن عظیم ہے جو عطا
ہوا۔

ف: اشارہ ہے اس ارشاد باری عزاسمہ کی طرف: ﴿ولقد اتيناك سبعا من المثاني والقران العظيم﴾ (مترجم)

۳۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو سَلْمَةَ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ
ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي
بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم
میں ایک سورۃ تیس آیتوں کی ہے۔ اس نے اپنے
پڑھنے والے (اور سمجھ کر عمل کرنے والے) کی سفارش
کی حتیٰ کہ اس کی بخشش کر دی گئی۔ تبارک الذی.....

۳۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ
بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سَهْبِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثَلَاثُ
الْقُرْآنِ.

۳۷۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر
ہے۔

۳۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
أَبِي قَيْسِ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَعْلَمُكَ أَكْبَرُ
الْوَاحِدِ الصَّمَدِ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: اَللّٰهُ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تہائی قرآن کے
برابر ہے۔

ف: بعض نسخوں میں اس کی جگہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ہے۔ (مترجم)

☆ خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کا اتنا بڑا ثواب قیامت کے دن ملے گا آج کل قراءت کی تعلیم کو معاذ اللہ فضول خیال کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے بہت بڑی دولت سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ قرآن ساری دولتوں سے بڑھ کر دولت ہے۔ حدیث ۳۷۸۲: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ فاتحہ کی سات آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے اور بندہ کی طرف سے باری تعالیٰ کی جناب میں درخواست ہے اسی واسطے اس سورۃ کا ایک نام تعلیم المسئلہ بھی ہے جس کے معنی ہیں ”سوال کی تعلیم“ چنانچہ سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ساری کی ساری ایک عاجزانہ درخواست ہے جو بندہ اپنے مولیٰ کے سامنے پیش کر رہا ہے یہاں اس کی حمد و ثناء بجالاتا ہے اسی کے لائق ہر خوبی ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے خالق و مالک اور ساری کائنات کا پروردگار رحمان و رحیم اور مالک روز جزا ہونے کا اقرار کرتا ہے اور پھر اپنی بندگی اور بے چارگی کا اعتراف کر کے اس سے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی توفیق مانگتا ہے۔ یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۸۵: جمہور مفسرین کے نزدیک ولقد اتینا سبعا من المثانی سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سبع مثانی سے مراد فاتحہ ہے اس کو سبع مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر (بار بار) پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ سورت دو بار اترتی پہلے مکہ مکرمہ میں پھر مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں یہ ہے کہ سبع مثانی سے وہ سبع طوال مراد ہیں یعنی سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۃ بقرہ سے سورۃ اعراف تک چھ سورتیں ہیں اور ساتویں سورت کے بارے میں دو قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ مل کر ایک سورت ہے اور اس وجہ سے درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور یہ دونوں سورتوں کا مجموعہ طوال کی ساتویں سورت ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سبع طوال کی ساتویں سورت سورہ یونس ہے اور ان سورتوں کو مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ان سورتوں میں فرائض و حدود اور احکام اور امثال عبرت کو مکرر بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا فضل کیا کہ یہ ساتویں مثانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پیغمبر کو یہ سورتیں عطا نہیں ہوئیں۔ یہ خلاصہ اس کا جو تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۷ ج ۲ میں بیان ہوا ہے۔

باب: یادِ الہی کی فضیلت

۵۳: بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

۳۷۹۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ ابْنُ كَسَابٍ قُتْنَا
 الْمُغْبِرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي
 هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ
 عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أَنْبُكُمْ بِخَيْرِ
 أَعْمَالِكُمْ وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ
 ۳۷۹۰: حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارا سب سے بہتر عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ تمہارے مالک کی رضا کا باعث ہو اور سب سے زیادہ تمہارے درجات بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لیے سونا

وَ خَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا
عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟
قَالُوْا وَ مَا ذَا لِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ.

وَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا
عَمِلَ امْرُؤٌ بِعَمَلٍ اَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ " مِنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ "

۳۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ
عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدُ اَنْ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا حَفَّتْهُمُ
الْمَلَائِكَةُ وَ تَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ
ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

۳۷۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اَنَا
مَعَ عَبْدِيْ اِذَا هُوَ ذَكَرَ وَ تَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَاتَاهُ.

۳۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنِي
مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ
شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ مِنْهَا بِشَيْءٍ
اَتَشَبُّتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانَكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ.

☆ خلاصہ الباب یعنی دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اصل ذکر تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اور منہیات سے اجتناب کرنا پھر زبان سے اللہ کا ذکر کرنا۔ صوفیہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی ذکر قلبی دوسری تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ دوسری عبادتیں (صدقہ و جہاد وغیرہ) ہاتھ پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ ذکر دل سے

چاندی خرچ (صدقہ) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو تو اس کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں (اور تمہیں شہید کریں)۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا عمل کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یاد اور معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو یادِ الہی سے بھی زیادہ عذابِ الہی سے نجات کا باعث ہو۔

۳۷۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں گواہی دیتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی کسی مجلس میں یادِ الہی میں مشغول ہو۔ فرشتے اُسے گھیر لیتے ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (تسلی اور طمانیت قلب) اترتی ہے اور اللہ اپنے پاس والے (مقرب) فرشتوں میں اُن کا تذکرہ فرماتا ہے۔

۳۷۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندہ کے ساتھ ہی ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتے اور میرے (نام یا احکام) کیلئے اسکے ہونٹ حرکت کریں۔

۳۷۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: اسلام کے قاعدے (اعمال خیر) میرے لیے تو بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ ان میں سے کوئی ایسی چیز مجھے بتادیں کہ میں اس کا اہتمام و التزام کر لوں۔ فرمایا: تمہاری زبان مسلسل یادِ الہی سے تر رہے۔

ہوتا ہے اور دل تمام اعضاء سے اشرف ہے یہی ذکر جہاد اکبر ہے۔ لیکن ذکر کے باب میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں پر ذکر جہاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہاد ہوگا جہاں سر اُپے وہاں سری ذکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر آیتہ اور عاجزی سے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے سورہ اعراف کی آیت ۲۰۵ میں غور کرنا چاہئے لیکن کچھ ناواقف لوگ زور زور سے پیکیکر پر یہ ذکر کرتے ہیں یہ طریقہ سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ جو عمل منہاج نبوت کے خلاف ہوگا وہ مقبول نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے۔ (علوی)

مذکورہ حدیث باب میں ایک بدو (دیہاتی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ ”میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے“ اس سے کچھ نا سمجھ حضرات یہ اعتراض کر بیٹھے ہیں کہ مولانا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اُس وقت جس وقت ابھی احکام مکمل نہیں اترے تھے ایک شخص حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہا ہے کہ میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے۔ یعنی اُن پہ عمل کرنا میرے لیے ممکن نہیں تو ہم جیسے عامی و گنہگار سے مولانا آپ تقاضا کرتے ہیں کہ سنت کی مکمل پیروی کریں۔

یہ تصور اپنے ذہن میں بٹھا لینے کی دو جوہات ہیں: ایک تو احادیث کا سرسری نظر سے مطالعہ کرنا اور دوسرا خود ہی صرف ایک ہی حدیث یا آیت کو تختہ مشق بنا لینا اور اُس سے کوئی نتیجہ اخذ کر لینا۔ چاہے دانستہ ہو یا نادانستہ۔ ارے بھائی! اگر بنظر غائر حدیث کا مطالعہ کریں تو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کچھ لوگوں کی طبیعت میں عجلت پسندی ہوتی ہے اور چونکہ صحابہؓ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بذات خود موجود رہتی تھی اس لیے اُن کی خواہش ہوتی تھی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں کوئی ایسی بات معلوم کریں جس سے یہ بشارت حاصل ہو جائے کہ جنت قریب ہی انتظار میں کھڑی ہے۔ اس کے علاوہ اُن کے سوالات سے ایک فائدہ اور حاصل ہو گیا کہ ہمیں اپنے اعمال خیر کرنے میں سہولت ہوگئی۔ ایسی احادیث کو اپنے مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ دیگر اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور دنیاوی اعمال مثلاً ایمانداری سے تجارت، لوگوں اور قرابت داروں کے ساتھ لین دین وغیرہ میں چاہے سستی ہو جائے بس دل مسلسل اللہ اللہ کرتا رہے تو بخشش پکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حاتھ)

باب: لا الہ الا اللہ کی فضیلت

۵۴: بَابُ فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۷۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمْرَةَ الزَّيْنَاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

۳۷۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ دونوں شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے: ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں

قَالَ الْعَبْدُ :

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“

اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے: ”لا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے

نے سچ کہا۔ تمہا میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب

بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ تو

ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے

علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب

بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ

کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے لیے ہی ہے

شاہی اور میرے لیے ہی ہیں تمام (خوبیاں اور

تعریفیں) اور جب بندہ کہتا ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے

بندہ نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور

گناہوں تکلیفوں سے بچنا اور نیک اعمال کی قوت مجھ

قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا

قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ

إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ

صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ:

قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَ

لِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِي“

قَالَ أَبُو اسْحَقٍ ثُمَّ قَالَ الْأَعْرَبِيُّ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ قَالَ

فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مَا قَالَ فَقَالَ مَنْ رَزَقَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ

تَمَسَّهُ النَّارُ.

ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ راوی ابو اسحق کہتے ہیں کہ میرے استاذ ابو جعفر نے اس کے بعد کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں

نے ابو جعفر سے پوچھا کہ کیا کہا؟ فرمایا: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو جائیں، اُسے نار دوزخ نہیں چھوئے

گی۔

۳۷۹۵: حضرت سعد المر یہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

کے انتقال کے بعد عمرؓ، طلحہؓ کے پاس سے گزرے تو

فرمایا: تمہیں کیا ہوا رنجیدہ کیوں ہو؟ کیا تمہیں اپنے چچا

زاد بھائی کی امارت اچھی نہیں لگتی؟ جواب دیا یہ بات

نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: مجھے

ایک کلمہ معلوم ہے جو بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا وہ

کلمہ اس کے نامہ اعمال کو روشن کر دے گا اور موت کے

وقت اس کی کلمہ کی خوشبو (اور اس کی وجہ سے راحت)

اس کے جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوگی پھر میں آپ

۳۷۹۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقٍ الهمداني ثنا محمد

بن عبد الوهاب عن مسعر عن اسماعيل بن ابي خالد

عن الشعبي عن يحيى بن طلحة عن ائمة سعد المرية

قالت مر عمر بطلحة بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه

وسلم فقال ما لك كئيبا اسأتك امرأة ابن امك قال

لا ولكن سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول النبي لا علم كليمه لا يقولها احد عند موته الا

كانت نورا لصحيفته وان جسده وروحه ليجد ان

لهاروحا عند الموت فلم اسأله حتى توفي قال انا

أَعْلَمَهَا هِيَ الَّتِي أَرَادَ عَمَّةٌ عَلَيْهَا وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّ شَيْئًا أَنْجَى نَسَهُ وَ كَلِمَةً دَرِيْفَتٌ نَسَهُ كَمَا كَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهَا وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّ شَيْئًا أَنْجَى نَسَهُ وَ كَلِمَةً دَرِيْفَتٌ نَسَهُ كَمَا كَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهَا وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّ شَيْئًا أَنْجَى نَسَهُ وَ كَلِمَةً دَرِيْفَتٌ نَسَهُ كَمَا كَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهَا

وہ کلمہ وہی ہے جو آپ نے اپنے چچا سے (کہلوانا) چاہا تھا اور اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کوئی چیز اس کلمہ سے بھی زیادہ آپ کے چچا کے لیے باعثِ نجات ہے تو ان کے سامنے وہی رکھ دیتے۔

۳۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُؤَقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

۳۷۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نفس کو بھی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اللہ اس کی بخشش فرمادیں گے۔

۳۷۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَ لَا تَتْرُكُ ذَنْبًا.

۳۷۹۷: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ سے کوئی عمل بڑھ نہیں سکتا اور یہ کسی گناہ کو (باقی) نہیں رہنے دیتا۔

۳۷۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي سُمَيْ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . كَانَ لَهُ عَدَلٌ عَشْرٍ وَ رِقَابٌ وَ كُتِبَتْ لَهُ مِئَةٌ حَسَنَةٍ وَ مُجِيَ عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَ كُنَّ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ وَ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا آتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ.

۳۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو دن میں سو بار لا الہ الا اللہ... کہے اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے تمام دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنتے ہیں اور کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں کرتا الا یہ کہ کوئی شخص یہ کلمات سو سے بھی زیادہ مرتبہ کہے۔

۳۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْعَدَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

۳۷۹۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز فجر کے بعد یہ کلمات پڑھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ

لَهُ الْمَلِكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَئِيءٌ قَدِيرٌ)) اُسے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے
قَدِيرٌ كَانَ كَعَتَاقِ رَقِيْبَةٍ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيْلٍ“
ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ کلمہ تجید کو پڑھیں یا پورا کلمہ اس طرح پڑھیں: لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شى قدیر لا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم.

باب: اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی

۵۵: بابُ فَضْلِ

فضیلت

الْحَامِدِينَ

۳۸۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: افضل ترین ذکر لا اله الا الله ہے اور افضل ترین دعا. الْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔

۳۸۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ ثنا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ كَثِيْرٍ بِسِْبِيْرِ بْنِ الْفَاكِهَةِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاسٍ بْنَ عَمْرِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

۳۸۰۱: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کے بندے نے کہا: یا رب..... ”اے اللہ! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں۔ جو آپ بزرگ ذات اور عظیم سلطنت کے شایان شان ہے“ تو فرشتوں (کرانہ کاتبین) کو دُشواری ہوئی اور انہیں سمجھ نہ آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں۔ چنانچہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! آپ کے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل باوجودیکہ اپنے بندہ کی اس بات سے واقف ہے پوچھا: انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اس نے کہا: یا رب..... تو اللہ عزوجل نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میرے

۳۸۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْمُنْدَرِيُّ الْجَزَامِيُّ ثنا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيْرِ مَوْلَى الْعُمَرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ قَدَامَةَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ اِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَ هُوَ غُلَامٌ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْضَفَرَانِ قَالَ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عِبَادًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ لِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَعَضَلْتُ بِالْمَلَكِيْنَ فَلَمْ يَدْرِ . يَا كَيْفَ يَكْتَبَانِيهَا فَصَعِدَ اِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ يَا رَبَّنَا اِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَذَرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَ يَارَبِّ اِنَّهُ قَالَ يَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَ عَظِيْمِ سُلْطَانِكَ فَقَالَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ لهُمَا اُكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى يَلْقَانِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا.

بندے کا یہی کلمہ لکھ دو۔ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اس کا اُس کو اجر دوں گا۔

۳۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا رَجُلٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ذَ الَّذِي قَالَ هَذَا؟ قَالَ الرَّجُلُ أَنَا وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ لَقَدْ فَتَحَتْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ.

۳۸۰۲: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کے ساتھ نماز ادا کی۔ ایک مرد نے کہا: الحمد... جب رسول اللہ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: یہ حمد کس نے کی؟ اُس مرد نے عرض کیا: میں نے اور میرا خیر اور بھلائی کا ہی ارادہ تھا۔ فرمایا: اس (کلمہ) حمد کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور عرش سے نیچے کوئی چیز بھی اسے روک نہ سکی۔

۳۸۰۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدِ الْأَزْرَقِ أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۳۸۰۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی پسندیدہ چیز (یا بات) دیکھتے تو ارشاد فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جب ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

۳۸۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ.

۳۸۰۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کرتے تھے: ”ہر حال میں اللہ ہی کے لیے تعریف (اور شکر) ہے۔ اے میرے پروردگار! میں اہل دوزخ کی حالت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَلَّالِ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبَةَ ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدِ نِعْمَةٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ.

۳۸۰۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر نعمت فرمائیں اور وہ نعمت پر الحمد للہ کہے تو اس بندہ نے جو دیا وہ بہتر ہے اس سے جو اُس نے لیا۔

☆ خلاصہ الباب اللہ تعالیٰ حمد سے خوش ہوتے ہیں اس کو افضل ترین دعا قرار دیا ہے۔

۳۸۰۲: سبحان اللہ رب ذوالجلال اپنی حمد سے کتنے خوش ہوتے ہیں اور یہ کلمات عرش تک جا پہنچتے ہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۵۶: بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

بَابُ: سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا مُحَمَّدُ
بُنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى
اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۳۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے ترازو میں بھاری اور رحمن کے پسندیدہ ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۳۸۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا حَمَّادُ
بُنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَنَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَ هُوَ يُغْرَسُ غَرَسًا فَقَالَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تُغْرَسُ؟ فَقُلْتُ غَرَسًا لِي قَالَ أَلَا
أَذُوكَ عَلَى غَرَسٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ هَذَا؟

۳۸۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے نبی کا گذر ہوا تو فرمایا: ابو ہریرہ! کیا پورے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: اس سے بہتر درخت تمہیں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: کہو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لیے ایک درخت لگے گا۔

قَالَ تَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ
وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

۳۸۰۸: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ یہ ذکر اللہ میں مشغول تھیں۔ جب دن چڑھ گیا یا دوپہر ہو گئی تو آپ واپس تشریف لائے۔ یہ اسی حالت میں (ذکر اللہ میں) مشغول تھیں۔ فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے یہ چار کلمات تین بار کہے۔ وہ تمہارے ذکر سے بڑھ کر اور زنی اور بھاری ہیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ مِذَاذَ كَلِمَاتِهِ“۔

۳۸۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
تَنَا مُسَعَّرٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
رَشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَ هِيَ
تَذْكُرُ اللَّهُ فَرَجَعَ حِينَ أَرْتَفَعَ النَّهَارُ أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَ هِيَ
كَذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتُ مِنْذُ فَمَنْتُ عَنْكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ هِيَ أَكْثَرُ وَ أَرْجَعُ أَوْ أَوْزَانُ مِمَّا قُلْتُ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خُلُقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ
اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِذَاذَ كَلِمَاتِهِ“

۳۸۰۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: جو تم اللہ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو، مثلاً: سبحان اللہ... الحمد للہ۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور

۳۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الطَّحَّانِ عَنْ عَوْنِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أَخِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

شہد کی کھیوں کی طرح بھنھناتے ہیں۔ اپنے کہنے والے کا ذکر (اللہ کی بارگاہ میں) کرتے ہیں۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ ہمیشہ (اللہ کی بارگاہ میں) اُسکا ذکر کرنے رہے (تو اُسے چاہیے کہ ان کلمات پر دوام اختیار کرے)۔

۳۸۱۰: ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے کیونکہ میں عمر سیدہ ناتوان اور بھاری بدن والی ہوگی ہوں (مشقت والی عبادت دشوار ہوگی ہے) فرمایا: سو بار اللہ اکبر کہا کرو اور سو بار الحمد للہ کہا کرو اور سو بار سبحان اللہ کہا کرو۔ یہ تمہارے لیے راہ الہی میں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔

۳۸۱۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمات تمام کاموں سے افضل ہیں جو بھی پہلے کہہ لو کچھ حرج نہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

۳۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سو بار کہے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں اگر سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

۳۸۱۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ يَنْعَطِفُنْ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ ذَوِي كُدُوبٍ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ (أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ) مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ.

۳۸۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَيْمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيِّ ثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَدُنْتُ فَقَالَ كَبِرَى اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ أَحْمَدِي اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقِيَةٍ.

۳۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ يَدْبَاتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

۳۸۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشْتَاءُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ.

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

اَكْبَرُ فَاِنَّهَا يَغْنِي يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا رہتا ہے۔

☆ خلاصہ الباب ۳۸۰۶: اتنے آسان کلمات کو ہر وقت ورد زبان رکھنا چاہئے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو انہی کلمات پر ختم فرمایا ہے۔ ۳۸۱۳: گناہوں کے بخشے کا بہت آسان طریقہ سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے۔ لیکن اذکار سے صفائے بخشے جاتے ہیں کبیرہ گناہ توبہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

باب: اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا

۵۷: بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

۳۸۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم شہار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ میں سو بار فرماتے: رب اغفر لی.... الرحیم۔ ”اے میرے پروردگار! میری بخشش فرما اور توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا لَنُعَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں دن میں سو مرتبہ۔

۳۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

۳۸۱۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں دن میں ستر مرتبہ۔

۳۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعِيْرَةَ ابْنِ أَبِي الْحَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرنے میں میری زبان بے قابو تھی لیکن اہل خانہ سے بڑھ کر کسی اور کی طرف تجاوز نہ کرتی تھی (کہ ان کے والدین یا کسی اور رشتہ دار کے متعلق کچھ دوں البتہ ان کے متعلق کوئی سخت ست کلمہ زبان سے نکل جاتا تھا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعِيْرَةَ ابْنِ أَبِي الْحَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُعِيْرَةَ عَنْ حَذِيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي وَكَانَ لَا يَغْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ آيْنَ أَنْتَ مِنْ

الاستغفار؟

کیا تو فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔

تَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

روزانہ ستر مرتبہ استغفار کیا کرو۔

۳۸۱۸: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری ہے اُس کے لیے جو اپنے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار پائے۔

۳۸۱۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارِ الْجَمْمُصِيِّ تَنَا أَبِي تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزَقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَسْرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوْبٌ لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا.

۳۸۱۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کو لازم کر لے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لیے آسانی پیدا فرما دیں گے اور ہر تنگی میں اس کے لیے راہ بنا دیں گے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔

۳۸۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُضْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

۳۸۲۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا سَ رَوَايَتٌ هِيَ كَه نَبِيُّ دُعَا فِي فَرَمَا يَا كَرْتِي تَحِي: ”اے اللہ! مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دیجئے جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں۔“

۳۸۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا.

خلاصہ الباب ۵۷ ۳۸۱۲ تا ۳۸۲۰: استغفار کی برکت سے تکالیف دور ہو جاتی ہیں روزی کشادہ ہوتی ہے مال و اولاد عنایت کی جاتی ہے۔ رحمت باری کا نزول ہوتا ہے اس کی تائید سورہ ہود میں موجود ہے۔

پاب: نیکی کی فضیلت

۵۸: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

۳۸۲۱: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے اُسے دس گنا اجر ملے گا اور اس سے بڑھ کر بھی اور جو بدی لائے تو بدی کا بدلہ اس بدی کے بقدر ہوگا بلکہ کچھ بخشش بھی ہو جائے گی اور جو ایک باشت میرے قریب ہو میں ایک

۳۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرًا مِثْلَهَا وَمَنْ أَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلَهَا أَوْ أَغْفَرُ وَمَنْ

تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَ مَنْ آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هُوَ وَلَهُ وَ
مَنْ لَقِيَنِي بِقَرْبَا الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ لَمْ لَا يُشْرِكْ بِي شَيْئًا
لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب
آئے میں دو ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو چل کر میرے
پاس آئے میں دوڑ کر اُسکے پاس جاتا ہوں اور جو زمین بھر
خطائیں کر کے میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی قسم کا
شریک نہ کرتا ہو میں اُسی قدر مغفرت لے کر اُس سے ملتا ہوں۔

۳۸۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي
بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ
ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ
خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ
آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَرُونَ.

۳۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا: میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے ساتھ
ہوں (اُسکے موافق معاملہ کرتا ہوں) اور جب وہ مجھے یاد
کرے میں اُسکے ساتھ ہی ہوتا ہوں اگر وہ مجھے (اپنے
جی میں یاد کرتے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں
اور اگر وہ مجھے جمع میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر جمع میں
اُسکو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو
میں ایک ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر
میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اُسکے پاس آتا ہوں۔

۳۸۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ لَهُ
الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ قَالَ اللَّهُ
سُبْحَانَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَ أَجْرِي بِهِ.

۳۸۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے
ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل دس گنا سے سات سو
گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ
اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میری خاطر ہوتا ہے۔ میں
خود ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا۔

☆ خلاصہ الباب: سبحان اللہ! مالک ارض و سماء کتنے رحیم ہیں کہ بندہ کی تھوڑی سی محنت پر اپنا قرب و رضاء عطا فرماتے
ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے ان حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر اتنے مخفی طریقہ سے کیا جائے کہ جو ارج و
اعضاء بالکل حرکت نہ کریں۔ واقعی اس میں اخلاص ہے اور اخلاص سے تھوڑا عمل بھی کافی ہو جاتا ہے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ نَبِيَّ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

بَابُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

إِلَّا بِاللَّهِ

کی فضیلت

۳۸۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ
۳۸۲۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟

فُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہتے سنا تو فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! (یہ ان کا نام ہے) میں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور فرمائیے۔ فرمایا، کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

۳۸۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۳۸۲۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَدَنِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي يَا حَازِمُ أَكْتَبِرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

حضرت حازم بن حرملة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: حازم! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ بکثرت کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس کلمہ کے ”خزانہ جنت“ میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اس کیلئے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اٹھائے گا جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس لفظ سے کلمہ کی عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں یہ ایک جوہر ہے کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہو سکتی ہے ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی و کوشش و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ دوسرا مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ”گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بجالانا اللہ کی مدد و توفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں“۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الدعاء

کتاب دُعا کے ابواب

باب: دُعا کی فضیلت

۱: باب فَضْلِ الدُّعَاءِ

۳۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے دُعا نہ مانگے، اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ.

۳۸۲۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا عبادت ہی تو ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔“

۳۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سُبَيْحِ الْكِنْدِيِّ عَنِ السُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾. [غافر: ۶۰]

۳۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا بْنُ دَاوُدَ تَنَا عُمَرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ

خلاصہ الباب ☆ ۳۸۲۷: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو۔ ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم و کریم اور بندہ پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اس سے پیار آتا ہے۔ ۳۸۲۸: اصل حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا عین عبادت ہے۔“

غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بندے جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری محنتیں اور کوششیں کرتے ہیں اسی طرح کی ایک کوشش دعا بھی ہے جو قبول ہوگی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور اس کو کوشش کا پھل مل گیا اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش بھی رایگاں نہ گئی۔ بلکہ دعا کی ایک مخصوص نوعیت ہے اور وہ یہ کہ وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذات خود عبادت ہے اور عین عبادت ہے اور وہ اس پہلو سے وہ بندے کا ایک مقدس عمل ہے جس کا پھل اس کو آخرت میں ضرور ملے گا جو آیت کریمہ آپ نے سند کے طور پر تلاوت فرمائی اس سے یہ بات صراحتاً معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعائیں عبادت ہے۔ ۳۸۲۹: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعائیں عبادت ہے اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور دعا ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت و عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اس میں ہے۔

۲: بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پاب: رسول اللہ ﷺ کی دعا کا بیان

۳۸۳۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے میرے پروردگار! میری مدد فرمائیے اور میرے خلاف (کسی دشمن کی) مدد نہ فرمائیے اور میری نصرت فرمائیے اور میرے خلاف نصرت نہ فرمائیے اور میرے حق میں تدابیر کر دیجئے اور میرے خلاف تدبیر نہ فرمائیے اور مجھے ہدایت پر قائم رکھئے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دیجئے اور جو میری مخالفت کرے اس کے خلاف (میری) مدد فرمائیے۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا مطیع بنا لیجئے اور آپ (اللہ عزوجل) اپنے لیے رونے، گڑگڑانے والا اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا لیجئے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرمائیے اور میرا گناہ دھو دیجئے اور میرے دل کو راہ راست پر رکھئے اور میری زبان کو درست کر دیجئے اور میری نجت کو مضبوط کر دیجئے۔“

۳۸۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَنَةَ أَحَدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ ثَنَا وَوَكَيْعٌ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ مِنْدُ خَمْسِينَ سَنَةً ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ الْجَمَلِيُّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتَبِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْحٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ رَبِّ ائْتِنِي وَلَا تَعْنُ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهَدْيَ لِي وَانصُرْ عَلَيَّ مَنْ بَعَثَ عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ مُطِيعًا إِلَيْكَ أَوْ اِهْمَا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَأَغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَتَبِّثْ حُجَّتِي وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي.“

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ قُلْتُ لَوْ كَيْعَ أَقُولُهُ
فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ قَالَ نَعَمْ.

ابوالحسن طنافیسی کہتے ہیں میں نے کبھی ” سے کہا کہ
میں وتر میں یہ دُعا پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي
عُبَيْدَةَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ آتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا مَا
عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ فَرَجَعَتْ فَاتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ
الَّذِي سَأَلَتْ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا
عَلِيٌّ قَوْلِي لَا: بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَتْ فَقَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ
رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ
كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلِ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ أَنْتَ
الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ
بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ
الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاعْزِزْنَا مِنَ
الْفَقْرِ.

۳۸۳۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہؓ نبیؐ کی
خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے
ان سے فرمایا: میرے پاس (خادم) نہیں کہ تمہیں دوں، وہ
واپس ہو گئیں۔ اس کے بعد نبیؐ ان کے پاس تشریف لے
گئے اور فرمایا: جو تم نے مانگا وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اس
سے بہتر چیز تمہیں پسند ہے؟ علیؑ نے ان سے کہا: کہو کہ غلام
سے بہتر چیز مجھے پسند ہے۔ انہوں نے یہی عرض کیا تو
رسول اللہؐ نے فرمایا: کہو: ”اے اللہ! سات آسمانوں کے رب
اور عرش عظیم کے رب، ہمارے رب اور ہر چیز کے رب،
تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ آپ
ہی اول ہیں۔ آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ہی آخر
ہیں۔ آپ کے بعد کچھ نہ ہوگا۔ آپ ظاہر (غالب) ہیں۔
آپ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور آپ پوشیدہ ہیں۔ آپ
سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما
دیجئے اور ہمیں فقر سے غناء عطا فرما دیجئے۔“

۳۸۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَاقِيُّ وَمُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى
وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

۳۸۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا
کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى
وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى)) ”اے اللہ! میں آپ سے ہدایت،
تقویٰ، پاکدامنی اور غنی مانگتا ہوں۔“

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
نُصَيْرٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَغَلِّمْنِي مَا بَنْفَعُنِي وَزِدْنِي

۳۸۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو علم آپ نے
مجھے عطا فرمایا۔ مجھے اس سے نفع عطا فرما اور مجھے ایسا علم
دیجئے جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ

فرما دیجئے۔ ہر حال میں اللہ کے لیے تعریف اور شکر ہے اور میں دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۳۸۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ بکثرت یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر استقامت عطا فرما دیجئے۔ ایک مرد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے حالانکہ ہم آپ پر ایمان لائے اور جو دین آپ لائے اس کی تصدیق کر چکے۔ فرمایا: بلاشبہ دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ ان کو پلٹ دیتے ہیں اور اعمشؓ (راوی) نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔

۳۸۳۵: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کوئی دُعا سکھا دیجئے۔ جو نماز میں بھی مانگا کروں۔ فرمایا: کہو: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ ہی گناہوں کو بخشنے والے ہیں۔ لہذا میری بخشش فرما دیجئے۔ اپنی بارگاہ سے (خصوصی) مغفرت اور بخشش اور مجھ پر رحمت فرمائیے بلاشبہ آپ بہت بخشنے والے اور بہت مہربان ہیں۔“

۳۸۳۶: حضرت ابوامامہؓ باہلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے۔ آپ لاشیٰ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ ہم کھڑے ہو گئے تو فرمایا: ایامت کرو جیسا فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے حق میں دُعا فرمادیں۔ فرمایا: اے اللہ! ہماری بخشش فرما۔ ہم پر رحمت فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہماری عبادات قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ

عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَيِّرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخَافُ عَلَيْنَا.

وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنَ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يَقْلِبُهَا وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِأَصْبَعِيهِ.

۳۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۳۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَيَّ عَصَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسٍ بَعْظُمَانِيهَا: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَعَوْتَ اللَّهُ لَنَا قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا

”کَلَّةٌ“

سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما۔
راوی کہتے ہیں ہم نے چاہا کہ آپ ہمارے لیے مزید
دعا فرمائیں۔ فرمایا: میں نے تمہارے لیے ہر لحاظ سے
جامع دُعا نہ کر دی۔ (یعنی یقیناً کر دی)۔

قَالَ فَكَانَ مَا أَحْبَبْنَا أَنْ يَزِيدَنَا فَقَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ
جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ؟

۳۸۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ!
میں چار چیزوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں: ایسے علم
سے جو نفع نہ دے ایسے دل سے جو ڈرے نہیں
(متواضع نہ ہو) ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دُعا
سے جو قبول نہ ہو۔

۳۸۳۷: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ
بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَزْوَاجِ مِنَ عِلْمٍ لَا
يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاةٍ
لَّا يُسْمَعُ

خلاصۃ الباب ☆ یہ دعا بہت جامع ہے اس جیسی جامع دعاؤں کا خاص قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہر دعا میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش کیا ہے کہ میں زندگی کے ہر معاملہ میں تیرا محتاج ہوں خود عاجز
اور بے بس ہوں یہاں تک کہ اپنے ظاہر و باطن اور زبان و قلب پر بھی میرا بیزار اور قابو نہیں۔ اپنے اخلاق و جذبات اور
اعمال و احوال کی اصلاح میں بھی تیری نظر کرم کا محتاج ہوں میری صحت اور بیماری بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ دشمنوں اور
بدخواہوں کے شر سے تو ہی میری حفاظت فرما سکتا ہے میں اس معاملہ میں بھی عاجز و بے بس ہوں۔ تو کریم رب و داتا ہے اور
میں سائل و مبتلا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال عبدیت ہے اور بلاشبہ یہ کمال آپ پر ختم ہے اور یہ دوسرے
کمالات سے بالاتر ہے۔۔۔ صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم۔ ۳۸۳۶: فارس کے لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ صاحب اقتدار اور با
وجاہت و معزز لوگ جب مجلس میں آتے تو دوسرے لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے۔ جیسا کہ آج کل بھی یہی متکبرین کا
طریقہ ہے اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور صرف کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک
مرتبہ حضرت سعد بن معاذ کے آنے پر صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اس کے علاوہ دوسری
حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے پر صحابہ کرام کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اپنے کسی محل
میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی مخالفت اس حدیث میں وارد ہوئی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کھڑے ہونے کو
ضروری سمجھنا اور ہمیشہ کسی بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا اس کو ناپسند کیا کیونکہ اس میں تکبر بھی ہے اور دوسرے لوگوں کو
اذیت دینا بھی ہے اور ایسے شخص کے لئے جہنم کی وعید بھی آئی ہے۔

۳: بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۳۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۳۸۳۸: سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کلمات سے
 دُعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ
 کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تو نگری کے فتنے
 کے شر سے اور ناداری کے فتنے کے شر سے اور مسیح
 (کانے) دجال کے فتنے کے شر سے۔ اے اللہ! میری
 خطاؤں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرے
 دل کو خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے آپ نے سفید
 کپڑے کو میل سے صاف بنایا اور میرے اور میری خطاؤں
 کے درمیان اس طرح دُوری پیدا کر دیجئے (مجھے خطاؤں
 سے اتنا دُور کر دیجئے) جس طرح آپ نے مشرق و مغرب
 کے درمیان دوری کی۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا
 ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ سے اور تادان سے۔

نُمَيْرِحَ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ جَمِيعًا عَنْ
 هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ
 الْعَنَى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ: وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
 اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلْحِ وَالْبَرْدِ وَ نَقِّ قَلْبِي مِنَ
 الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَ بَاعِدْ
 بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْمَاتَمِ
 وَ الْمَغْرَمِ.

۳۸۳۹: حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے
 سیدہ عائشہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہؐ کیا دُعا مانگا
 کرتے تھے؟ فرمانے لگیں: آپؐ یہ دُعا مانگا کرتے
 تھے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان
 کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے
 شر سے جو میں نے نہیں کئے۔“

۳۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ
 سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ دُعَاءِ كَانَ يَدْعُو
 بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ
 أَعْمَلْ.

۳۸۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ
 ہمیں یہ دُعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح
 قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ ”اے اللہ! میں عذاب
 جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے
 آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور کانے دجال کے فتنے سے

۳۸۴۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا بَكْرُ بْنُ
 سَلِيمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَا
 السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ

جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.“
آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے
آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ فَالْتَمَسْتُهُ
فَوَقَعْتُ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ
وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بَرِضَاكَ مِنْ
شَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ
نَفْسِي.“

۳۸۴۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک
شب میں نے رسول اللہؐ کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کیا۔
میرا ہاتھ (اندھیرے میں) آپ کے تلووں کو لگا۔
آپ مسجد میں تھے اور (سجدہ میں) آپ کے پاؤں
کھڑے تھے۔ آپ یہ دُعا مانگ رہے تھے: ”اے
اللہ! میں آپ کی رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ
کی ناراضگی سے اور آپ کے درگزر کی پناہ چاہتا ہوں،
آپ کی سزا سے اور میں آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں،
آپ سے۔ میں آپ کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ آپ
ایسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔“

۳۸۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَّاضٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ تُظْلِمَ أَوْ تُظَالَمَ.“

۳۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو محتاجی سے
اور قلت سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم
بننے سے۔

۳۸۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ.“

۳۸۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے علم نافع مانگا کرو اور علم
غیر نافع سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

۳۸۴۴: سَيِّدُنا عُمَرُ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے، بخل سے اور ذلیل
عمری سے اور عذابِ قبر سے اور دل کے فتنہ سے۔ وکیع
فرماتے ہیں کہ دل کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی
غلط عقیدہ پر مرے اور اسے اس عقیدہ سے توبہ کا موقع
نہ ملے۔

۳۸۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرْدَلِ الْعُمُرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.“

قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الرَّجُلَ . يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ لَا
يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهَا.

خلاصہ الباب ☆ ذخیرہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ماثور و منقول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود کیں یا امت کو ان کی تعلیم و تلقین فرمائی ان میں زیادہ تر وہ ہیں جن میں

اللہ تعالیٰ سے کسی دنیوی یا اخروی روحانی یا جسمانی، انفرادی یا اجتماعی نعمت اور بھلائی کا سوال کیا گیا ہے اور مثبت طور پر کسی حاجت اور ضرورت کے لئے استدعا کی گئی ہے اس سلسلہ میں چند دعائیں گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں اس باب میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جن میں کسی خیر و نعمت اور کسی مثبت حاجت و ضرورت کے سوال کے بجائے دنیا یا آخرت کے کسی شر سے اور کسی بلا اور آفت سے پناہ مانگی گئی ہے اور حفاظت و بچاؤ کی استدعا کی گئی ہے۔ ان دعاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فساد کوئی فتنہ اور کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو غور کرنے اور سمجھنے والوں کے لئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت روشن معجزہ ہے کہ آپ کی دعائیں انسانوں کی دنیوی و اخروی، روحانی اور جسمانی، انفرادی اور اجتماعی ظاہری اور باطنی مثبت اور منفی ساری ہی حاجتوں اور ضرورتوں پر حاوی ہیں اور خفی سے خفی اور باریک سے باریک حاجت نہیں بتائی جاسکتی جس کو آپ نے بہتر سے بہتر پیرائے میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو۔ ان احادیث میں جن دعاؤں کا ذکر ہے ان میں چند چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے فکرو غم قرضہ کا بار اور انتہائی بڑھاپا کہ جس میں ہوش و حواس صحیح سالم نہ رہیں جس کو قرآن پاک میں ”ارذل العمر“ فرمایا گیا ہے اور جہنم قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگی گئی اس کے ساتھ ہی علم غیر نافع سے بھی پناہ مانگی گئی ہے ان سب سے ہر چیز انسان کے لئے اور خصوصاً مسلمان کے لئے یا آخرت میں سخت مضر اور تکلیف دینے والی ہے خاص طور پر کفر کا فتنہ کہ ساری زندگی کفر و شرک میں گزر جائے کہ شرک و کفر جیسی لعنت سے استغفار نہ کرے تو ہمیشہ کا خسارہ ہے۔

پہلے باب: جامع دعائیں

۴: بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

۳۸۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا بِزَيْدِ بْنِ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَجَمِّعْ أَصَابِعِي وَالْأَرْبَعِ إِلَّا الْأَبْهَامَ فَإِنَّهُ هَوْلَاءُ يَجْمَعُنْ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ.

۳۸۴۵: حضرت طارقؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے رب سے (دعا) مانگوں تو کیا عرض کروں؟ فرمایا: کہا کرو ”اے اللہ! میری بخشش فرما۔ مجھ پر رحمت فرما۔ مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور آپ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیاں جمع کر کے فرمایا کہ یہ کلمات تمہارے لیے تمہارے دین اور دنیا کو جمع کر دیں گے۔

۳۸۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۳۸۴۶: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی: ”اے اللہ! میں آپ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ جو مجھے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَأَلْتُكَ وَ نَبِيِّكَ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا غَاذَبَهُ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا.

معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں تمام تر شر سے دُنیا کے اور آخرت کے جس کا مجھے علم ہے اس سے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ! میں آپ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو آپ سے آپ کے بندہ اور نبیؐ نے مانگی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ ہر فیصلہ جو آپ نے میری بابت فرمایا اسے خیر بنا دیجئے۔

۳۸۴۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَحْسِنُ ذَنْدَنَتَكَ وَ لَا ذَنْدَنَةَ مُعَاذٍ قَالَ حَوْلَهَا نَدْنِدُنُ.

۳۸۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا: تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور واللہ! میں آپ کی گنگناہٹ اور معاذؓ (جو ہمارے امام ہیں) کی گنگناہٹ نہیں سمجھتا (کہ آپ اور معاذؓ کیا دعا مانگتے ہیں) فرمایا: ہم بھی اسی کے گرد (جنت کا سوال اور دوزخ سے پناہ) گنگناہٹے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان دعاؤں کے ایک ایک جز پر غور کیا جائے انسان کو دنیا اور آخرت میں جس چیز کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے یہ ان سب پر حاوی ہیں بلاشبہ جس کو دنیا اور آخرت میں عافیت اور مغفرت کا پروان مل جائے اسے سب کچھ مل گیا ہے اور جنت کا حصول تو ہر مسلمان کا مطلوب و مقصود ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان دعاؤں کو حفظ کر لے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے۔

پاؤپ: عفو (درگزر) اور عافیت (تندرستی)

۵: بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ

کی دُعا مانگنا

وَالْعَافِيَةِ

۳۸۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی

۳۸۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ

خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ

ابْنِي فُذَيْكٍ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ.

قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ.

۳۸۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْجَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَقَامِي هَذَا عَامَ الْأَوَّلِ (ثُمَّ بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتِ أَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

۳۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةً

کے رسول! کوئی دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے عفو اور عافیت مانگو۔ پھر دوسرے روز آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے عفو اور عافیت طلب کرو۔ پھر تیسرے روز حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا دعا افضل ہے؟ فرمایا: اپنے رب سے دُنيا و آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرو۔ جب تمہیں دُنيا و آخرت میں عفو اور عافیت مل جائے تو تم فلاح یافتہ ہو گئے۔

۳۸۴۹: حضرت اوسط بن اسماعیل بجلی فرماتے ہیں کہ جب نبی اس دنیا سے تشریف لے گئے تو انہوں نے سیدنا ابو بکرؓ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ میری اس جگہ گزشتہ سال کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ گورونا آ گیا۔ کچھ دیر بعد فرمایا: سچ کا اہتمام کرو کہ یہ نیکی کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں (لے جانے والی) ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت اور تندرستی مانگتے رہو کیونکہ کسی کو بھی یقین (ایمان) کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی اور باہم حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق (بلاعذر شرعی) نہ کرو اور ایک دوسرے سے منہ مت موڑو کہ پشت اس کی طرف رکھو اور بن جاؤ اللہ کے بندے! بھائی بھائی۔

۳۸۵۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فرمائیے اگر مجھے شب قدر نصیب ہو جائے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: کہنا اے اللہ! آپ بہت

الْقَدْرِ مَا أَدْعُوا قَالَ تَقُولِينَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.

درگزر فرمانے والے ہیں۔ درگزر کرنے کو پسند کرتے ہیں اس لیے مجھ سے درگزر فرمائیے۔

۳۸۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِي عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادِ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلَ مِنْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعَاذَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۳۸۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ اس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں مانگتا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمَعَاذَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ”اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔“

پاب: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے

۶: بَابُ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ

آپ سے ابتداء کرے (پہلے اپنے لیے مانگے)

فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عاد کے بھائی (ان کی طرف مبعوث نبی حضرت ہود علیہ السلام پر رحمت فرمائے۔

۳۸۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَآخَاعَادٍ.

پاب: دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی

۷: بَابُ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ

نہ کرے

مَا لَمْ يَعْجَلْ

۳۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلد بازی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیسے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے اللہ سے دعا مانگی مگر اللہ نے قبول ہی نہیں کی۔ (یعنی سنی ہی نہیں)۔

۳۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُيَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ قِيلَ وَكَيْفَ يَعْجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ اللَّهَ فَلَمْ يُسْتَجِبِ اللَّهُ لِي.

پاب: کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر

۸: بَابُ لَا يَقُولُ الرَّجُلُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں

إِنْ شِئْتَ

۳۸۵۴: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۸۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ نَسَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلْيُعْزِمِ فِي الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ.

نے فرمایا: تم میں کوئی ہرگز یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں۔ مانگنے میں پختگی اختیار کرنی چاہیے (کہ اے اللہ! آپ ضرور مجھے بخش دیں کہ آپ کے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں) کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

خاصۃ البواب ☆ حدیث ۳۸۵۲ تا ۳۸۵۳: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے کر لے اس میں تواضع ہے اور نیز ہر بندہ محتاج ہے۔ نیز دعا کرنے والے کو عجلت اور جلد بازی سے منع کیا گیا ہے بعض لوگ دعا کرتے ہیں لیکن قبولیت کے آثار جب نظر نہیں آتے تو دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا باری تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے۔ مسلمان کی دعا خیر کبھی رایگاں نہیں جاتی یا تو وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگتا ہے۔ یا دعا کی برکت سے ناگہانی آفت و مصیبت ٹل جاتی ہے یا اس دعا پر آخرت میں اجر و ثواب مل جائے گا۔

بَاب: اسْمِ الْعَظْمِ

۹: بَابُ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ

۳۸۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ شُهْرَبِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمُ اللَّهِ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَاللَّهُمَّ اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ أَوَّلُ عَمْرَانَ

۳۸۵۵: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَاللَّهُمَّ اللَّهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اور سورہ آل عمران کی ابتداء: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا...﴾

۳۸۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ فِي سُورَةِ ثَلَاثِ الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانَ وَطَهُ.

۳۸۵۶: حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ تین سورتوں میں ہے۔ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور طہ۔

یہ حدیث قاسم سے بواسطہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مُوسَى فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عَيْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۳۸۵۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کو ایک شخص

مَقُولٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَخْدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

کو یہ کہتے سنا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَخْدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے ذریعہ سوال کیا جس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو وہ مالک عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا أَبُو خَزِيمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْمَنَانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

۳۸۵۸: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ... تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کے ذریعہ اللہ سے سوال کیا، جس کے ذریعہ مانگا جائے تو اللہ عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الصَّيْدِ لَانِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّاقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَخْبِ إِلَيْكَ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجِبتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أُعْطِيتَ وَإِذَا اسْتُرْحِمتَ بِهِ رَحِمتَ وَإِذَا اسْتَفْرَجْتَ بِهِ فَرَجْتَ.

۳۸۵۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ...)) اور ایک روز آپ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ نام بتا دیا ہے کہ جب وہ نام لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے وہ نام سکھا دیجئے۔ فرمایا: تمہارے لیے وہ مناسب نہیں، اے عائشہ۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ہٹ گئی اور کچھ دیر بیٹھی، پھر کھڑی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چوما۔ پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ اسمِ تعلیم فرما دیجئے۔ فرمایا: عائشہ! تمہیں سکھانا تمہارے لیے ہی

قَالَتْ وَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ دُنِّيَ عَلَيَّ الْإِسْمَ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ؟

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي فَعَلِمْتِيهِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَخَيَّيْتُ وَجَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ فُتِمْتُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْتِيهِ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ: يَا عَائِشَةُ أَنْ

أَعْلَمَكَ إِنَّهُ لَا يَسْعَى لِكَ أَنْ تَسْأَلِي بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا: موزوں نہیں، اس لیے کہ مناسب نہیں کہ تم اسم کے قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں اس پر میں کھڑی ہوئی، وضو کیا اور دو رکعات ادا کیں۔ پھر میں نے دعا مانگی: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ وَأَدْعُوكَ...)) الرَّحِيمِ. وَاذْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمَنِي قَالَتْ فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ الَّتِي دَعَوْتُ بِهَا.

کہا: ((مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمَنِي)) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا: وہ اسم انہیں اسماء میں سے ہے جن سے تم نے (ابھی) دُعا مانگی۔

خلاصہ الباب ☆ ۳۸۵۵: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص عظمت و امتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے ان اسماء کو حدیث میں ”اسم اعظم“ کہا گیا ہے لیکن صفائی اور صراحت کے ساتھ ان کو متعین نہیں کیا گیا ہے بلکہ کسی درجہ میں مبہم رکھا گیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک ”اسم اعظم“ نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء حسنی کو ”اسم اعظم“ کہا گیا ہے ان میں سے ”الہ“ بھی اسم اعظم ہے اور ذوالجلال والا کرام اور حنان و منان اور لفظ اللہ اور برالرحیم بھی ہیں اور باب کی احادیث سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس نوع کے علوم و معارف سے خاص طور پر نوازا ہے انہوں نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰: باب أسماء الله عز وجل کے اسماء کا بیان

۱۰: باب أسماء الله عز وجل

۳۸۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّنَعَانِيِّ ثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّيْمِيِّ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۳۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی تنانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے (سمجھ کر اور اس کے مطابق اعتقاد بھی رکھے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے تنانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ اللہ تعالیٰ طاق ہیں، طاق کو پسند فرماتے ہیں جو ان ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا :
 مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا إِنَّهُ وَتَرَى حُبَّ النُّورِ مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ
 الْجَنَّةَ وَهِيَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ 'الْأَوَّلُ 'الْآخِرُ 'الظَّاهِرُ
 'الْبَاطِنُ 'الْخَالِقُ 'السَّلَامُ 'الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّمُ 'الْعَزِيزُ
 الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ السَّمِيعُ
 الْبَصِيرُ الْعَلِيمُ الْعَظِيمُ الْبَارُ الْمُتَعَالِ الْجَلِيلُ الْجَمِيلُ
 الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْحَكِيمُ الْقَرِيبُ
 الْمُجِيبُ الْغَنِيُّ 'الْوَهَّابُ 'الْوَدُودُ الشُّكُورُ الْمَاجِدُ الْوَجِدُ
 الْوَالِي الرَّاشِدُ الْعَفُورُ الْعَفُورُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ التَّوَّابُ الرَّبُّ
 الْمَجِيدُ الْوَلِيُّ الشَّهِيدُ الْمُبِينُ الْبُرْهَانُ الرَّؤُفُ الرَّحِيمُ
 الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الْقَوِيُّ الشَّدِيدُ الصَّارُ
 النَّافِعُ الْبَاقِي الْوَاقِي الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ
 الْمُعِزُّ الْمُنْذِلُّ الْمُقْسِطُ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ الْقَائِمُ
 الدَّائِمُ الْحَافِظُ الْوَكِيلُ الْفَاطِرُ السَّمِيعُ الْمُعْطَى الْمُحْيِي
 الْمُمِيتُ الْمَنَاعُ الْجَامِعُ الْهَادِي الْكَافِي الْآبَدُ الْعَالِمُ
 الصَّادِقُ النُّورُ الْمُنِيرُ التَّمَامُ الْقَدِيمُ الْوَتْرُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ
 الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

قال زهير فبلغنا من غير واحد من أهل العلم
 أن أولها يفتح بقول: لا إله إلا الله وحده لا شريك له
 له الملك وله الحمد بيده الخير وهو على كل شيء
 قدير لا إله إلا الله له الأسماء الحسنى.

اسماء یہ ہیں: اللَّهُ یہ نام اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے
 مخصوص ہے۔ غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا نہ حقیقتاً
 نہ مجازاً۔ اس ذاتی نام کو چھوڑ کر باقی جتنے نام ہیں وہ
 سب صفاتی نام ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت ہی کے
 اعتبار سے ہیں۔ الوَاحِدُ ایک۔ کوئی اُس کا شریک
 نہیں۔ الصَّمَدُ سردارِ کامل جو سب سے بے نیاز
 اور سب اس کے محتاج۔ یعنی ذات و صفات کے اعتبار
 سے ایسا کامل مطلق کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس
 کے محتاج ہیں۔ الْأَوَّلُ سب سے پہلا یعنی اس سے
 پہلے کوئی موجود نہ تھا۔ الْآخِرُ سب سے پچھلا۔ یعنی
 جب کوئی نہ رہے وہ موجود رہے گا۔ الظَّاهِرُ
 آشکارا ہر چیز کا وجود ظہور اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے
 لہذا کائنات کی ہر چیز اور ہر ذرہ اس کی ہستی اور
 وجود پر روشن دلیل ہے لہذا اللہ تعالیٰ خوب ظاہر ہے۔
 اس کا ایک مطلب غالب بھی ہے یعنی وہ ایسا غالب والا ہے
 کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں ہے۔ الْبَاطِنُ
 پوشیدہ۔ اس کی ذات کی کنہ اور اس کی صفات کے حقائق
 تک عقل کی رسائی نہیں ہے۔ کسی ایک صفت کا احاطہ بھی
 کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اپنی رائے سے اس کی کچھ کیفیت
 بیان کر سکتا ہے لہذا اس اعتبار سے اس سے زیادہ کوئی
 پوشیدہ نہیں ہے۔ نیز وہ ایسا چھپا ہے کہ اس سے پرے

کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے اوجھل ہو کر پناہ مل سکے۔ الْخَالِقُ مشیت اور حکمت کے مطابق ٹھیک اندازہ
 کرنے والا اور اس اندازہ کے مطابق پیدا کرنے والا۔ اس نے ہر چیز کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی۔ کسی کو چھوٹا اور کسی
 کو بڑا اور کسی کو انسان اور کسی کو حیوان، کسی کو پہاڑ اور کسی کو پتھر اور کسی کو کھجی اور کسی کو مچھر غرض ہر ایک کی ایک خاص مقدار
 مقرر کر دی ہے۔ الْبَارِي بلا کسی اصل کے اور بلا کسی خلل کے پیدا کرنے والا۔ الْمَصُورُ طرح طرح کی
 صورتیں بنانے والا کہ ہر صورت دوسری صورت سے جدا اور ممتاز ہے۔ الْمَلِكُ بادشاہ حقیقی اپنی تدبیر اور تصرف

میں مختار مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور سچ ہے۔ السَّلام آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المؤمن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المُهيِّم ہر چیز کا نگہبان۔ العزیز عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پاسکتا ہے۔ الجبار جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور گبڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المتكبر انتہائی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرحمن نہایت رحم والا۔ الرحيم بڑا مہربان۔ اللطيف باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادارک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخبير بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السميع سب کچھ سننے والا۔ البصير سب کچھ دیکھنے والا۔ العليم بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العظيم بہت عظمت والا۔ البار بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المتعال بہت بلند۔ الجليل بزرگ قدر۔ الجميل بہت جمال والا۔ الحي بذات خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القيوم کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ القادر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ القاهر غلبہ والا۔ العلی بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحکيم بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القريب بہت قریب۔ المجيب دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغني بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اس سے مستغنی نہیں۔ الوهاب بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور نامتو ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الودود بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشکور بہت قدردان۔ المجاہد بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الواجب غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوالی کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ الرائد راہ راست پر لانے والا۔ الغفور بہت معاف کرنے والا۔ الغفور بہت بخشنے والا۔ الحليم بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الکریم بہت مہربان۔ التواب توبہ قبول کرنے والا۔ الرب پروردگار۔ المجید بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الولی مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبت اور ناصر۔ الشہید حاضر و ناظر اور

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ، حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ، دلیل۔ الرَّوْفُ، بڑا ہی مہربان، جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّجِيمُ، بے حد مہربان۔ الْمُبْدِيُّ، پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ، دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاعِثُ، مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ النَّوَارِثُ، تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ”آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟“ اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلَّهِ الْوَحِيدِ الْقَهَّارِ﴾ ”ایک قہار اللہ کی“۔ الْأَقْوَى، بہت زور آور۔ الشَّدِيدُ، سخت۔ النَّضَارُ، النَّفَاعُ، ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِي، ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ الْوَاقِي، بچانے والا۔ الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْمُقَابِضُ، تنگی کرنے والا۔ الْمُبْسِطُ، فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسِطُ، عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ، بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ نُورِ الْقُوَّةِ، قوت والا۔ الْمَتِينُ، شدید قوت والا جس میں ضعف، اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْقَائِمُ، ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الدَّائِمُ، برقرار۔ الْحَافِظُ، بچانے والا۔ النَّوَكِينُ، کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْفَاعِلُ، پیدا کرنے والا۔ السَّمِيعُ، سننے والا۔ الْمُعْطِي، عطا کرنے والا۔ الْمُحْيِي، زندگی دینے والا۔ الْمُمِيتُ، موت دینے والا۔ الْمَنَافِعُ، روک دینے ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ، حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ، دلیل۔ الرَّوْفُ، بڑا ہی مہربان، جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّجِيمُ، بے حد مہربان۔ الْمُبْدِيُّ، پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ، دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے

میں مختارِ مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشاہی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بیچ ہے۔ السَّلام آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المُؤمِن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المُهَيِّم ہر چیز کا نگہبان۔ العَزِيز عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پاسکتا ہے۔ الْجَبَّار جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ الْمُتَكَبِّر انتہائی بلند اور برتر، جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرَّحْمَن نہایت رحم والا۔ الرَّحِيم بڑا مہربان۔ اللطيف باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادارک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الْخَبِير بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ الْمَسْجِع سب کچھ سننے والا۔ الْبَصِير سب کچھ دیکھنے والا۔ الْعَلِيم بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ الْعَظِيم بہت عظمت والا۔ الْبَار بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ الْمُتَعَال بہت بلند۔ الْجَلِيل بزرگ قدر۔ الْجَمِيل بہت جمال والا۔ الْحَي بذاتِ خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو، جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ الْقَيُّوم کائناتِ عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ الْقَادِر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ الْقَاهِر غلبہ والا۔ الْعَلِي بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الْحَكِيم بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ الْقَرِيب بہت قریب۔ الْمُجِيب دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الْغَنِي بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ الْوَهَّاب بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناقص ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الْوَدُّوُن بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الْمُشْكِر بہت قدر دان۔ الْمَاجِد بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الْمُجِيب غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الْوَالِي کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ الرَّاشِد راہ راست پر لانے والا۔ الْعَفُو بہت معاف کرنے والا۔ الْعَفُوْر بہت بخشنے والا۔ الْحَلِيم بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الْكَرِيم بہت مہربان۔ التَّوَّاب توبہ قبول کرنے والا۔ الرَّبُّ پروردگار۔ الْمَجِيد بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الْوَلِي مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبت اور ناصر۔ الشَّهِيد حاضر و ناظر اور ظاہر و باطن پر مطلع

اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ دلیل۔ الرُّؤْفُ بڑا ہی مہربان جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ بے حد مہربان۔ الْمُبْدِيُّ پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدسے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاعِثُ مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ الْوَارِثُ تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لَمَنْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ”آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟“ اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ”ایک قہار اللہ کی“۔ الْقَوِيُّ بہت زور آور۔ الْمُشِيدُ سخت۔ النَّضَارُ الضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِي ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ النَّوَاقِي بچانے والا۔ الْمُخَافِضُ الرِّافِعُ پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْمُقَابِضُ تنگی کرنے والا۔ الْبَاسِطُ فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعِزُّ الْمُدْلُّ عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسِطُ عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ ذُو الْقُوَّةِ قوت والا۔ الْمُتِينُ شدید قوت والا جس میں ضعف، اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْمُقَابِلُ ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الدَّائِمُ برقرار۔ الْمُحَافِظُ بچانے والا۔ النَّوَكِي کارساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْمُفَاطِرُ پیدا کرنے والا۔ الْمَسْمُوعُ سنے والا۔ الْمُعْطَى عطا کرنے والا۔ الْمُحِبُّ زندگی دینے والا۔ الْمُمِيتُ موت دینے والا۔ الْمَنَاعُ روک دینے والا اور باز رکھنے والا۔ جس چیز کو وہ روک لے کوئی اس کو دے نہیں سکتا۔ الْمُجَامِعُ سب لوگوں کو جمع کرنے والا یعنی قیامت کے دن اور مرکب اشیاء میں تمام متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا۔ الْمُهَادِي سیدھی راہ دکھانے اور بتانے والا کہ یہ راہ سعادت ہے اور یہ راہ شقاوت ہے اور سیدھی راہ پر چلانے والا بھی ہے۔ الْمُكَفِي کفایت کرنے والا۔ الْمُؤَدِّي ہمیشہ برقرار۔ الْعَالِمُ جاننے والا۔ الصَّادِقُ سچا۔ النُّورُ وہ بذات خود ظاہر اور روشن ہے اور دوسروں کو ظاہر اور روشن کرنے والا ہے۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرتا ہو۔ آسمان وزمین سب ظلمتِ عدم میں چھپے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو عدم کی ظلمت سے نکال کر نور و وجود عطا کیا۔ جس سے سب ظاہر ہو گئے۔ اس

لیے وہ ”نور السموات والارض“ یعنی ”آسمان وزمین کا نور“ ہے۔ الْمُنِيرُ روشن کرنے والا۔ النَّامُ ہر کام کو پورا کرنے والا۔ الْقَدِيمُ ازلی۔ الْوَكْرُ کیتا (طاق/کیلا) الْاِحْدُ ذات و صفات میں کیتا اور یگانہ۔ یعنی بے مثال اور بے نظیر۔ الصَّمَدُ جو کسی کا محتاج نہیں۔ ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ الَّذِي لَمْ يَلِدْ جس کی اولاد نہیں۔ وَلَمْ يُولَدْ اور جو کسی کی اولاد نہیں۔ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اِحْدٌ اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ”اللہ“ البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں انہی کو اسماء حسنیٰ کہا گیا ہے۔ شارحین حدیث اور علماء کا اس پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اسماء الہیہ صرف نناوے میں مخصوص نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں کیونکہ تتبع اور تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے اس لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے نناوے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی نگہداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف نناوے ناموں کا احصاء کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ حدیث پاک کے جملہ ”من احصاها دخل الجنة“ کی تشریح میں علماء اور شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء الہیہ کے مطالب سمجھ کر اور ان کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا جن کے یہ اسماء صفوات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء حسنیٰ کے تقاضوں پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ تیسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ نناوے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ان کے ذریعہ سے اس سے دعا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ امام بخاری نے ”من احصاها“ کی تشریح ”من حفصها“ (جس نے ان کو یاد کیا) سے کی ہے بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں ”من حفصها“ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے۔

باب: والد اور مظلوم کی دعا

۱۱: بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهِ.

۳۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا، (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهِ.

۳۸۶۳: حضرت امّ حکیم بنت وداغ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا، (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

جَرِيرٌ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ جَرِيرٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَّاعِ
الْحَزْرَاعِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ دُعَاءُ
الْوَالِدِ يُفْضَى إِلَى الْحِجَابِ“۔

علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: والد کی دعا (اللہ کے
خاص) حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی قبول ہوتی
ہے)۔

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ

پاؤں: دُعا میں حد سے بڑھنا منع ہے

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ مَعْقِلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ
الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتَهَا فَقَالَ أَيُّ بَنِي سَلِ
اللَّهِ الْجَنَّةِ وَغُذِبِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي
الدُّعَاءِ.

حضرت عبداللہ بن معقل نے اپنے صاحبزادے
کو یہ دعا مانگتے سنا: ”اے اللہ! میں آپ سے مانگتا
ہوں سفید محال جنت کے دائیں حصہ میں جب میں
جنت میں داخل ہوں۔“ تو فرمایا: پیارے بیٹے! اللہ
سے جنت مانگو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگو (اور بس)
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: عنقریب
کچھ لوگ دعا میں حد سے بڑھنا شروع کر دیں گے۔

۱۳: بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

پاؤں: دُعا میں ہاتھ اٹھانا

۳۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى كَرِيْمٌ
يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صَفْرًا (أَوْ
قَالَ) خَائِبَيْنِ

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: تمہارا پروردگار بہت باحیاء اور کریم (مغز و
مہربان اور جواد و فیاض) ہے۔ اسے اس بات سے حیاء
آتی ہے کہ اسکا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ
پھیلائے پھر وہ اس کے ہاتھ خالی اور ناکام لوٹا دے۔

۳۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ

۳۸۶۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے دعا

ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ

مانگو تو اپنی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر

بِطُورٍ كَفَيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاَمْسَحْ

مت رکھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے

بِهِمَا وَجْهَكَ

چہرہ پر پھیر لو۔

☆ خلاصہ الباب دعا میں ہاتھ اٹھانا اور آخرت میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب بتواتر

ثابت ہے۔ امام نووی نے شرح مہذب میں قریباً تیس حدیثیں اس کے متعلق یکجا کر دی ہیں اور تفصیل سے ان حضرات کی

غلط فہمی کی حقیقت واضح کی ہے جن کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے دعا میں ہاتھ

اٹھانے کا انکار کر دیا ہے۔

۱۴: بَابُ مَا يَدْعُوْنَ بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

بَابُ: صَبْحٍ وَشَامٍ

كِي دُوعَا

۳۸۶۷: حضرت ابو عیاشؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت یہ دعا مانگے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ... تو اسے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور شام کو یہی کلمات پڑھے تو صبح تک ایسا ہی رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: ایک مرد کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ کی طرف منسوب کر کے یہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: ابو عیاش نے سچ کہا۔

۳۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! ہم نے صرف آپ کی وجہ سے (قدرت سے) صبح کی اور آپ ہی کی قدرت سے شام کی اور آپ ہی کی خاطر جنیں گے اور آپ ہی کی خاطر جان دیں گے اور شام ہو تو بھی یہی دعا مانگا کرو۔“

۳۸۶۹: حضرت ابان بن عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمانؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ بھی ہر روز صبح اور ہر شام کو یہ کلمات کہے: بِسْمِ اللّٰهِ... الْعَلِيمِ تین بار۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی ضرر پہنچے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابان کو فالج تھا۔ ایک شخص اُن کی طرف (تعجب سے)

۳۸۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الرَّزْقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عَدْلٌ رَقِيبَةٌ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ فَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسَى وَإِذَا أَمْسَى فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ.

قَالَ فَرَأَى رَجُلًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَا يَرَى النَّاسِمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يَرَوِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ.

۳۸۶۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوتُ وَالْيَكِ الْمَصِيرُ.

۳۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ.

دیکھنے لگا تو حضرت ابان نے اس سے کہا: دیکھتے کیا ہو۔ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے بیان کی لیکن ایک روز میں پڑھ نہ سکا (بھول گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی آٹل تقدیر مجھ پر جاری فرمادیں۔

قَالَ وَكَانَ ابَانٌ قَدْ اَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالَجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ابَانٌ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ
اَمَا اِنَّ السَّحَابَةَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ
اَقْلَهُ يَوْمَئِذٍ لِيُنْصِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ.

۳۸۷۰: رسول اللہ کے خادم حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان یا انسان یا بندہ (راوی کو لفظ میں شک ہے کہ کیا فرمایا تھا) صبح، شام یہ کلمات کہے: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا... تو اللہ تعالیٰ اُسے روزِ قیامت ضرور راضی اور خوش فرمائیں گے۔

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ
ثَنَا مُسْعَرٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ خَادِمِ
النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمَسِّي وَ حِينَ يُصْبِحُ
رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ.

۳۸۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح، شام یہ دعائیں نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (یعنی ضرور مانگتے تھے): ((اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَ آمِنْ رُوعَاتِي وَ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَ مِنْ فَوْقِي وَ اَعُوذُ بِكَ أَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)).

۳۸۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَائِسِيُّ ثَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا
عَبَادَةَ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَ حِينَ
يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ اسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَ دُنْيَايَ
وَ أَهْلِي وَ مَالِي اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَ آمِنْ رُوعَاتِي وَ
احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ
شِمَالِي وَ مِنْ فَوْقِي وَ اَعُوذُ بِكَ أَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

وکیج نے کہا کہ آخری جملہ میں دھنسنے سے پناہ مانگی۔

وَ قَالَ وَ كَيْعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ.

۳۸۷۲: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: (سید الاستغفار) اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں آپ کے عہد (عہد الست) اور وعدہ پر بقدر استطاعت قائم ہوں۔ میں نے جو کام کیے انکے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کے انعامات کا

۳۸۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيْنَةَ ثَنَا
الْوَلِيدُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ وَ
أَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوؤُ بِنِعْمَتِكَ وَ أَبُوؤُ بِنِعْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِي

فَاتَهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ .

قاتل اور معترف ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری۔ اسلئے میری بخشش فرما دیجئے کہ گناہوں کو صرف آپ ہی بخشتے ہیں۔ جو بندہ یہ کلمات دن یا رات میں کہے پھر اسی دن یا رات کو اُسے موت آجائے تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَ لَيْلِيهِ فَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

خلاصۃ الباب ☆ ہر آدمی کے لئے رات کے بعد صبح ہوتی ہے اور دن ختم ہونے پر شام آتی ہے گویا ہر صبح اور ہر شام زندگی کی ایک منزل طے ہو کر اگلی منزل شروع ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے عملی نمونہ سے امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ و مستحکم کرے۔ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اپنے قصوروں کے اعتراف کے ساتھ معافی مانگے اور مسائل اور بھکاری بن کر رب کریم سے مناسب وقت دعائیں کرے۔

۱۵ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أُوِيَ

پالپ : سونے کے لیے بستر پر آئے تو کیا دعا

مانگے؟

إِلَى فِرَاشِهِ

۳۸۷۳ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگا کرتے: ”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے (اگانے والے) تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ میں ہر جانور کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ اول ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور آپ ہی آخر ہیں، آپ کے بعد کچھ نہیں۔ آپ ہی باطن ظاہر ہیں، آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور آپ ہی باطن میں سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض ادا کر دیجئے اور مجھے مفلس سے غنی کر دیجئے۔“

۳۸۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثنا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلِ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ .

۳۸۷۴ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے ازار کا کنارہ کھول لے اور اس سے اپنا بستر جھاڑ لے۔ اسلئے کہ اُسے معلوم نہیں کہ اس

۳۸۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْعَمْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ

ثُمَّ الْيَنْفُضُ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعُ عَلَى شِقْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْيَقُلُ رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَقْعُهُ فَإِنْ أَسْكَنْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

ہی کے امر سے میں اٹھوں گا۔ اگر آپ میری جان روک لیں تو اس پر رحمت فرمائیں اور اگر چھوڑ دیں (اور میں بیدار ہوں) تو اس کی ایسے ہی حفاظت فرمائیے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدُ بْنُ شُرْحَيْلٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ غَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مُضْطَجِعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذتین پڑھتے اور دونوں ہاتھ پورے جسم پر پھیر لیتے۔

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ إِذَا أَخَذْتَ مُضْجِعَكَ أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ اسْلُمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا إِلَّا إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسُتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ نَبِيَّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّ مَكَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مَكَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا كَثِيرًا.

۳۸۷۶: حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے لیے جھکا دیا اور اپنی پشت آپ کے سہارے پر رکھی اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ کی طرف رغبت سے اور آپ ہی کے خوف سے کوئی ٹھکانہ نہیں اور کوئی پناہ نہیں آپ سے مگر آپ ہی کا ڈر ہے۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر (ایمان لایا) جنہیں آپ نے بھیجا۔ اگر تم اسی رات میں مر گئے تو تمہاری موت فطرت (دین حق) پر آئی اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بہت بھلائی حاصل ہوئی۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنِ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ (يَعْنِي الْيُمْنَى) تَحْتَ خَدِّهِ: ثُمَّ

۳۸۷۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے پھر کہتے: ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا دیجئے۔

قَالَ اللَّهُمَّ قِسِيْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعُثُ (أَوْ تَجْمَعُ) جس روز آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے، جمع کریں عبادک۔“

☆ خلاصۃ الباب نیند کو موت سے بہت مشابہت ہے سونے والا مردے ہی کی طرح دنیا و ما فیہا سے بے خبر ہوتا ہے اس لحاظ سے نیند بیداری اور موت کے درمیان کی ایک حالت ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کے ساتھ ہدایت فرماتے تھے کہ جب سونے لگو تو اس سے پہلے دھیان اور اہتمام سے اللہ کو یاد کرو۔ گناہوں سے معافی مانگو اور اس سے مناسب وقت دعائیں کرو مثلاً ان دعاؤں کے معوذتین کا پڑھنا بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اور زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ صبح و شام کم از کم یہی سورتیں پڑھ لیں اور ہاتھوں پر پھونک مار کر تمام جسم پر پھیر لیں تو یہی ان شاء اللہ کافی ہو جائے گا۔

۱۶ : بَابُ مَا يَدْعُوْنَ بِهِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

۳۸۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِيْ غَمِيْرُ ابْنِ هَانِيٍّ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ ابْنُ أَبِي أُمِيَّةٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ثُمَّ دَعَا رَبَّ اغْفِرْ لِيْ غَفِيْرَةً. قَالَ الْوَلِيدُ : أَوْ قَالَ دَعَا اسْتَجِيبْ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَنَوَّضًا ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ.

۳۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رِبِيْعَةَ بِنْتُ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ يَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مِنَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهُوِيِّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

۳۸۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۳۸۷۸ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو رات میں اچانک بیدار ہو اور بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ.....)) پھر یہ دعا مانگے: ”اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے۔“ اُس کی بخشش ہو جائے گی۔ راوی حدیث ولید کہتے ہیں کہ یا میرے استاذ! امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ کہے کہ کوئی بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔ پھر اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

۳۸۷۹ : حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتے ۴ روہ رات میں نبیؐ کو بہت دیر تک یہ کہتے سنتے: سبحان اللہ رب العالمین پھر آپ ﷺ فرماتے: سبحان اللہ و بحمدہ۔

۳۸۸۰ : حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ خَدِيفَةَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُورُ.
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار
ہوتے تو کہتے: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا
أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُورُ.))

۳۸۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ
ابْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ
عَلَى طُهُورٍ ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَأَلَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ
الدُّنْيَا أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ.
۳۸۸۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو بندہ بھی رات کو با وضو سوائے پھر رات میں
اچانک اُس کی آنکھ کھلے اُس وقت وہ دنیا یا آخرت کی
جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں
گے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں بشارت سنائی گئی ہے کہ جو بندہ رات کو آنکھ کھولنے پر اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید اور
تسبیح و تحمید اور اس کی مدد کے بغیر اپنی عاجزی و بے بسی کے اعتراف کے یہ کلمے پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی
مغفرت و بخشش کی دعا مانگے یا اور کوئی دعا کرے تو وہ ضرور قبول فرمائی جائیگی۔

باب: سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا

۷ : بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

۳۸۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشْرٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ
أُمِّهِ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتٍ
أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.
۳۸۸۲: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں مصیبت میں پڑھتی
ہوں۔

((اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.))

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ هِشَامِ
صَاحِبِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ :
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّعْيِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
قَالَ وَ كَيْعٌ مَرَّةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِيهَا كُلُّهَا.
۳۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مصیبت کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ.....)) و کج راوی
نے ایک مرتبہ ہر کلمہ کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اضافہ
بھی کیا۔

خلاصہ الباب ☆ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہر قسم کی دعائیں تلقین فرمادی ہیں خوشی کے موقع ہوں
یا مصیبت و پریشانی کے موقع کی۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے اور اسی کو اپنا تالیا اور ماویٰ سمجھے۔

۱۸ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

پاپ: کوئی شخص گھر سے نکلے تو

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

یہ دُعَا مَآئِکَ

۳۸۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

۳۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْمِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ.

۳۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ (أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ) كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُؤَكَّلَانِ بِهِ فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَا هُدَيْتَ وَإِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَا وَقِيَتْ وَإِذَا قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ قَالَ كُفَيْتَ قَالَ فَيَلْقَاهُ قَرِيبَاهُ فَيَقُولَانِ مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ.

۳۸۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

۳۸۸۴: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبیؐ جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ کہتے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گمراہ ہونے، پھسل جانے سے، ظلم کرنے سے، ظلم کئے جانے سے، جہالت کرنے سے اور اس سے کہ میرے ساتھ کوئی جہالت کا برتاؤ کرے۔“

۳۸۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو ارشاد فرماتے: بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ۔

۳۸۸۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جب مرد اپنے گھر یا کوٹھری کے دروازہ سے باہر آئے تو دو فرشتے اس کے ساتھ مقرر ہوتے ہیں۔ جب یہ کہے: بِسْمِ اللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری راہنمائی کی گئی اور جب وہ کہتا ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں: تیری حفاظت کی گئی اور جب وہ کہتا ہے: تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ۔ تو وہ کہتے ہیں تیری کفایت کی گئی۔ پھر اس سے اس کے دونوں شیطان ملتے ہیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ تم اس آدمی سے کیا (شرک کروانا) چاہتے ہو جس کی راہنمائی ہو چکی، کفایت ہو چکی، حفاظت بھی ہو چکی۔

۳۸۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

۳۸۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

۳۸۸۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْمِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ.

۳۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ (أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ) كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُؤَكَّلَانِ بِهِ فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَا هُدَيْتَ وَإِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَا وَقِيَتْ وَإِذَا قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ قَالَ كُفَيْتَ قَالَ فَيَلْقَاهُ قَرِيبَاهُ فَيَقُولَانِ مَاذَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ.

پاپ: گھر داخل ہوتے وقت کی دُعا

۱۹ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۳۸۸۷: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

۳۸۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

ابن جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ ذُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ ذُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ.

نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: جب مرد اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے ہوئے اللہ کو یاد کرے اور کھاتے وقت بھی (مثلاً بسم اللہ کہے) تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (اس گھر میں) نہ سونے کیلئے جگہ ہے نہ رات کا کھانا اور جب آدمی گھر میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ مل گیا اور جب

کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔

پالپ: سفر کرتے وقت کی دعا

۲۰: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

۳۸۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ يَتَعَوَّذُ) إِذَا سَافَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَابِيَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ.

۳۸۸۸: حضرت عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سفر کے وقت یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف سے اور سفر سے لوٹنے کے بعد بری حالت سے (کہنا کام لوٹوں یا پہنچوں تو گھر میں مالی جانی نقصان یا بیماری کی حالت دیکھوں) اور ترقی کے بعد تنزلی سے اور مظلوم کی بددعا سے اور گھر یا مال کا برا حال دیکھنے سے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ واپسی پر بھی آپؐ یہی دعا فرماتے۔

وَادْعَاةِ الْمَظْلُومِ وَ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا.

پالپ: باد و باراں کا منظر دیکھتے وقت

۲۱: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى

يَهُ دُعَاؤُهُ

السَّحَابِ وَالْمَطَرِ

۳۸۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنَ الْأَفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَ إِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا

۳۸۸۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کسی بھی اُفق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اُسے چھوڑ دیتے اگرچہ (نفل) نماز ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طرف منہ کر کے کہتے: ”اے اللہ! ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا“ اگر وہ برستا تو فرماتے: ”اے اللہ! جاری

نافعاً مرتین أو ثلاثة وإن كشفه الله عز وجل و لم يُمْطِرْ
حَمْدُ اللَّهِ عَلَى ذَلِكَ.

۳۸۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ
حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعَشِيرِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنِي نَافِعُ أَنَّ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا صَيِّبًا هَيِّئْنَا.

۳۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ ثَنَا مُعَاذُ
بْنِ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلْهَا صَيِّبًا
هَيِّئْنَا. إِذَا رَأَى مَجِيئَةَ تَلَوْنَ وَجْهَهُ وَتَغَيَّرَ وَ دَخَلَ وَ خَرَجَ
وَ أَقْبَلَ وَ أَدْبَرَ فَإِذَا أَمْطَرَتْ سُرِي عَنْهُ قَالَ فَذَكَرْتُ لَهُ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْضَ مَا رَأَتْ مِنْهُ فَقَالَ وَ مَا
يُذَرِيكَ؟ لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ هُوَ دَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا
مُسْتَقْبِلًا أَوْ دَيْبِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُنْطَرِنًا بَلْ هُوَ مَا
اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ الْآيَةَ.

۳۸۹۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہؐ جب اُبرد دیکھتے تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، رنگ
بدل جاتا۔ آپؐ کبھی اندر آتے، کبھی باہر جاتے، کبھی
سامنے آتے اور کبھی منہ پھیر لیتے (غرض اضطراب اور
بے چینی طاری رہتی) جب بارش ہوتی تو آپؐ کی یہ
کیفیت جاتی رہتی۔ میں نے آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا تو
فرمایا: تمہیں کیا خبر! شاید یہ ایسا ہی ہو جیسے قوم ہود نے کہا
جب انہوں نے اپنی وادیوں کی طرف اُبر آتا دیکھا کہ یہ
بادل ہے جو ہم پر برسے گا (اس میں پانی نہیں) بلکہ یہ وہی
عذاب ہے جس کی تمہیں جلدی تھی۔ آیت کے آخر تک۔

باب: مصیبت زدہ کو دیکھے تو

۲۲: بَابُ مَا يَدْعُوا بِهِ الرَّجُلُ إِذَا نَظَرَ

یہ دُعا پڑھے

إِلَى أَهْلِ الْبَلَاءِ

۳۸۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
اچانک مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ پڑھے: الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي عَافَانِي مِمَّا بَلَكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقَ تَفْصِيلاً تو وہ اس مصیبت سے عافیت میں رہے گا
کوہ کوئی، کسی قسم کی مصیبت ہو۔

۳۸۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ
مُضْعَبٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ (وَ لَيْسَ بِصَاحِبِ
ابْنِ عُيَيْنَةَ) مَوْلَى آلِ الرَّبِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَجِئَتِهِ صَاحِبُ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا بَلَكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ
مِمَّنْ خَلَقَ تَفْصِيلاً غُوفِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَانِنَا مَا كَانَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب تعبیر الرؤیاء

خوابوں کی تعبیر سے متعلق ابواب

☆ خلاصۃ الباب خواب کی حقیقت کیا ہے اور یہ واقعی چیز ہے یا مجرد خیالات ہیں طویل بحثیں ہیں۔ مثلاً اطلبہ کا خیال ہے کہ آدمی کے مزاج میں جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اس کے مناسبات خیال میں آتے ہیں جیسے کسی کا مزاج بلغمی ہو تو پانی اور اس کے متعلقات دریا سمندر پانی میں تیرنا وغیرہ دیکھے گا یا ہوا میں اڑنا وغیرہ اس طرح دوسرے اخلاط خون اور سودا حال ہے۔ فلاسفہ کے نزدیک جو واقعات جہاں میں رونما ہوتے ہیں ان کی صورت مثالیہ فوٹو کی طرح عالم بالا میں منقوش ہے اس لئے نفس کے سامنے ان میں سے کوئی چیز آتی ہے تو اس کا انعکاس ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اقوال مختلفہ ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ تصورات ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ بندہ کے دل میں پیدا کرتے ہیں جو کبھی بواسطہ فرشتے کے پیدا کئے جاتے ہیں اور کبھی شیطان کے ذریعہ سے۔

(ماخوذ از شمائل ترمذی خصال نبوة شرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا)

باب: مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے

بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے

۳۸۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا نیک خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے۔

۳۸۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱: بَابُ الرُّوْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ

أَوْ تَرَى لَهُ

۳۸۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّوْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

۳۸۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

ارشاد فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے۔

۳۸۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنْبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نیک مرد کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

۳۸۹۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ نَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ الْكَعْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

۳۸۹۶: حضرت ام کعبیہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: نبوت ختم ہو چکی (اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا) اور خوشخبری دینے والی باتیں باقی ہیں۔ (ان میں نیک خواب بھی داخل ہیں)۔

۳۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

۳۸۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأَجْرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ.

۳۸۹۸: حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ... کی تفسیر دریافت کی (ترجمہ یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے) فرمایا: اس سے مراد نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھے یا مسلمان کے بارے میں کوئی اور دیکھے۔

۳۸۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ فِي مَرَضِهِ وَ الصُّفُوفِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النَّبُوءَةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ

۳۸۹۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض و وفات میں (اپنے حجرے کا) پردہ ہٹایا۔ (دیکھا تو) نماز کی صفیں ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے قائم کیں۔ فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں کچھ باقی نہ رہا (کہ نبوت ہی ختم ہو چکی) البتہ نیک خواب ان میں سے باقی ہیں۔ جو مسلمان

دیکھے یا مسلمان کے متعلق کوئی اور دیکھے۔

تَرَى لَهٗ.

خلاصۃ الباب ☆ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ چونکہ اس کو علم نبوت کا ایک جزو فرمایا ہے اور علوم نبوی انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اس لئے اس کو بھی انبیاء علیہم السلام ہی کے ساتھ مخصوص سمجھنا چاہئے جملہ اتنا معلوم ہونا کافی ہے کہ مبارک اور اچھا خواب ایک بڑی بشارت ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے اتنا ہی اس کی شرافت اور عظمت کے لئے کافی ہے باقی نبوت کے چھیا لیس جزو نبی ہی صحیح طور پر معلوم کر سکتے ہیں اس لئے وہی اس جزو کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چھیا لیسواں جزو کیسے ہوا۔ بعض فرماتے ہیں کہ نبوت کے چھیا لیس اچھے خصائل میں سے خواب بھی ایک اچھی خصلت ہے۔ اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل کے چھ ماہ بھی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ نبوت کا زمانہ ۲۳ سال ہے جس کی چھیا لیس ششماہیاں ہوتی ہیں۔ پہلے چھ ماہ روایا صادقہ ہیں۔

باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۳۹۰۰: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اس کی مثال دیکھا ہے مجھے ہی دیکھا کسی اور کو نہیں) کیونکہ شیطان بھی میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۳: حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار

۲: بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

۳۹۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي فِي الْيَقِظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَيَّ صُورَتِي.

۳۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي أَنَّهُ لَا يَتَّبِعُنِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي.

۳۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ

نہیں کر سکتا۔

رَأْنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأْنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحِ الدَّخِمِيُّ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عَمْرَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأْنِي فِي الْمَنَامِ فَكَأَنَّمَا رَأْنِي فِي الْيَقِظَةِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي.

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو عَوَانَةَ ثَنَا عَنْ جَابِرِ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدَّهَيْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأْنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأْنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۴: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار ہی نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ خواب کے دوران اگر کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو دیکھا تو اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے آپ ہی کی ذات کی زیارت کی روایات میں آتا ہے کہ شیطان دیگر ہر شخص کی شکل و صورت میں متمثل ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کے مشابہ بن کر کسی اہل ایمان کو دھوکہ دے سکے۔ الغرضیکہ جب خواب دیکھنے والے کے دل میں یہ بات آ جائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہے تو پھر اسے یقین ہو جانا چاہئے کہ یہ آپ ہی کی ذات ہے خواہ دوران خواب دیکھی جانے والی شکل و صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شکل و صورت کے ساتھ مناسبت نہ رکھتی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ کی شان کے خلاف نامناسب شکل و صورت سے یا تو بعض تاریخی حالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے یا پھر خود خواب دیکھنے والے آدمی میں کوئی نقص ہوتا ہے جو کہ اصلاح طلب ہوتا ہے لہذا اس کو اپنے حالات میں غور و فکر کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے اس کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے جیسا آئینہ ہوتا ہے کہ ایک شے کو اگر سرخ آئینہ میں دیکھو تو وہ شے سرخ نظر آتی ہے اسی طرح خواب میں ذات تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات اقدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی مثلاً جو شخص خواب میں دیکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دنیا کمانے کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس دیکھنے والے کی ظلمت کا شمول ہے کہ وہ کسی مکروہ فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ مبتلا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: خواب تین قسم کا ہوتا ہے

۳: بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ

۳۹۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُوْدَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ۳۹۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے خوشخبری، دل کے خیالات اور شیطان کی طرف سے ڈراوا۔ لہذا تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا معلوم ہو تو چاہیے بیان کر دے اور اگر ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَحَدِيثُ النَّفْسِ وَتَحْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَقْصُصْ إِنْ شَاءَ وَإِنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُصْهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ يَصَلِّي.

۳۹۰۷: حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شیطان کی طرف سے ہولناک اور ڈراؤنا خواب تاکہ انسان رنجیدہ و پریشان ہو۔ دوسرا آدمی بیداری میں جو سوچتا ہے اسی بارے میں خواب بھی دیکھتا ہے۔ تیسرا نبوت کا چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مسلم بن مشکم راوی کہتے ہیں) میں نے کہا کہ آپ نے خود رسول اللہ سے یہ بات سنی؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے خود یہ بات رسول اللہ سے سنی۔ میں نے خود یہ بات رسول اللہ سے سنی۔ (دومرتبہ تاکید فرمایا)۔

۳۹۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَزَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ مُسْلِمُ بْنُ مُشْكَمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ مِنْهَا أَهْوَأُ بِلِ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ بِهَا نِ آدَمَ وَمِنْهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فَيُقْطِعُهُ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خلاصہ الباب ☆ ان احادیث میں خواب کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) رحمانی خواب اس قسم کے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک قسم کا القاء ہوتا ہے یہ خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ (۲) نفسانی خواب اپنے خواب کا انحصار خود انسانی خیالات پر ہوتا ہے۔ جس طرح کہ کسی شخص کے خیالات و نظریات ہوتے ہیں اس کو اسی قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔ (۳) شیطانی خواب بعض اوقات شیطان بھی انسان کے دل و دماغ میں کئی قسم کے توہمات ڈالتا ہے یا ڈراتا ہے ایسے خواب کے بارے میں فرمایا گیا ہے فوراً اٹھ کر بائیں طرف تھو کے اور تعوذ پڑھے اور خیر کا سوال کرے اور کروٹ تبدیل کر کے سو جائے۔

باب: جو ناپسندیدہ خواب دیکھے

۴: بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا

فَلْيُصِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا
وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (اعوذ باللہ پڑھ لے) اور جس کروٹ پر تھا، اُسے بدل لے۔

۳۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ
وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ
فَلْيُصِقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجْمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَوَلَّ عَنْ جِبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۳۹۰۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب منجانب اللہ ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی بُرا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تھکا کر دے اور تین بار تعوذ پڑھے اہر جس کروٹ پر تھا اُسے بدل کر دوسری کروٹ اختیار کر لے۔

۳۹۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْعَمْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتَفَلَّ
عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خِيَرِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ
شَرِّهَا.

۳۹۱۰: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھکا کرے اور اللہ سے اچھے خواب کا سوال کرے اور بُرے خواب سے پناہ مانگے۔

۵: بَابٌ مِنْ لَعَبِ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا

يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ

کھیلے تو وہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي
عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضَرْبَ فَرَأَيْتُهُ يَتَدَهَّدُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ
فَيَهْوِلُ لَهُ ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ.

۳۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا سر اڑا دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ گھوم رہا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کے پاس آ کر ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبح کو لوگوں کو بتاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہیے)۔

۳۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ
وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا

۳۹۱۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گردن کاٹ دی گئی اور سر گر گیا اور میں اس کے پیچھے

گیا اور اٹھا کر اپنی جگہ واپس رکھ دیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ خواب ہرگز لوگوں کے سامنے بیان مت کیا کرو۔

بَرَى النَّائِمُ كَمَا نَظَرَ عُنُقِي ضَرِبَتْ وَسَقَطَ رَأْسِي فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَعَدْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ.

۳۹۱۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو لوگوں کو شیطان کے اپنے ساتھ کھیل کی خبر نہ دے۔

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ.

خلاصہ الباب ☆ شیطانی خواب کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ بلکہ علماء فرماتے ہیں کہ صبح کو اٹھ کر صدقہ و خیرات کرے تو امید ہے کہ مصیبت نہیں آئی گی۔

پالپ: خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے

(ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہذا

دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور

خواب نہ سنائے

۶: بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا عُيِّرَتْ

وَقَعَتْ فَلَا

يَقْضَاهَا

إِلَّا عَلَى وَادٍ

۳۹۱۴: حضرت ابو زریں سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: خواب ایک پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر دے دی جائے تو (بتانے کے موافق ہی) واقع ہو جاتا ہے (ایسا عموماً ہوتا ہے لیکن یہ لازم نہیں) اور خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ اسے دوست یا سمجھدار کے سامنے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

۳۹۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عُدْسِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَإِذَا عُيِّرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَا يَقْضَاهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ.

پالپ: خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟

۳۹۱۵: حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب کی

۷: بَابُ عَلَى مَا تُعْبَرُ بِهِ الرُّؤْيَا

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تعبیر نام اور کنیت دیکھ کر بتاؤ اور خواب پہلے تعبیر دینے والے کی تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ اعْتَبِرُوا هَا بِاسْمَائِهَا وَ كُنُوهَا بِكُنَاهَا وَ الرُّوْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ.

پاب: جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا

۳۹۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے (خواب نہ دیکھا) اور جھوٹ موٹ ذکر کیا کہ میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا۔ اُسے جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم ہوگا اور (چونکہ گرہ لگانا ممکن ہے اسلئے) ایسا نہ کرنے پر پھر عذاب دیا جائے گا۔

۸: بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا

۳۹۱۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا كَلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَيُعَدُّبُ عَلَى ذَلِكَ.

پاب: جو شخص گفتار میں سچا ہو اُسے خواب

۹: بَابُ أَصْدَقِ النَّاسِ رُؤْيَا

بھی سچے ہی آتے ہیں

أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

۳۹۱۷: حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور اسی کا خواب سچا ہوگا جو گفتار میں (بھی) سچا ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھپا لیسواں حصہ ہے۔

۳۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ الْمَصْرِيُّ ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ ثنا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ مَرْيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبٌ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ.

پاب: خواب کی تعبیر

تَعْبِيرُ الرُّوْيَا

۳۹۱۸: حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ جنگ احد سے واپس ہوئے تو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب دیکھا کہ ایک سائبان ہے (ابر کا ٹکڑا) جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور دیکھا کہ لوگ ہاتھ پھیلا پھیلا کر اس میں سے لے رہے ہیں۔ کسی نے زیادہ لیا اور کسی نے کم اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی (زمین

۳۹۱۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبِ الْمَدَنِيِّ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُتَّصِرْفَةً مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفِئُ سَمْنًا وَ غَسْلًا وَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَا الْمُسْتَكْبِرُوا الْمُسْتَقْبَلُ وَرَأَيْتُ سَبَابًا إِسْلًا إِلَى السَّمَاءِ

رَأَيْتَكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) دَعِنِي أَعْبُرْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْبُرْهَا قَالَ أَمَا الظُّلَّةُ فَإِلَاسْلَامٌ وَأَمَا مَا يَنْطَفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ فَأَلَاخِذٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَا بِكَ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخِرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخِرُ فَيَمْقَطُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ قَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُخْبِرَنِي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمُ يَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَائِثُ ظُلَّةٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطَفُ سَمْنَا وَعَسَلًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

کے ذریعہ اور چلا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ترکِ خلافت کے لیے تیار ہو گئے تھے پھر خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عثمان! جو گرتہ (خلافت) اللہ نے تمہیں پہنایا ہے اپنی خوشی سے اسے مت اتارنا۔ بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑیں گے۔ بالآخر خلافت کی حالت ہی میں شہید ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا اور کچھ خطا ہوئی تم سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے کہ میں نے کیا غلطی کی اور کیا صحیح بیان کیا؟ فرمایا: اے ابو بکر! قسم مت دو۔

حضرت ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

سے) مل رہی ہے اور آسمان تک پہنچتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اس رسی کو تھاما اور اوپر چلے گئے۔ آپؐ کے بعد ایک اور شخص نے اسے تھاما اور اوپر چلا گیا پھر ایک اور مرد نے تھاما تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی بالآخر وہ بھی اوپر چلا گیا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کا موقع دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے! بتاؤ کیا تعبیر ہے؟ عرض کیا: سائبان (اُبر کا ٹکڑا) تو اسلام ہے اور جو گئی اور شہد اس سے ٹپک رہا ہے وہ قرآن ہے۔ اس کی شیرینی اور نرمی ہے اور جو اس کو ہاتھ پھیلا پھیلا کر لے رہے ہیں وہ قرآن حاصل کرنے والے ہیں، کوئی کم لے رہا اور کوئی زیادہ اور وہ رسی جو آسمان تک پہنچتی ہے اس سے وہ حق مراد ہے جس پر آپؐ قائم ہیں (یعنی تنقید اسلام)۔ آپؐ نے اسے تھاما اور اس حالت میں اوپر چلے جائیں گے۔ پھر آپؐ کے بعد ایک شخص اسے تھامے گا (آپؐ کا خلیفہ بنے گا) اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا پھر ایک اور شخص اسے تھامے گا اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ پھر ایک اور مرد اسے تھامے گا تو اس کے لیے رسی ٹوٹ جائے گی۔ پھر اس کے لیے اسے جوڑا جائے گا اور وہ بھی اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ترکِ خلافت کے لیے تیار ہو گئے تھے پھر خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عثمان! جو گرتہ (خلافت) اللہ نے تمہیں پہنایا ہے اپنی خوشی سے اسے مت اتارنا۔ بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑیں گے۔ بالآخر خلافت کی حالت ہی میں شہید ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا اور کچھ خطا ہوئی تم سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے کہ میں نے کیا غلطی کی اور کیا صحیح بیان کیا؟ فرمایا: اے ابو بکر! قسم مت دو۔

حضرت ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۳۹۱۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدَرِ الْجَزَامِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا شَابًا عَزَبًا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ أَبِثُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا يَقْضُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَارِنِي رُؤْيَا يُعْبَرُ هَالِي النَّبِيُّ ﷺ فَبِمَتْ فَرَأَيْتُ مَلَكَينِ آتِيَانِي فَأَنْطَلَقَابِي فَلِقِبَهُمَا مَلَكٌ آخَرَ فَقَالَ لَمْ تُرْعَ فَأَنْطَلَقَابِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ الْبُرِّ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضُهُمْ فَأَحْذَرْتُ أَبِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَرَعَمَتْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ. قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَكْثُرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيْلِ.

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا انہوں نے بتایا کہ یہ خواب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (تو بہت اچھا ہو) راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسی وجہ سے) رات کو زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الحسن بن موسى الأشيب ثنا حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة عن المسيب بن رافع عن خروشة بن الحر قال قدمت المدينة فجلست إلى شريحة في مسجد النبي ﷺ فجاء شيخ يتوكأ على عصا له فقال القوم من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فليُنظر إلى هذا فقام خلف سارية فصلى ركعتين فمتمت إليه فقلت له قال بعض القوم كذا وكذا قال الحمد لله الجنة لله يدخلها من يشاء وإني رأيت على عهد رسول الله ﷺ رؤيا رأيت كأن رجلا أتاني فقال لي انطلق فذهب معي فسحب بي في منهج

۳۹۲۰: حضرت خرشہ بن حرفر ماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور مسجد نبویؐ میں چند عمر رسیدہ افراد کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ایک معمر شخص اپنی لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا جسے جنتی مرد کو دیکھنے سے خوشی ہو تو وہ ان کی زیارت کر لے وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھ لوگوں نے یہ بات کہی فرمانے لگے الحمد للہ جنت اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے جنت میں داخل فرمائیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

عَظِيمٍ فَعَرَضْتُ عَلَيَّ طَرِيقَ عَلِيٍّ يَسَارِي فَارَدْتُ أَنْ
أَسْأَلَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ عَلَيَّ
طَرِيقَ عَنِّي يَمِينِي فَسَلَكْتُهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقِي
فَأَخَذْتُ بِيَدِي فَرَجَلْتُ بِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّوْ لَمْ
أَتَمَسَّكَ وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ
ذَهَبٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِي فَرَجَلْتُ بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ
اسْتَمْسِكْ قُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرَجْلِهِ
فَاسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ.

فَقَالَ فَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا
أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمُعْتَمَرُ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ
عَنْ يَسَارِكِ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا
الطَّرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلَقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَ
أَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكَتْ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ
فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ.

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِذَا هُوَ عَبْدٌ

اللَّهُ بِنِ سَلَامٍ.

خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک مرد میرے پاس آیا
اور کہا چلو میں اس کے ساتھ چل دیا وہ مجھے لے کر ایک
بڑے رستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک رستہ آیا جو
میرے بائیں طرف کو میں نے اس پر چلا جا تا وہ بولا
کہ تم اس رستہ والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے اپنی
دائیں طرف ایک رستہ دکھائی دیا میں اس پہ چلا۔ یہاں
تک کہ میں ایک پھسلن والے پہاڑ پر پہنچا تو اس نے
میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے سہارا دے کر چلایا جب میں
اس کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں ٹھہرنے کا اور نہ ہی کسی چیز کا
سہارا لے سکا اچانک ایک لوہے کا ستون دکھائی دیا
جس کی چوٹی پر سونے کا ایک کڑا تھا اس شخص نے مجھے
پکڑا اور زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس کڑے کو تھام
لیا تو کہنے لگا تم نے مضبوطی سے تھام لیا میں نے کہا: ہاں
تو اس نے ستون کو ٹھوکر لگائی لیکن میں نے کڑے کو
تھامے رکھا۔ وہ معترض کہنے لگے کہ میں نے یہ خواب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے

فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا بڑا راستہ میدان حشر ہے اور جو راستہ بائیں طرف دکھائی دیا تھا وہ دوزخیوں کا راستہ تھا
اور تم دوزخی نہیں اور جو راستہ دائیں طرف دکھائی دیا وہ جنتیوں کا راستہ تھا اور پھسلن والا پہاڑ شہداء کی منزل ہے اور جو
کڑا تم نے تھاما وہ اسلام کا کڑا ہے اسے مرتے دم تک مضبوطی سے تھامے رکھنا اس لئے مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوں
(حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ) وہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا بُرَيْدَةُ
عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ
فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبْتُ
وَهَلَسْتُ إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةٌ أَوْ هَجَرَ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرُبُ
وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ
فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَعَادَ

۳۹۲۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں
نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجوروں والی زمین کی
طرف ہجرت کر رہا ہوں تو مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ یمامہ
ہجرت ہے لیکن وہ تو مدینہ یثرب تھا اور میں نے اسی خواب
میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا سر الگ ہو گیا

معلوم ہوا کہ یہ وہ نقصان تھا جو احد کے روز اہل ایمان کو ہوا پھر میں نے دوبارہ تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی اچھی ہو گئی یہ وہ فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

۳۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے میں نے انہیں پھونک ماری (تو وہ اڑ گئے) میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ دونوں کذاب میلہ اور اسود عتسی ہیں۔

۳۹۲۳: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں آپ کے اعضاء میں سے کوئی ٹکڑا ہے آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کے یہاں لڑکا ہوگا تم اس کو دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین یا حضرت حسن رضی اللہ عنہما ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اس وقت میں قسم

کی زوجیت میں تھی میں اس بچہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور آپ کی گود میں بٹھا دیا بچہ نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے بچہ کو تکلیف دی اللہ تم پر رحم فرمائے۔

۳۹۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ایک سیاہ فام عورت بکھرے بالوں والی مدینہ سے نکلی اور مبیعہ جُحہ میں جا ٹھہری تو اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ مدینہ میں وباء تھی جسے جُحہ کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

۳۹۲۵: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

أَحْسَنُ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ النَّفْرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَتَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ يَوْمَ بَدْرٍ.

۳۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ فِي يَدَيِ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتُهُمَا فَأَوْلَتْهُمَا هَذَيْنِ الْكُذَّابَيْنِ مُسَيْلِمَةَ وَالْعُنَيْسِيَّ.

۳۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرٍو ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ قَالَ خَيْرٌ أَرَأَيْتَ تَلِدُ فَاطِمَةَ غَلَامًا فَتُرَضِعُهُ فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا أَوْ حَسَنًا فَأَرْضَعْتُهُ بِلَبَنِ فَنِمَّ قَالَتْ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ فَضْرَبْتُ كَنْفَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ جَعَلْتُ ابْنِي رَحِمَكَ اللَّهُ.

۳۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رُوَيْبَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِالْمُهَيْعَةِ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوْلَتْهَا وَبَاءَ بِالْمَدِينَةِ فَنُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ.

۳۹۲۵: حَدَّثَنَا بَنُ رُمَحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ

ہے کہ دُور دراز علاقہ سے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ساتھ مشرف باسلام ہوئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر جدوجہد اور عبادت و ریاضت کرتا تھا یہ زیادہ عبادت کرنے والا لڑائی میں شریک ہوا بالآخر شہید ہو گیا دوسرا اس کے بعد سال بھر تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت کے دروازے کے پاس کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کہ میں ان دونوں کے قریب ہی ہوں جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور ان میں سے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخلہ) کی اجازت دی کچھ دیر بعد پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دی۔ پھر لوٹ کر آیا اور مجھے کہنے لگا واپس ہو جا ابھی تمہارا وقت نہیں ہوا صبح ہوئی تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا لوگوں کو اس سے بہت تعجب ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا اور تمام قصہ سنایا تو فرمایا: تمہیں کس بات سے حیرانگی ہو رہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان دونوں میں پہلا شخص زیادہ محنت و ریاضت

الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي قَدِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرَ فَعَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَكَتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تَوَفَّى قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهِمَا فَخَرَجَ خَارِجَ مِنَ الْجَنَّةِ فَادْنُ لِلَّذِي تَوَفَّى الْآخَرَ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَادْنُ لِلَّذِي اسْتَشْهَدَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوا لِذَلِكَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتَشْهَدَ وَدَخَلَ هَذَا الْآخَرَ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ مَكَتَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً قَالُوا بَلَى قَالَ وَادْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ وَصَلَّى كَذًا وَكَذًا مِنْ سَجْدَةٍ فِي سَنَةٍ قَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا بَيْنَهُمَا بَعْدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

کرتا تھا پھر شہید بھی ہوا اور (اس کے باوجود) دوسرا جنت میں اس سے پہلے داخل ہوا۔ فرمایا: کیا دوسرا اس کے بعد ایک برس زندہ نہیں رہا؟ صحابہ نے عرض کیا بالکل رہا۔ فرمایا اسے رمضان نصیب ہوا تو اس نے روزے رکھے اور سال بھر میں اتنے اتنے سجدے کئے (نمازیں ادا کیں) صحابہ نے عرض کیا یہ بات تو ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ان دونوں کے درجوں میں آسمان و زمین سے زیادہ فاصلہ ہے۔

۳۹۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعُ تَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَدَلِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْرَهُ الْعِلَّ وَ أَحَبُّ الْقَيْدِ الْقَيْدُ ثَبَاتُ فِي الدِّينِ

۳۹۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خواب میں (گلے میں) طوق کو اچھا نہیں سمجھتا اور (پاؤں میں) بیڑی کو اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دین میں ثابت قدمی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

خلاصۃ الباب ☆ فتن جمع ہے فتنہ کی اس کا معنی آزمائش اور فساد نیز عذاب میں مبتلا کو فتنہ کہتے ہیں یا مسلمانوں کا آپس میں دنگا فساد اور جھگڑا کرنا اس کو فتنہ کہتے ہیں اور شریعت حقہ کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کے مطابق عقیدہ بنانا اور عبادات کے طریقے نکالنا بھی فتنہ ہے جیسے صحابہ کے آخری زمانہ میں سبائی فرقہ پیدا ہوا اسی طرح دوسرے فرق باطلہ نمودار ہوئے اب تک پیدا ہو رہے ہیں اس زمانے کے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ فتنہ قادیانیت ہے اور فتنہ انکار حدیث۔ ہندوستان میں انگریزوں نے کئی لوگوں کو خرید کر مسلمانوں میں فتنے کھڑے کئے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل و احسان سے تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

باب: لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے

ہاتھ روکنا

۳۹۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لے الا یہ کہ کسی حق کے بدلہ میں ہو (مثلاً حد یا قصاص) اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

۳۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۱: بَابُ الْكُفِّ عَمَّنْ قَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۹۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرالیں گے۔ الا یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہو اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۳۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ ثنا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ إِنَّ لِقَعُودَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْضِي عَلَيْنَا وَيَذَكِّرُنَا إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

۳۹۲۹: حضرت اوسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ ہمیں واقعات سنا رہے تھے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور آپ سے سرگوشی کی آپ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور قتل کر دو جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہؐ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا لے جاؤ اسے راستہ چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ مجھے امر ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں جب وہ ایسا کر لیں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے۔

۳۹۳۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ السَّمِيطِ بْنِ السَّمِيرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُصَّيْنِ فَلَا أُنَى نَافِعِ بْنِ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابِهِ فَقَالُوا هَلَكْتُ يَا عُمَرَانُ قَالَ مَا هَلَكْتُ قَالَوَا بَلَى قَالَ مَا الَّذِي أَهْلَكَنِي قَالُوا قَالَ اللَّهُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ [الأنفال: ۳۹] قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى نَفِينَاهُمْ فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا لَقَوْهُمْ

۳۹۳۰: حضرت سمیط بن سمیرؓ فرماتے ہیں کہ نافع بن ازرق اور ان کے ساتھی (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس) آئے اور کہنے لگے آپ تو ہلاک ہو گئے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ کہنے لگے: کیوں نہیں (تم ہلاک ہو گئے ہو)؟ فرمایا میں کیونکر ہلاک ہوا کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور کفار سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سب دین (نظام) اللہ کا ہو جائے۔ فرمایا ہم نے کفار سے قتال کیا یہاں تک کہ انہیں ختم کر دیا اور دین (نظام) سب کا سب اللہ کا (قائم) ہو گیا اگر تم چاہو تو میں تمہیں آید حدیث

سناؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کہنے لگے آپ نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اہل اسلام کا ایک لشکر کفار کی طرف روانہ فرمایا۔ جب اس لشکر کے کفار سے سامنا ہوا تو انہوں نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی بالآخر کفار (بھاگ کھڑے ہوئے اور) اپنے کندھے مسلمانوں کی طرف کر دیئے میرے ایک عزیز نے ایک مشرک مرد پر نیزے سے حملہ کیا جب اس نے مشرک پر قابو پا لیا تو مشرک کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلُ مُسْلِمَانِ ہوتا ہوں لیکن میرے عزیز نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو عرض کرنے لگا اللہ کے رسول میں تو تباہ ہو گیا آپ نے ایک یا دو بار دریافت فرمایا: تم نے کیا کیا اس نے ساری بات سنا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کا پیٹ چیر کر اس کے دل کی بات کیوں نہ معلوم کر لی؟ عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے اس کے دل کی حالت معلوم ہو جاتی؟ فرمایا: پھر اس کی زبانی بات ہی قبول کر لیتے جبکہ تم اس کے دل کی بات کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ

عَنْهُمْ قَاتَلُوا شَدِيدًا فَمَنْحُوهُمْ أَكْنَافَهُمْ فَحَمَلُ رَجُلٍ مِنْ لَحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِالرُّمْحِ فَلَمَّا غَشِيَهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي مُسْلِمٌ فَطَعَنَهُ فَفَتَلَّهُ فَاتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ هَلَكَتْ قَالَ وَمَا الْبَدِي صَنَعْتَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاخْبِرْهُ بِالَّذِي صَنَعْتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَهَلَا شَقَقْتُ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتُ مَا فِي قَلْبِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ اَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ قَالَ فَلَا اَنْتَ قَبِلْتَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ وَلَا اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي قَلْبِهِ

قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا بَسِيرًا حَتَّى مَاتَ فَدَفَنَاهُ فَاَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَقَالُوا لَعَلَّ عَدُوَّ اَنْفُسِنَا فَدَفَنَاهُ ثُمَّ اَمْرًا الْاَرْضِ فَقُلْنَا لَعَلَّ الْعِلْمَانَ نَعْمُوا فَدَفَنَاهُ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِاَنْفُسِنَا فَاَصْبَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَالْقِيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشَّعَابِ

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصِ الْاَيْلِيُّ ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ غَاصِمِ بْنِ السَّمِيْطِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْاَحْوَسِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَمَلُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ فَبَدَدْتُهُ الْاَرْضَ فَاخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ اِنَّ الْاَرْضَ لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ اَحَبُّ اَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيْمَ حُرْمَةِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی تھوڑی ہی دیر میں (میرا وہ عزیز) مر گیا (شاید شدتِ ندامت کی وجہ سے موت آئی ہو) ہم نے اس کو دفن کیا تو صبح کے وقت اس کی لاش زمین پر (قبر سے باہر ہی) پڑی تھی لوگوں نے سوچا شاید دشمن نے قبر کھود کر یہ حرکت کی پھر اسے دفن کیا اور لڑکوں کو کہا انہوں نے پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین پر پڑی تھی ہم نے سوچا شاید لڑکوں کی آنکھ لگ گئی (اور دشمن کو اس حرکت کا موقع مل گیا) ہم نے پھر دفن کیا اور خود پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین کے اوپر تھی بالآخر ہم نے لاش ایک گھاٹی میں ڈال دی۔ دوسری

روایت بھی اسی طرح ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب زمین نے (تیسری بار) بھی اسے باہر ڈال دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی آپ نے فرمایا: زمین تو اس سے برے آدمی کو بھی قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں لا الہ الا اللہ کی حرمت و عظمت دکھانا چاہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مشرک سے لڑتا ہے اس کو قتل کرتا یا خود شہید ہو جاتا ہے۔ مسلمان سے لڑنے کی ممانعت ہے کیونکہ مسلمانوں کو مشرک و کفر کا فتنہ مٹانے کا حکم ہے جب لا الہ الا اللہ کہہ دیا یقین و تصدیق کے ساتھ تو فتنہ ختم ہو گیا اب وہ بھی مسلمان بھائی ہے اس کی حفاظت اپنی جان کی طرح ہے۔

ان لوگوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے فتنہ (مسلمانوں کے باہمی اختلافات) کے زمانہ میں قتال کے لئے کہا اور سمجھے کہ یہ آیت میں قتال کا حکم فتنہ فرو کرنے کے لئے ہے۔ حضرت نے بتایا کہ فتنہ سے مراد مشرک ہے اور یہ کہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے قتال کرنے والوں کا حال وہی ہوتا ہے جو میرے اس عزیز کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو باہمی نزاعات ختم کر کے کفار کے مقابلہ میں متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پاؤپ: اہل ایمان کے خون اور مال کی

۲: **بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِينَ**

حرمت

وَمَالِهِ

۳۹۳۱: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: غور سے سنو سب سے زیادہ حرمت والا آج کا دن ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ یہ مہینہ ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا شہر یہ (مکہ) ہے غور سے سنو تمہارے (مسلمانوں کے) خون اور اموال تمہارے اور اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی اس ماہ اور اس شہر میں حرمت۔ بتاؤ کیا میں نے پہنچا دیا سب نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔

۳۹۳۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپؐ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کو قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے قسم

۳۹۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا إِنَّ أَحْرَمَ الْأَيَّامِ يَوْمَكُمْ هَذَا الْآ وَ إِنَّ أَحْرَمَ الشُّهُودِ شَهْرُكُمْ هَذَا الْآ وَ إِنَّ أَحْرَمَ الْبِلَدِ بَلَدُكُمْ هَذَا الْآ وَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الْآ هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

۳۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةَ نَضْرِبُنْ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِمَصِيُّ تَنَا أَبِي تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّضْرِيُّ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍ وَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ

ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے مومن کی حرمت اسکے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے عظیم تر ہے اور مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام ہے ہمیں حکم ہے کہ مومن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔

۳۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے (اور اس کے لئے قابل احترام ہے)۔

۳۹۳۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن تو وہی ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور اموال امن میں رہیں اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے۔

پاپ: لوٹ مار کی ممانعت

۳۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو علانیہ لوٹ مارتا پھرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

۳۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زانی زنا کرتا ہے وہ مومن ہو کر زنا نہیں کرتا اور شراب پینے والا مومن ہو کر شراب نہیں پیتا اور چور مومن ہونے کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ مار نہیں کرتا کہ لوگ اپنی نگاہیں اس کی طرف اٹھا رہے ہوں اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔

بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَ رِيْحِكَ وَأَطْيَبَ رِيْحِكَ مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالِهِ وَدَمِهِ وَأَنْ نَظْنَ بِهِ إِلَّا خَيْرًا.

۳۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ وَيُونُسُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.

۳۹۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ.

۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبَةِ

۳۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْشَى قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۹۳۶: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ جَمَادٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

۳۹۳۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُمَيْدُ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

۳۹۳۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَبْنَا غَنًا لِلْعَدُوِّ فَأَنْتَهَبْنَا هَا فَتَصَبْنَاهَا فَدُورَنَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَبَهَا فَأَكْفَفْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّهْبَةَ لَا تَجِلُّ

۳۹۳۸: حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دشمن کی کچھ بکریاں پکڑ لیں ہم نے (تقسیم سے قبل ہی) انہیں لوٹ کر اپنی ہانڈیاں چڑھا دیں نبی ان ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو امر فرمایا: چنانچہ سب الٹ دی گئیں پھر فرمایا لوٹ جائز نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں لوٹ مار کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے کہ لوٹ مار کرنے والے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ یہ کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ چوری کرے یا لوٹ چائے۔

باب: مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور

۴: بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَ

اس سے قتال کفر ہے

قِتَالُهُ كُفْرٌ

۳۹۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

۳۹۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے (بشرطیکہ بلاوجہ شرعی ہو شرعی وجہ ہو تو جائز ہے مثلاً بغاوت)۔

۳۹۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا أَبُو هَلَالٍ عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

۳۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۳۹۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

۳۹۴۱: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۵: بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ

بَعْضٍ

۳۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۳۹۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَبِحَاكِمِكُمْ (أَوْ وَبِلَاكِمُمْ) لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

پاب: رسول اللہ کا فرمان کہ میرے بعد کافر

نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا

شروع کر دو

۳۹۴۲: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ پھر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نادانو! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۴: حضرت صنّاح الحمسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا اس لئے میرے بعد ہرگز (کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی) قتل نہ کرنا۔

پاب: تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ

(پناہ) میں ہیں

۳۹۴۵: سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں ہے لہذا اللہ ذمہ مت توڑو (اس کو مت ستاؤ) جو ایسے شخص کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اسے بلوا کر اوندھے منہ دوزخ میں

۶: بَابُ الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۹۴۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارِ الْحَمِصِيِّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ النَّحْبِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ السَّمَاوِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ الْيَمَامِيِّ (الْيَمَامِيِّ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهُ

فِي عَهْدِهِ فَمَنْ قَتَلَهُ قَتَلَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكْبَهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ. ڈالیں گے۔

۳۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا
أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہے۔

۳۹۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو الْمَهْزَمِ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بڑھ کر لائق اعزاز اور محترم ہے۔

پایہ: تعصب کرنے کا بیان

۷: بَابُ الْعَصِيَّةِ

۳۹۴۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالِ الصَّوَّافِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ
رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ أَوْ يَعْصِبُ لِعَصِيَّةٍ فَقَتَلْتُهُ
جَاهِلِيَّةً. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اندھا دھند جھنڈے تلے ہو کر لڑے اور عصیت کی طرف بلاتا ہو یا عصیت کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔

۳۹۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ
الْيَحْمَدِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ
لَهَا فَيْسَلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ
قَوْمَهُ قَالُوا لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُعِينَنَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ
عَلَى الظُّلْمِ. حضرت فسیلہ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ فرمایا: نہیں یہ تعصب نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی عصیت کو مٹایا اور سختی سے منع فرمایا کہ کوئی قبیلہ اپنے قبیلے کی عزت و ناموری کے لئے دوسرے قبیلے سے نہ لڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں بھی کوئی بغیر شرعی وجہ کے لڑائی کرے اس کا حکم بھی جاہلیت جیسا ہے یعنی ایسا شخص عذاب کا مستحق ہو گا نہ کہ ثواب کا۔

۸: بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

پاب: سوادِ اعظم (کے ساتھ رہنا)

۳۹۵۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو خَلْفٍ الْأَعْمَى قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَاذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

۳۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بلاشبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم (قرآن و سنت پر عمل پیرا) کا ساتھ دو۔

☆ خلاصہ الباب شریعت پر قائم رہنے والے لوگ جو وقت کے امام مطیع فرمانبردار ہوں اور فتنوں سے بچنے والے سوادِ اعظم ہیں ان کا دوسرا نام اہل سنت والجماعت ہے یہ لوگ بدعات و رسوم باطلہ سے کوسوں دور رہتے ہیں ان کے برعکس روافض، خوارج اور دوسرے مبدعین یہ شرذمہ قلیلہ ہے حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہ جماعت صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے طریق پر اور ان کی تبع ہے۔ چاہے کسی زمانہ میں یہ تعداد کم ہی ہوں پھر بھی سوادِ اعظم ہی ہوں گے۔

۹: بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

پاب: ہونے والے فتنوں کا ذکر

۳۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةً فَأَطَالَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا (أَوْ قَالُوا) يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمَّتِي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ.

۳۹۵۱: حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک روز طویل نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے آج نماز طویل کی۔ فرمایا: میں رغبت اور ڈر کی نماز ادا کی۔ اللہ عزوجل سے اپنی امت کے حق میں تین چیزیں مانگیں دو تو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیں اور تیسری پھیر دی میں نے اللہ سے مانگا کہ سب پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میری تمام امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مجھے عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اللہ تعالیٰ نے میری یہ بات (دعا) پھیر دی۔

۳۹۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي

۳۹۵۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ
عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
زُوَيْتَ لِي الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَ
أَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَصْفَرَ (أَوِ الْأَحْمَرَ) وَالْأَبْيَضَ يُعْنِي
الدَّهَبَ فَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي إِنَّ مُلْكَكَ إِلَيَّ حَيْثُ ذُوِي
لَكَ وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا أَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيَّ
أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهَ عَامَّةً وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَ
يُذَبِّقَ بَعْضُهُمْ بِأَسْ بَعْضٍ وَإِنَّهُ قِيلَ لِي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ
مَرَدِّ لَهْ وَإِنِّي لَنْ أَسْلُطَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ فِيهِ
وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَهِنَ أَفْطَارَهَا حَتَّى يُعْنِيَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَإِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي
فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ مِمَّا الْخَوْفِ عَلَيَّ
أُمَّتِي أَيْمَةً مُضَلِّينَ وَ سَتَعْبُدُ قَبَائِلَ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانِ وَ
سَتَلْحَقُ قَبَائِلَ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَإِنْ بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ دَجَالَيْنِ كَذَا بَيْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ
نَبِيٌّ وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ لَا
يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ لَمَّا فَرَّغَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ هَذَا

الْحَدِيثِ قَلَامًا أَهْوَلَهُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میرے لئے
سمیٹ دی گئی یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرق و
مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے دونوں خزانے زرد (یا سرخ)
اور سفید یعنی سونا اور چاندی دیئے گئے (روم کا سکہ
سونے کا اور ایران کا چاندی کا ہوتا تھا) اور مجھے کہا گیا
کہ تمہاری (امت کی) سلطنت وہی تک ہوگی جہاں
تک تمہارے لئے زمین سمیٹی گئی اور میں نے اللہ
عزوجل سے تین دعائیں مانگیں اول یہ کہ میری امت
پر قحط نہ آئے کہ جس سے اکثر امت ہلاک ہو جائے۔
دوم یہ کہ میری امت فرقوں اور گروہوں میں نہ بٹے اور
(سوم یہ کہ) ان کی طاقت ایک دوسرے کے خلاف
استعمال نہ ہو (یعنی باہم کشت و قتال نہ کریں) مجھے
ارشاد ہوا کہ جب میں (اللہ تعالیٰ) کوئی فیصلہ
کراؤں تو کوئی اسے رد نہیں کر سکتا میں تمہاری امت
پر ایسا قحط ہرگز مسلط نہ کروں گا جس میں سب یا (اکثر)
ہلاکت کا شکار ہو جائیں اور میں تمہاری امت پر
اطراف و اکناف ارض سے تمام دشمن اکٹھے نہ ہونے
دون گا۔ یہاں تک کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اور ایک
دوسرے کو قتل کریں اور جب میری امت میں تلوار چلے

گی تو قیامت تک رکے گی نہیں اور مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ہے
اور عنقریب میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے اور (بت پرستی میں) مشرکوں سے جا ملیں گے اور
قیامت کے قریب تقریباً چھوٹے اور دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میری امت
میں ایک طبقہ مسلسل حق پر قائم رہے گا ان کی مدد ہوتی رہے گی (مخائب اللہ) کہ ان کے مخالف ان کا نقصان نہ کر سکیں
گے (کہ بالکل ہی ختم کر دیں عارضی شکست اس کے منافی نہیں) یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

امام ابوالحسن (تلمیذ ابن ماجہ) فرماتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہ اس حدیث کو بیان کر کے فارغ

ہوئے تو فرمایا: یہ حدیث کتنی ہولناک ہے۔

۳۹۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نُومِهِ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهَهُ وَ
هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قِدَاقَتَرَب
فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَا جُوجَ وَعَقَدَ بِيَدَيْهِ
عَشْرَةَ.

قال زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنهَلِكُ وَفِينَا
الصَّالِحُونَ؟ قَالَ إِذَا كَثُرَ الْخَبِيثُ.

۳۹۵۴: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ
مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ عَنْ عَلِيِّ
بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ يُصْبِحُ
الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيَمْسِي كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ
بِالْعِلْمِ.

۳۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ وَابْنُ عِينٍ الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنَّا
جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حَدِيثُهُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ
لَجَرِيٌّ قَالَ كَيْفَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ
وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تَكْفِيرُهَا الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ وَالْأَمْرَ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ
إِسْمًا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا يَا
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْتَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ
الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ لَا بَلْ يَكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا
يُغْلَقُ.

۳۹۵۳: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے
آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا۔ فرمایا: خرابی ہے عرب
کے لئے ایسے شرکی وجہ سے جو قریب آچکا آج یا جوج
ماجوج کی سر میں سے اتنا کھل گیا اور آپ نے انگلی سے
دس کا ہندسہ بنایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں صالح لوگ ہوں
تب بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: (جی ہاں)
جب برائی زیادہ ہو جائے۔

۳۹۵۴: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے
فتنے ہوں گے کہ ان کے دوران مرد ایمان کی حالت
میں صبح کرے گا اور شام کو کافر بن چکا ہوگا سوائے اس
کے جسے اللہ علم کے ذریعہ زندگی (ایمان) عطا
فرمائے۔

۳۹۵۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
فرمانے لگے تم میں کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے۔ فرمایا تم
بہت جرأت (اور ہمت) والے ہو (کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں پوچھ لیتے تھے جو دوسرے
نہیں پوچھ پاتے تھے) فرمایا کیسے فتنہ ہوگا؟ میں نے کہا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
فرماتے سنا: آدمی کیلئے فتنہ (آزمائش و امتحان) ہے
اہل خانہ اور اولاد اور پڑوسی (کہ کبھی ان کی وجہ سے
آدمی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے) اور اس آزمائش میں

قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ
 كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عَبْدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ
 بِأَلَا عَالِيَطَ.
 فَهَيَّا أَنْ نَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَهُ
 فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ.

رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس اس فتنہ سے کیا غرض آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ
 (حائل ہے جو) بند ہے فرمایا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ عرض کیا کھولا نہیں جائے گا بلکہ توڑا جائے گا
 فرمایا پھر تو وہ بند ہونے کے قابل نہ رہے گا ہم (حاضرین) نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ دروازہ سے کون مراد ہے فرمایا: بالکل وہ تو ایسے جانتے تھے جیسے انہیں یہ معلوم ہے کہ کل دن کے
 بعد رات آئے گی میں نے انہیں ایک حدیث سنائی تھی جس میں کچھ مغالطہ اور فریب دہی نہیں ہے ہمیں حضرت حذیفہ
 رضی اللہ عنہ کی ہیبت مانع ہوئی کہ پوچھیں کہ وہ دروازہ کون شخص تھا اس لئے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھ لیا تو
 فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود تھے۔

۳۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْمُسْحَارِيُّ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ
 وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ
 خِيَاءَهُ وَ مِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشْرِهِ إِذْ نَادَى
 مُنَادِيهِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ يَكْفُرُونَ بِنَبِيِّ قَبْلِي
 إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرٌ لَهُمْ وَ
 يُنذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَ إِنْ أَمْتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ
 عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَ إِنْ آخِرُهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَ أُمُورٌ
 تُنَكِّرُونَهَا ثُمَّ تَجِيءُ فَتَسْنُ يُرْفِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُولُ
 الْمُؤْمِنُونَ هَذِهِ مَهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُرْحَخَّ
 عَنِ النَّارِ وَ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيَنْذِرْ كُهُ مَوْتَهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

۹۵۶: حضرت عبدالرحمن بن عبد رب الكعبه فرماتے
 ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں
 تشریف فرماتے تھے لوگ آپ کے گرد جمع تھے میں نے
 انہیں یہ فرماتے سنا ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک منزل پر پڑاؤ ڈالا ہم
 میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر اندازی کر رہا تھا۔
 کوئی اپنے جانور چرانے لے گیا تھا اتنے میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ نماز
 کے لئے جمع ہو جائیں ہم جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا:
 بلاشبہ مجھ سے قبل ہر نبی پر لازم تھا کہ اپنی امت کے حق
 میں جو بھلی بات معلوم ہو وہ بتائے اور جو بات ان کے
 حق میں بری معلوم ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس
 امت کے شروع حصہ میں سلامتی اور عاقبت ہے اور

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَاتِ إِلَى النَّارِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَمِينِهِ وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ فَلْيَطْعُهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخِرُ نَارِغِهِ فَأَضْرِبُوا عُنُقَ الْآخِرِ.

اس کے آخری حصہ میں آزمائش ہوگی اور ایسی ایسی باتوں کی جن کو تم برا سمجھو گے پھر ایسے فتنہ ہوں گے کہ ایک کے مقابلہ میں دوسرا ہلکا معلوم ہوگا تو مومن کہے گا

قَالَ فَادْخُلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ اأَشْذُكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي.

کہ اس میں میری تباہی ہے پھر وہ فتنہ چھٹ جائے گا۔ لہذا جسے اس بات سے خوشی ہو کہ دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو تو اسے ایسی حالت میں موت

آنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور اسے چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ رکھے جیسا وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ رکھیں اور جو کسی حکمران سے بیعت کرے اور اس کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ دے اور دل سے اس کے ساتھ عہد کرے تو جہاں تک ہو سکے اس کی فرمانبرداری کرے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آئے اور (حکومت میں) پہلے سے جھگڑے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے درمیان سے سراٹھا کر کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتائیے آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے یہ حدیث سنی اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں بیان کردہ سب سچی ہیں آج بہت سے لوگ اپنے کو مسلمان کہنے والے شرک و بدعات کے مرتکب ہو رہے ہیں مزارات اولیاء کو پوجتے ہیں اور وہاں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدے کرتے ہیں۔ نیز تین جھوٹے دجالوں میں سے ایک دجال غلام احمد قادیانی ہے جس نے ہندوستان میں فتنہ کھڑا کیا اور بھی کئی قسم کے فتنے ہیں۔ ۳۹۵۳: حدیث کا مطلب واضح ہے کہ جب خباثیں زیادہ ہو جائیں تو نیک لوگوں کی موجودگی عذاب خداوندی اور ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ ۳۹۵۵: مطلب یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت تمام فتنوں اور مصائب سے روک تھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو مسلمانوں پر آفت آگئی پھر خلیفہ ثالث جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد سے لوگوں کے دلوں میں کدورت پیدا ہوگئی آخر بلویوں نے فساد پھا کر کے جناب امیر المؤمنین کو بڑی بے دردی اور بے بسی کی حالت میں شہید کر دیا ہے تو فتنے ایسے پھیل گئے کہ آج تک قائم ہیں۔ ۳۹۵۶: اس حدیث میں جس بیعت کا بیان ہے وہ بیعت مراد ہے جو اہل حل و عقد نے کی یعنی مسلمانوں کے تمام روساء اور عمائدین اس آدمی کو قبول کر لیں اس کے بعد ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلق بیعت مراد نہیں ہے۔

۱۰ : بَابُ التَّشْبِثِ فِي الْفِتْنَةِ

پایاب: فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا

۳۹۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ
 نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ
 حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ يُغْرِبُ بِلُ
 النَّاسِ فِيهِ غَرْبَلَةٌ وَتَبْقَى خِصَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَحَتْ
 غُهُودُهُمْ وَآمَارَاتُهُمْ فَاحْتَلَفُوا وَكَانُوا هَكَذَا (وَشَبَّكَ
 بَيْنَ أَصَابِعِهِ) قَالُوا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ وَ
 تَدْعُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَتَقْبَلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ وَتَذَرُونَ
 أَمْرَ عَوَامِكُمْ.

۳۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا
 جب لوگ (آٹے کی طرح) چھانے جائیں گے اور
 (چھلنی میں یعنی دنیا میں) آٹے بھوسے کی طرح برے
 لوگ باقی رہ جائیں گے ان کے عہد اور امانتیں خلط ملط ہو
 جائیں گی اور برے لوگ مختلف ہو کر ایسے ہو جائیں گے یہ
 کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں داخل کیں صحابہ
 نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم اس وقت کیا کریں جو بات
 اچھی سمجھو (قرآن و سنت کے دلائل سے) اسے اختیار کر
 لینا اور جو بری سمجھو اسے ترک کر دینا اور صرف اپنی فکر کرنا
 اور عوام کا معاملہ (ان کے حال پر) چھوڑ دینا۔

۳۹۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
 عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعْبِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَرٍّ دَمَوْتَا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقُومَ النَّبِيُّ
 بِالْوَصِيْفِ (يَعْنِي الْقَبْرَ) قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ (أَوْ
 قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ) قَالَ تَصْبِرُ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ
 وَجُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ
 أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مَنْ
 فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ
 (أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ) قَالَ عَلَيْكَ بِالْعَقَةِ ثُمَّ قَالَ
 كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةٌ
 الرُّبَيْتِ بِاللِّدْمِ؟ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ الْحَقُّ
 بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخُذُ بِسَيْفِي
 فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ شَارَحْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَكِنْ

۳۹۵۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر!
 اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت طاری
 ہوگی (و باطاعون وغیرہ کی وجہ سے) حتیٰ کہ قبر کی قیمت
 غلام کے برابر ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اللہ کے
 رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا کہا کہ اللہ اور اللہ کے
 رسول کو ہی علم ہے (کہ کیا کرنا چاہئے) آپ نے فرمایا
 صبر کرنا اور فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب
 لوگوں پر بھوک طاری ہوگی حتیٰ کہ تم مسجد آؤ گے تو واپس
 اپنے بستر (گھر) تک جانے کی ہمت و استطاعت نہ
 ہوگی اور بستر سے اٹھ کر مسجد نہ آسکو گے میں نے عرض
 کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (کہ اس
 وقت کیا کرنا چاہئے) یا کہا کہ (وہ کروں گا) جو اللہ اور
 اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پسند

ادْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دَخَلَ بَيْتِي قَالَ إِنْ
خَشِيتُ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْقِ طَرْفَ رِدَائِكَ
عَلَى وَجْهِكَ فَيَبُوءَ بِأَيْمِهِ وَأَيْمُكَ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ
النَّارِ۔

گامیں نے عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول میرے لئے پسند کریں۔ فرمایا: تم جن لوگوں میں سے ہو انہی کے ساتھ
مل جانا (یعنی مدینہ والوں کے ساتھ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنی تلوار لے کر ایسا (قتل عام)
کرنے والوں کو نہ ماروں۔ فرمایا: پھر تو تم بھی ان (فتنہ کرنے والوں) میں شریک ہو جاؤ گے اس لئے تم اپنے گھر میں
گھس جانا میں نے عرض کیا کہ اگر فساد میرے گھر میں گھس آئیں تو کیا کروں فرمایا: اگر تمہیں تلوار کی چمک سے خوف
آئے تو چادر منہ پر ڈال لینا تاکہ وہ قتل کرنے والا تمہارا اور اپنا گناہ سمیٹ کر دوزخی بن جائے۔

۳۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا
عَوْفُ بْنُ الْحَسَنِ ثنا آسِنُ بْنُ الْمُشْتَمِسِ قَالَ ثنا أَبُو
مُؤَسَى حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
لَهْرُجًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ
بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ
الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ وَ لَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتَّى
يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عِمِّهِ وَ ذَا قَرَابَتِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْزِعْ عُقُولَ أَحْسَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ وَ
يَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ۔

۳۹۵۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: قیامت کے
قریب ہرج (خون ریزی) ہوگی۔ میں نے عرض کیا
اے اللہ کے رسول ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: خون
ریزی کسی مسلمان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم تو
اب بھی ایک سال میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے
ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں
کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ مرد
اپنے پڑوسی کو، چچا زاد بھائی کو، قرابتدار کو قتل کرے گا
لوگوں میں کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس
وقت ہماری عقلیں قائم ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کی
عقلیں سلب ہو جائیں گی اور ذروں کی طرح (ذلیل و
خوار) لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میرا گمان ہے کہ میں اور تم اس زمانہ کو پائیں گے اور بخدا اگر وہ زمانہ ہم پر آیا تو
ہمارے لئے (اس جنگ سے) نکلنے کی کوئی راہ نہ ہوگی جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے نہ
نکل سکیں گے جیسے داخل ہوئے تھے ویسے ہی۔

۳۹۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مَوْدِدٍ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُذَيْسَةُ بِنْتُ أَهْبَانَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا الْبَصْرَةَ دَخَلَ عَلِيُّ ابْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ بَلَى قَالَ فَدَعَا جَارِيَةَ لَهُ فَقَالَ يَا جَارِيَةَ أَخْرِجِي سَيْفِي قَالَ فَأَخْرَجْتُهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرٍ فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهَدَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَإِنْ شِئْتَ خَرَّجْتِ مَعَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ وَلَا فِي سَيْفِكَ.

۳۹۶۰: حضرت عدیہ بنت اہبان فرماتی ہیں کہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو میرے والد کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابوسلمہ! ان لوگوں کے خلاف میری مدد نہ کرو گے؟ عرض کیا ضرور پھر اپنی تلوار نکال لا۔ باندی تلوار لے آئی تو ایک بالشت کی مقدار تلوار نیام سے نکالی دیکھا تو وہ لکڑی کی تھی۔ قرم کہنے لگے میرے پیارے اور آپ کے چچا زاد بھائی نے مجھے یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ ہو تو تلوار لکڑی کی بنا لینا آپ چاہیں تو (یہی تلوار لے کر) میں آپ کے ساتھ نکلوں فرمایا: مجھے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کچھ حاجت نہیں۔

۳۹۶۱: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُرَوَانَ عَنْ هُدَيْلِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّجُلَ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا الْقَاعِدَ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمَ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِرُوا قَيْسِيكُمْ وَقَطَعُوا أَوْ تَارَكُمْ وَأَضْرِبُوا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ فَإِنْ دَخَلَ عَلِيُّ أَحَدَكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ بَنِي آدَمَ.

۳۹۶۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب فتنے ہوں گے سیاہ تاریک شب کے حصوں کے مانند ان فتنوں میں مرد صبح ایمان کی حالت میں کرے گا تو شام کفر کی حالت میں اور کوئی شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کفر کی حالت میں۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (اس وقت) اپنی کمائیں توڑ دینا اور کمائوں کے چلے کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار

کر کند کر لینا اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے اور (مارنے لگے) تو وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے بہتر کی طرح ہو جائے۔

ف: ہابیل نے قابیل کو مارا نہیں بلکہ کہا کہ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے (یا اپنا دفاع کرنے کے لئے) ہاتھ نہ بڑھاؤں گا۔ (مترجم)

۳۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ (أَوْ عَلِيٍّ) ۳۹۶۲: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ . شَلَّ أَبُو بَكْرٍ (عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاحْتِلَافٌ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَأَبِيتُ بِسَيْفِكَ أَحَدًا فَأَضْرِبُهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ نَمُّ أَحِبِّسُ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدٌ حَاطِنَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاصِيَةٌ .

فَقَدْ فَعَعْتُ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنہ ہوگا اور افتراق و اختلاف ہوگا جب یہ حالت ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا اور اس پر مارتے رہنا یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر بیٹھے رہنا یہاں تک کہ خطا کار ہاتھ یا فیصلہ کن موت تم تک پہنچے فرمایا: یہ حالت آن پہنچی اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۱ : بَابُ إِذَا التَّقَى

الْمُسْلِمَانِ

بِسَيْفِهِمَا

۳۹۶۳ : حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ اتَّقَى بِأَسْيَافِهِمَا إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ .

پاؤں: جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے ہوں

۳۹۶۳ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان بھی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

۳۹۶۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ .

۳۹۶۴ : حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لئے ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا جرم ہے۔ فرمایا: یہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

۳۹۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدَهُمَا عَلَى أُخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا

۳۹۶۵ : حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں جو نبی ایک دوسرے کو قتل

صَاحِبَةٌ دَخَلَهَا جَمِيعًا .

کرے گا دونوں ہی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔

۳۹۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوسِيِّ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِلَدْنِيَا غَيْرِهِ .

۳۹۶۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بدترین مقام اللہ کے یہاں اس بندہ کا ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر برباد کرے۔

خلاصہ الباب ☆ البتہ اگر ایک حملہ آور ہو اور دوسرا محض اپنا دفاع کر رہا ہو حملہ آور کو قتل نہ کرنا چاہتا ہو لیکن دفاع کرتے میں حملہ آور اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے تو مدافع کے لئے یہ وعید نہیں ہے۔

۱۲: بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: فتنہ میں زبان روکے رکھنا

۳۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَيْثِ بْنِ طَارُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَيَمِينَ كَوْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَخْطَفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقَعِ السَّيْفِ .

۳۹۶۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو تمام عرب کو اپنی پیٹ میں لے لے گا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اس زبان (سے بات) تلوار کی ضرب سے زیادہ سخت ہوگی۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْفِتْنُ فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا مِثْلُ وَقَعِ السَّيْفِ .

۳۹۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنوں سے بہت بچنا اس لئے کہ فتنوں میں زبان (سے بات) تلوار کی ضرب کی مانند ہوگی۔

۳۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عُلَقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لَهُ عُلَقَمَةُ إِنَّ لَكَ رَحِمًا وَإِنَّ لَكَ حَقًّا وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَمْرَاءِ وَتَتَكَلَّمُ عَنْهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمُ بِهِ وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُدَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ

۳۹۶۹: حضرت علقمہ بن وقاص کے پاس سے ایک مرد گزرا جو صاحب شرف تھا حضرت علقمہ نے اس سے کہا تمہارے ساتھ قربت ہے اور تمہارا میرے اوپر حق ہے اور میں نے دیکھا کہ تم ان حکام کے پاس جاتے ہو اور جو اللہ چاہتا ہے گفتگو کرتے ہو اور میں نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اللہ کی خوشنودی کی ایک

بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی (اور کس قدر موثر اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوگی) تو اللہ عزوجل اس ایک بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی خوشنودی اس کے لئے لکھ دیتے ہیں اور تم میں سے ایک اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک

پہنچے گی اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی ناراضگی اس کے حق میں لکھ دیتے ہیں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا: نادان غور کیا کرو کہ تم کیا گفتگو کرتے ہو اور کون سی بات کہتے ہو میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی حدیث مجھے وہ باتیں کہنے سے مانع ہو جاتی ہے۔

۳۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الصَّيْدِيُّ لَأَنِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِئِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۳۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے اس میں کچھ حرج بھی نہیں سمجھتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں ستر برس گرے گا۔

۳۹۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِإِلَهِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ الْيُسْكُتْ.

۳۹۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۹۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَاعِزٍ مَالِ عَامِرِيٍّ أَنَّ سَفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ التَّقْفِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِيمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا.

۳۹۷۲: حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسی بات بتائیے کہ مضبوطی سے تھامے رکھوں فرمایا: کہو میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس چیز سے اندیشہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس سے۔

۳۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۳۹۷۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک روز میں آپ کے قریب ہوا ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسے عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے اور دوزخ سے دور کر دے۔ فرمایا تم نے بہت عظیم اور اہم بات پوچھی ہے اور جس کے لئے اللہ آسان فرمادیں یہ اس کے لئے بہت آسان بھی ہے تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو نماز کا اہتمام کرو زکوٰۃ ادا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: تَسْحَافِی جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سَبَّحَ اسْمُكَ فِي الْمَاضِیِّ وَالْمُتَّحِرِ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تک۔

پھر فرمایا: سب باتوں کی اصل اور سب سے اہم اور

سب سے بلند کام نہ بتاؤں؟ وہ (اللہ کے حکم کو بلند کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لئے) کافروں سے لڑنا ہے پھر فرمایا: میں تمہیں ان سب کاموں کی بنیاد نہ بتاؤں میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک رکھو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی جو گفتگو ہم کرتے ہیں اس پر بھی کیا مواخذہ ہوگا؟ فرمایا: اے معاذ لوگوں کو اونڈھے منہ دوزخ میں گرانے کا باعث صرف ان کی زبان کی کھیتیاں (گفتگو) ہی تو ہوگی۔

۳۹۷۴: ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا کلام اس کیلئے وبال ہے اس کے حق میں بھلا نہیں سوائے نیکی کا حکم برائی سے روکنا اور اللہ عزوجل کی یاد کے۔

۳۹۷۵: حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمر سے عرض کیا کہ ہم اپنے حکام کے پاس جا کر بات

بُنْ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا وَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتُحِجَّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لَا أَذُوكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ وَالصَّلَاةُ الرَّجُلُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ الْآخِرُ كَبْرَاسِ الْأَمْرِ وَعُمُودُهُ وَزُرُورَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ الْآخِرُ كَبْرَاسِ بِمَلَاحِ ذَالِكَ كُلِّهِ فَقُلْتُ بَلَى فَاخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ تَكْفُفْ عَلَيْكَ هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ إِنَّا الْمُؤَاخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ تَكَلَّمْكَ أَتُكُّ يَا مُعَاذُ هَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى وَجْهِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ السَّيْتِهِمْ.

۳۹۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسِ الْمَكِّيُّ قُلْتُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَلَامُ بَنِي آدَمَ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ

اَنَا نَذَكُلُّ عَلَى أَمْرٍ إِنَّا فَتَقُولُ الْقَوْلَ فَإِذَا خَرَجْنَا فَلْنَا غَيْرَهُ
قَالَ كُنَّا نَعُدُّ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبِفَاقِ.

چیت کرتے ہیں اور جب ہم انکے پاس سے نکل آتے ہیں
تو ان باتوں کے خلاف کہتے ہیں (مثلاً انکے سامنے
تعریف کرنا اور پس پشت مذمت کرنا) فرمایا: رسول اللہ
کے عہد مبارک میں ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

۳۹۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ
شَابُورٍ ثَنَا الْأَزْرَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَوَيْلٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْينُهُ

۳۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے
اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مقصد (کام کی
بات) کو ترک کر دے۔

خلاصۃ السباب ☆ ۳۹۶۷: مطلب یہ ہے کہ بات کرنے میں احتیاط کرنی لازم ہے اور بہت غور کے بعد بات کہنی
چاہئے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا فضول گفتگو کرنا والا احمق ہوتا ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے
ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ناگوار ہوتی ہے پس وہ شخص ایک بات کی وجہ سے جہنمی ہو جاتا ہے اللہم انی
اعوذ بک من شر لسانی۔ حاصل یہ کہ ان احادیث میں زبان کو بے لگام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث ۳۹۷۲:
اس حدیث میں استقامت کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی گئی استقامت ہدایت کا اونچا درجہ ہے جس کو یہ حاصل ہو
جاتا ہے وہ اللہ کا ولی ہو جاتا ہے تو ملائکہ ایسے بندے کو سلام کرتے ہیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور من چاہی زندگی ملنے
کے مژدے سناتے ہیں جیسا کہ حم سجدہ میں آیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۳: قربان جائیں معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی
عمدہ نصیحتیں فرمائی ہیں منجملہ ان میں جہاد ہے جس کو سب عبادات کی سنام (کوہان) اور اس کی بھی بلندی اور چوٹی قرار
دیا ہے لاریب جہاد میں ہی مسلمانوں کی عزت ہے اور اس کے ذریعہ اسلام کو علوشان حاصل ہوئی پائے افسوس آج
کے مسلمان حکمرانوں نے جہاد کو ترک کر دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو دہشت گرد کے نام سے مشہور کر دیا ہے۔
حدیث ۳۹۷۶: ابن ابی زید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث سے ہے جو تمام اخلاق کی اصل ہے اور تمام
بھلائیوں کی جڑ ہیں دوسری حدیث یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی
مسلمان بھائی ک پلئے بھی پسند کرے۔ تیسری یہ حدیث کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر رکھتا ہو وہ نیک بات کہے یا خاموش
رہے ان دونوں کو شیخین نے تخریج کیا ہے اور چوتھی یہ حدیث ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا (بلا وجہ) طیش میں مت آیا کر پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا
فرمادیں۔ آمین (ابوداؤد)

۱۳: بَابُ الْعُرْلَةِ

پاب: گوشہ نشینی

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس مرد کی ہے جو راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو اور اس کی پشت پر اڑتا پھرے جب بھی گھبراہٹ یا خوف کی آواز سنے اڑ کر اس تک پہنچے شہادت کی موت یا کفار کو قتل کی تلاش میں ایسے مواقع کی تاک رکھے اور ایک وہ مرد بھی جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں ہو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے اور لوگوں کے متعلق بھلا ہی سوچتا رہا۔

۳۹۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَعْنَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بِعَتَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فُرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا يَتَّبِعِي الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ مَطَّانَهُ وَرَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَافِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يُعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ.

۳۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کونسا انسان افضل ہے؟ فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والا اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ۔ عرض کیا اس کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: اسکے بعد وہ مرد جو کسی گھاٹی میں رہے اور اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے مامون رکھے۔

۳۹۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يَحْيَى ابْنُ حَمْرَةَ ثنا الزَّبِيدِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

۳۹۷۹: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی پہچان ہمیں بتا دیجئے فرمایا: وہ (شکل و صورت و رنگ و روپ میں ہماری طرح ہوں گے ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زامہ اور حالات) مجھ پر آئیں تو مجھے آپ کیا

۳۹۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ دُعَاةَ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَفَهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا يَتَكَلَّمُونَ بِلِسَانِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ قَالَ فَالْزَمِ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامَهُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَ لَا إِمَامٌ

فَاغْتَرِلْ تِلْكَ الْفِرْقِ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ
 حَتَّى يَذْرَ كَكَ الْمَوْتُ وَ أَنْتَ كَذَلِكَ.
 (جمیعت) نہ ہو اور نہ ہی (صحیح اور شرع کے موافق) امام و حکمران ہو تو ان تمام جماعتوں سے الگ تھلگ رہنا اگرچہ تم
 کسی درخت کی جڑ چباؤ (بھوک کی وجہ) حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔

۳۹۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى
 بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ
 أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَا لِ
 الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ
 بِدَنِيهِ مِنَ الْفِتَنِ.
 ۳۹۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقرب
 مسلمان کا بہترین مال کچھ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ
 پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی مقامات (چراگا ہوں کا
 رُخ کرے گا فتنوں سے اپنا دین بچانے کے لئے بے
 قرار (بھاگتا) رہے گا۔

۳۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا
 سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطِبٍ عَنْ حَزْبَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنٌ عَلَىٰ آبَائِهَا دُعَاةٌ إِلَى النَّارِ
 فَإِنْ تَمُوتَ وَ أَنْتَ عَاصٍ عَلَىٰ جِدْلِ شَجَرَةٍ خَرَّ لَكَ مِنْ
 أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ.
 ۳۹۸۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ فتنے ہوں گے
 ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں
 گے اگر تمہاری موت اس حالت میں آئیگی تم کسی
 درخت کی جڑ چبا رہے ہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر
 ہے کہ ان فتنوں میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

۳۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ
 بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ
 الْمُسَيْبِ. أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
 لَا يَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ.
 ۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل
 سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

۳۹۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
 الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ
 عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ.
 ۳۹۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل
 سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ عزلت (تہائی) اور گوشہ نشینی افضل ہے یا لوگوں کے ساتھ مل جل
 کر رہنا افضل ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ مل جل کر رہنا افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے بچ سکے۔ اور بعض علماء فرماتے
 ہیں کہ عزلت (گوشہ نشینی) افضل ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کے زمانہ میں تہائی افضل ہے اور تقویٰ اور

صلاح کے زمانہ میں اختلاط (مل جل کر رہنا) افضل ہے واقعی آج کا دور فتنوں کا ہے نماز جمعہ و عیدین و جنازہ میں شمولیت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہوئے عزلت (تہائی) اختیار کرنا افضل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ زیادہ میل جول نہ رکھنا ہی افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴: بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ

پاب: مشتبه امور سے رک جانا

۳۹۸۴: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَأَهْوَى بِإِصْبَعِيهِ إِلَى أُذُنِيحٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ الدِّينَ وَ عَرَضَهُ وَ مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ آوَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى الْآوَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُ الْآوَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ آوَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

۳۹۸۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر اپنی دو انگلیاں کانوں کے قریب کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبه امور ہیں جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں سو جو مشتبه امور سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا اور جو مشتبه امور میں مبتلا ہو گیا وہ (رفتہ رفتہ) حرام میں مبتلا ہو جائے گا جیسے سرکاری چراگاہ کے ارد گرد جانور چرانے والا قریب ہے کہ سرکاری چراگاہ میں بھی چرانے لگے غور سے سنو ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور غور سے سن لو کہ اللہ کی چراگاہ

(جس میں داخلہ منع ہے) اس کے حرام کردہ امور ہیں (جو اس کے ارد گرد مشتبه امور میں مبتلا ہو گا وہ ان محرمات میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے) غور سے سنو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب یہ صحیح ہو جائے تو تمام بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو تمام بدن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے غور سے سنو گوشت کا یہ ٹکڑا دل ہے۔

۳۹۸۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَى.

۳۹۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خونریزی (اور فتنہ و فساد) میں عبادت کرتے رہنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مشتبه کاموں میں ہمیشہ بچے رہنا یہی تقویٰ ہے اور حدیث کے آخری جزو میں دل کی درنگی اور خرابی کی اہمیت بیان فرمائی کہ دل سارے اعضاء نہیں ہے اگر یہ درست ہے تو سارے اعضاء درست ہیں اور اگر اس میں فساد آ گیا ہے تو تمام بدن میں فساد پھیل جائے گا اسی واسطے مشائخ دل کی اصلاح کی طرف بہت توجہ فرماتے ہیں۔

۱۵ : بَابُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا

پاب: ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا

۳۹۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْبُرَيْمِ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ كَسْبٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابتداء میں اسلام اجنبی (مسافر کی مانند غیر معروف) تھا اور عنقریب پھر غیر معروف ہو جائے گا پس خوشخبری ہے بیگانہ بن کر رہنے والوں کے لئے۔

لفظ: غریب کا معنی انوکھا اجنبی غیر معروف ہے۔ اسی لئے مسافر کو غریب کہتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل دنیا میں مسافر بلکہ راہ گزر کی مانند رہو۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی میں اس روایت کے بعد آخریں ہے: فطوبی للغرباء وهم الذين يصلحون ما افر الناس من بعدى من سنتى آج یہی حالت ہے بدعات اور خرافات کی وجہ سے اصلی اسلام بالکل انوکھا معلوم ہوتا ہے لوگ اصل اسلام سے واقف نہیں بے دینی کو دین سمجھے ہیں جیسے ابتداء میں لوگ اسلام سے واقف نہ تھے۔ اس کا ترجمہ غریب نادار فقیر محتاج کرنا عربی لغت کے اعتبار سے بھی درست نہیں اور مذکورہ روایت کی وجہ سے بھی پھر ابتداء اسلام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر اہل ثروت نے بھی تو اسلام قبول کیا تھا۔ (مترجم)

۳۹۸۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنبَأَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ وَ بَنُ لَهْبَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب پھر بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے۔

۳۹۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ. قَالَ قَيْلٌ وَ مِنَ الْغُرَبَاءِ قَالَ النَّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ.

۳۹۸۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے لوگوں نے عرض کیا کہ بیگانوں سے کون مراد ہیں فرمایا: جو قبیلہ سے نکال دیئے جائیں۔

۱۶ : بَابُ مَنْ تَرَجَّى لَهُ السَّلَامَةُ

پاب: فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے

مِنَ الْفِتَنِ

متعلق کی جاسکتی ہے

۳۹۸۹: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ

۳۹۸۹: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد

أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي فَقَالَ أَيُّكَ؟ قَالَ يُبْكِي شَيْءَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ يَسِيرَ الرِّبَاءِ شُرْكٌ وَإِنَّ مِنْ عَادَى اللَّهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهُ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَحْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَدْعُوا وَلَمْ يَعْرِفُوا قُلُوبُهُمْ مَضَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَيْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ.

پرہیزگار ہیں اور گم نام و پوشیدہ رہتے ہیں کہ اگر غائب ہو تو ان کی تلاش نہ کی جائے حاضر ہوں تو آؤ بھگت نہ کی جائے (ان کو بلا یا نہ جائے) اور پہچانے نہ جائیں (کہ فلاں صاحب ہیں) ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر تاریک فتنہ سے صاف بے غبار نکل جائیں گے۔

۳۹۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسُ كَابِلٌ مَائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً.

۳۹۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی حالت ایسی ہے جیسے سواونٹ مگر سواری کے قابل ایک بھی نہیں (سب بے کار)۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۹۸۹: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جو بظاہر امراء اور دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت معزز و محترم ہیں۔

پاب: اُمتوں کا فرقوں میں بٹ جانا

۳۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔

۳۹۹۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۷: بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَّمِ

۳۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَ تَفَتَّرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً.

۳۹۹۲: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنتی ہے اور ستر دوزخی ہیں اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے ان میں اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنت میں جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا: الجماعۃ۔

۳۹۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو عَمْرٍو وَثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَ هِيَ الْجَمَاعَةُ۔

۳۹۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِنَاعٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَ شِبْرًا بِشِبْرٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى ؟ قَالَ فَنَ إِذَا؟

خلاصۃ الباب ☆ جماعت سے مراد صحابہ کرام ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مسائل نے پوچھا وہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما انا علیہ و اصحابی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والا فرقہ ناجی ہے باقی تمام فرقے ضالہ ہیں۔ باقی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور متکلمین کے کے گروہ اشاعہ اور ماتریدیہ وغیرہم سب حق پر ہیں اور اہل سنت و الجماعۃ ہیں جو شخص ان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ شامل کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۱۸ : بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: مال کا فتنہ

۳۹۹۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَحْسَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْخَيْرِ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ وَ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ أَنْ كُلَّ مَا يُبْنَى الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرَاءِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ (اهْتَدَتْ) حَاصِرُ تَاهَا اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسَ فَنَطَّتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِحَقِّهِ يُبَارِكْ لَهُ وَ مَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الذِّئْبِ يَأْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ.

۳۹۹۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم مجھے تمہاری بابت کسی چیز سے اتنا اندیشہ نہیں جتنا دنیا کی رعنائیوں سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالیں گے۔ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خیر (مثلاً مال) بھی باعث شرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو خاموش رہے پھر فرمایا کیا کہا کہ خیر باعث شرت کیسے بنے گی؟ فرمایا: خیر تو باعث خیر ہی بنتی ہے دیکھو۔ برسات جو اگاتی ہے وہ خیر ہے یا نہیں لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانہ رو) پیٹ پھلا کر یا تحمہ کو بوجہ بدضمی کے یا قریب مرگ کر دیتی ہے مگر جو جانور خضر (ایک عام سی قسم کا چارہ) کھاتا ہے اور اس کی کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو

سورج کے بالقابل ہو کر پتلا پاخانہ کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ جب وہ (پہلا کھانا) ہضم ہو جائے پھر دوبارہ کھانے آتا ہے۔ بعینہ جو کوئی مال اپنے حق کے مطابق حاصل کرے گا اُس کو برکت ہوگی اور جو کوئی ناحق حاصل کرے تو اُس کو کبھی برکت نہ ہوگی۔ اُسکی مثال (اُس شخص کی سی) ہے کہ کھائے جائے پر (کبھی) سیر نہ ہو۔

۳۹۹۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَّادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَ الرُّومِ أَمْ قَوْمِ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ تَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَبَاعُضُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاعُضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْتَلِفُونَ فِي

۳۹۹۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب فارس اور روم کے خزانوں پر تمہیں فتح ملے گی تو تم کون سی قوم بن جاؤ گے؟ (کیا کہو گے) عبد الرحمن بن عوف نے عرض کیا ہم وہی کہیں گے جو اللہ اور اسکے رسول نے ہمیں امر فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا اور کچھ نہ کہو گے؟ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے کی طرف پشت پھيرو

مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ.

گے پھر ایک دوسرے سے دشمنی رکھو گے یا ایسی ہی کوئی بات فرمائی پھر مسکین مہاجروں کے پاس جاؤ گے۔

۳۹۹۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوَّبِينَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَأَنَّ شَهْدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَآمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ أَقْوَا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَ فَقَعَرُ ضَوْلَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْنُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبْشُرُوا وَأَمْلُوا مَا يُسْرُوكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ وَ لَكِنِّي أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بَسَطْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ.

۳۹۹۷: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا کہ جزیہ وصول کر کے لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ کا) مال وصول کر کے لائے تو انصار کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی سب (دور محلوں والے بھی) نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو یہ لوگ سامنے آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں۔ عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جس سے تمہیں خوشی ہوگی اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر سے کچھ خوف و خطرہ نہیں لیکن مجھے یہ

خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی پھر تم بھی اس میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رغب کرو جیسے انہوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا میں رغبت کی تو دنیا تمہیں بھی ہلاک (نہ) کر ڈالے جیسے اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔

۱۹: بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

پاب: عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَنَا

۳۹۹۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے

عَنْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ
النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
أَدْعُ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضْرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

۳۹۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ تَنَا وَكَبْعُ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُضْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَ مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ لِلرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.

(ت): من بیانیہ ہے اور النساء و یل کا بیان ہے کما فی قولہ علیہ السلام و یل للاعقاب من النار. (مترجم)

۴۰۰۰: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَطِيْبًا
فَكَانَ فِيْمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلُوَّةٌ. وَإِنَّ اللَّهَ
مُسْتَحْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاطِرٌ كَيْفَ تَعْلَمُونَ إِلَّا فَاتَقُوا الدُّنْيَا
وَاتَّقُوا النِّسَاءَ.

۴۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنَّهُمَا نِسَاءٌ كُمْ عَنْ لَيْسَ
الزَّيْنَةَ وَ لَتَبَخْتَرَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ
يُلْعَنُوا حَتَّى لَيْسَ نِسَاؤُهُمُ الزَّيْنَةَ وَ تَبَخْتَرْنَ فِي
الْمَسَاجِدِ.

۴۰۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَوْلَى أَبِي رُهِمٍ (وَاسْمُهُ عُبَيْدٌ) أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً تَرِيدُ

بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ
کوئی نہیں چھوڑ رہا۔

۳۹۹۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح دو
فرشتے پکارتے ہیں: عورتوں مردوں کیلئے ہلاکت و
بربادی ہیں، عورتوں مردوں کے لئے ہلاکت و بربادی
ہیں۔

۴۰۰۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے
اور خطبہ میں یہ بھی فرمایا: دنیا سرسبز و شیریں ہے اور اللہ
تعالیٰ تمہیں دنیا میں حاکم بنانے والے ہیں پھر دیکھیں
گے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو غور سے سنو دنیا سے بچتے رہنا
اور عورتوں سے بچتے رہنا۔

۴۰۰۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
تشریف فرماتھے کہ قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت مسجد میں بناؤ
سنگھار کر کے داخل ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا: اے لوگو اپنے
عورتوں کو بناؤ سنگھار کرنے سے اور مسجد میں ناز و نخرہ
سے چلنے سے منع کرو کیونکہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں آئی
تا آنکہ ان کی عورتیں زیب و زینت کا لباس پہن کر
مسجدوں میں ناز و نخروں سے آنے لگیں۔

۴۰۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ کے سامنے ایک عورت آئی جو
خوشبو لگا کر مسجد جا رہی تھی، فرمانے لگے: اے اللہ جبار
کی بندی کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگی مسجد۔ فرمایا: مسجد

المَسْجِدِ فَقَالَ يَا أُمَّةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيدِينَ قَالَتْ
 الْمَسْجِدَ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
 تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ
 حَتَّى تَغْتَسِلَ.

(میں جانے) کے لئے ہی خوشبو لگائی۔ کہنے لگی جی
 ہاں۔ فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 فرماتے سنا کہ جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف
 نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ
 نہائے (اور خوشبو کو زائل کرے)۔

۴۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ
 وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ .
 فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزَلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ
 أَهْلِ النَّارِ قَالَ تَكْثُرُنَّ اللَّعْنَ وَتَكْفُرُنَّ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ
 نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِيذِي لُبٍّ مِنْكُمْ قَالَتْ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِيْنَ قَالَ أَمَّا نَقْصَانُ
 الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تُعَدُّلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَذَا مِنْ نَقْصَانِ
 الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ
 فَهَذَا مِنْ نَقْصَانِ الدِّيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت
 صدقہ کیا کرو اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ میں
 نے دوزخیوں میں زیادہ عورتیں دیکھیں ان میں سے
 ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا وجہ ہے
 کہ اہل دوزخ میں ہم خواتین ہیں؟ فرمایا: تم لعن طعن
 بہت کرتی ہو اور خاندان کی ناشکری (اور ناقدری) کرتی
 ہو میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والے کو نہ
 دیکھا کہ کسی سجدہ پر حاوی ہو جائے تم سے بڑھ کر۔
 عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول عقل اور دین میں
 (ہم) ناقص کیسے ہیں؟ فرمایا: عقل میں تو اس طرح

ناقص ہو کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے یہ عقل میں ناقص ہونے کی وجہ سے ہے اور چند (دن اور)
 راتیں نماز نہیں پڑھ سکتیں، رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتیں یہ دین میں ناقص ہونا ہے۔

☆ خلاصہ الباب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دوسرے فتنوں سے ڈرایا ہے اسی طرح عورتوں کی فتنہ سے
 بھی بچنے کی تلقین فرمائی عورتوں کا فتنہ بڑا عظیم فتنہ ہے اس کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں کا خسار ہے جب عورتیں بناؤ
 سنگار کے ساتھ مساجد میں نہیں آسکتی تو بازاروں اور تقریبات میں ان کی شمولیت کیسے مباح ہو سکتی ہے آج کل یہ فتنہ
 بہت زوروں پر ہے۔ صحابہ کرام عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے تھے حالانکہ وہ پاکیزہ دور تھا اللہ تعالیٰ ہم سب
 کو صحابہ کرام کی اتباع نصیب فرمادے آمین۔

۲۰: بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ

بَابُ: نیک کام کروانا اور برا کام

الْمُنْكَرِ

چھڑوانا

۴۰۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا معاويةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.

۴۰۰۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل ازیں کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی وجہ سے)۔

۴۰۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ آيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ أَوْ شَكَّ أَنْ يُعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ.

۴۰۰۵: حضرت قیس بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو گمراہ ہونے والے کی گمراہی تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتی جبکہ تم خود راہ راست پر ہو“ اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب لوگ برائی کو دیکھیں پھر اسے ختم نہ کرائیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (بروں اور نیکیوں کو) اپنے عذاب میں مبتلا کر دیں (اس دنیا میں)۔

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

۴۰۰۶: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جب کوتاہی آئی تو ایک مرد اپنے بھائی کو بتلائے معصیت دیکھ کر اس سے روکتا اور اگلے روز اس کے ساتھ کھاتا پیتا اور جل کر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے ترک تعلقات نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو باہم خلط کر دیا انہی کے کے متعلق قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے: لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى

۴۰۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يُرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْعَدُوُّ لَمْ يَمْنَعَهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْثِلَةً وَشَرِيْبَةً وَخَلِيْطَةً فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ: ﴿لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلَوْ

كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَ مَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُواهُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَسِقُونَ ﴿۷۸﴾ [السائدة: ۷۸-۸۱] .
قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَّكِنًا فَجَلَسَ وَ
قَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطِرُوهُ عَلَيَّ الْحَقِّ
أَطْرًا .

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ أَمْلَاهُ عَلَيَّ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

۴۰۰۷ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَطِييًّا
فَكَانَ فِيْمَا قَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ
بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ .

قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَ قَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْتَا أَشْيَاءَ
فَهَيْبَتَا .

۴۰۰۸ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ
نَفْسَهُ قَالُوا يَرَى أَمْرًا لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ مُقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي
كَذَا وَ كَذَا فَيَقُولُ خَشِيْتُ النَّاسَ فَيَقُولُ فَإِيَّايَ كُنْتَ أَحَقُّ
أَنْ تَخْشَى .

۴۰۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا وَ كَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ

لِسَانَ دَاوُدَ وَ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ سَ فَاسْفُقُونَ تَكَ
راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر لگائے
ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: تم عذاب سے نہیں
بچ سکتے یہاں تک کہ ظالم کے ہاتھ پکڑو اور اسے
حق (اور انصاف) پر مجبور نہ کرو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۰۰۷ : حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ہمارے درمیان خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے
دوران خطبہ یہ بھی فرمایا: غور سے سنو کسی مرد کو جب وہ
حق سے واقف ہو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت ہرگز مانع
نہ ہونی چاہئے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو
سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: بخدا ہم نے کئی
چیزیں (ناحق) دیکھیں لیکن ہم ہیبت میں آ گئے۔

۴۰۰۸ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
بھی اپنی تحقیر نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے
رسول ہم میں سے کوئی اپنی تحقیر کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا:
اس طرح کہ کوئی معاملہ دیکھے اس بارے میں اللہ کا حکم
اسے معلوم ہو پھر بیان نہ کرے تو روز قیامت اللہ
عز و جل فرمائیں گے تمہیں فلاں معاملہ میں (حق
بات) کہنے سے کیا مانع ہوا؟ جواب دے گا لوگوں کا
خوف تو اللہ رب العزت فرمائیں گے صرف مجھ ہی سے
تمہیں ڈرنا چاہئے تھا۔

۴۰۰۹ : حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

فرمایا: جس قوم میں بھی اللہ کی نافرمانیاں کی جائیں جبکہ وہ قوم (نافرمانی سے بچنے والے) ان نافرمانوں سے زیادہ غلبہ اور قوت والے ہوں اور (بصورت نزاع) اپنا بچاؤ کر سکتے ہو (اس کے باوجود بھی نافرمانی کو ختم نہ کرائیں تو) اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمُعَاصِي هُمْ أَغْرَزُ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ لَا يُغَيَّرُونَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ.

۴۰۱۰: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب سمندری مہاجرین رسول اللہ کے پاس واپس پہنچے تو آپ نے فرمایا: تم نے حبشہ میں جو عجیب باتیں دیکھیں وہ ہمیں نہیں بتاؤ گے۔ ان میں سے چند نوجوانوں نے عرض کیا ضرور اللہ کے رسول! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں کے درویشوں کی ایک بڑھیا سر پر پانی کا مٹکا اٹھائے ہمارے پاس سے گزری پھر ایک حبشہ کے جوان کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا پھر اسے دھکا دیا وہ گھٹنوں کے بل گری اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا جب وہ اٹھی تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی تمہیں عنقریب علم ہو جائے گا اے مکار جب اللہ تعالیٰ کرسی قائم فرمائیں گے اور اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے اور ہاتھ پاؤں اپنے کرتوت بیان کریں گے اس وقت تمہیں علم ہوگا کہ اللہ کے یہاں میرا اور تمہارا کیا فیصلہ ہوتا ہے رسول اللہ نے فرمایا: اس بڑھیا نے سچ کہا سچ کہا اللہ تعالیٰ کیسے اس قوم کو پاک کریں جس میں کمزور کی خاطر طاقتور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔

۴۰۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهَا جِرَةَ الْبَحْرِ قَالَ إِلَّا تُحَدِّثُونِي بِأَعَجِيبٍ مَا رَأَيْتُمْ بَارِضَ الْحَبَشَةِ قَالَ فَبَيْنَ مَسْئَلِهِمْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِهَا بَيْنَهُمْ تَحْمِلُ عَلَى رَاسِهَا قَلَّةً مِنْ مَاءٍ فَمَرَّتْ بِفَتَى مِنْهُمْ فَجَعَلَ أَحَدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ فَلْتَهَا فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ انْتَفَتَّ إِلَيْهِ فَقَالَتْ سَوْفَ تَعْلَمُ يَا عَدُوَّ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيَّ وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَتَكَلَّمَتِ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ عِنْدَهُ عَدَا.

قَالَ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَتْ. صَدَقَتْ كَيْفَ يُقَدِّسُ اللَّهُ أُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِضَعْفِهِمْ مِنْ شِدَائِدِهِمْ.

۴۰۱۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات (کہنا) ہے۔

۴۰۱۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عَدَلَ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ.

۴۰۱۲: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدِ الرَّمْلِيِّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرَزِ لِيُرْكَبَ قَالَ آيِنَ السَّائِلِ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ.

۴۰۱۲: حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ (حج کے موقع پر) جمرہ اولی کے قریب ایک مرد نبی کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے جب آپ نے جمرہ ثانیہ کی رمی کی تو اس نے پھر یہی پوچھا آپ خاموش رہے جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر پوچھا وہ ساک کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا (افضل جہاد ہے)۔

۴۰۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانَ الْمُنْبِرَ فِي يَوْمٍ عِنْدَ قَبْدَأَ بِالْخُطْبِيَّةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا مَرْوَانُ! خَالَفْتَ السَّنَةَ أَخْرَجْتَ الْمُنْبِرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيمَانِ.

۴۰۱۳: حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوایا (اور خطبہ دینے کے لئے عید گاہ میں رکھوایا) پھر نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد نے کہا (اے مروان تم نے سنت کے خلاف کیا تم نے اس دن منبر نکلوایا حالانکہ (اس سے قبل) منبر نکالا نہیں جاتا تھا اور نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا حالانکہ نماز سے قبل خطبہ نہیں ہوتا تھا اس پر حضرت ابو سعید نے فرمایا: ان صاحب نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا تم میں سے جو بھی خلاف شرع کام دیکھے اور اسے زور بازو سے مٹانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ زور بازو سے اسے

مٹادے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو دل دماغ سے کام لے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے شامل حال ہوتی ہے آج کل ہم پر طرح طرح کی تکالیف اور عذاب اس لئے بھی آرہے ہیں کہ ہم اپنی وسعت کے باوجود اپنی اولاد اور اقارب اور دوسرے لوگوں اور سلاطین کو منکرات اور برائیوں

سے نہیں روکتے بلکہ ان برائیوں میں خود بھی شریک ہو جاتے ہیں جتنی خلاف شرع رسمیں کی جاتی ہیں، جانتے بوجھے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، احکام شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کو روکنے کی ہمت نہیں یا اللہ اپنی ہیبت عطا فرمادے آمین۔

۲۱: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵]

بَابُ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اے ایمان

والو! تم اپنی فکر کرو.....“ کی تفسیر

۴۰۱۴: حضرت ابو امیہ شعبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہنے لگے کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا ”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو گمراہ (کی گمراہی) تمہارے لئے باعث ضرر نہیں بشرطیکہ تم راہ راست پر رہو“ فرمانے لگے میں نے اس آیت کی تفسیر ایسی ذات سے دریافت کی جو خوب واقف تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تم امر بالمعروف نہ کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بھیل کی بات مانی جاتی ہے اور خواہش کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے

۴۰۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَمْرِو بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِي أُمِيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَعِيِّ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَلِ اتَّمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَذُنْبًا مُؤْتَرَةً وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَدَانِ لَكَ بِهِ فَعَلَيْكَ خَوِصَّةَ نَفْسِكَ فَإِنَّ مِنْ وِرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الْبُرِّ فِيهِنَّ عَلَى مِثْلِ قَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلَ أَحْرٍ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْلَمُونَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز ہے (خواہ وہ کتاب و سنت اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ہٹ کر ہی ہو) ایسے میں تم کوئی ایسا کام (خلاف شرع) دیکھو کہ اس کو ختم کرنے کی تم میں ذرا بھی قدرت نہیں تو تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو اس لئے کہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (صحیح دین پر) مضبوطی سے قائم رہنا انگارہ کو ہاتھ میں دبانے کی مثل ہوگا ان ایام میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی طرح عمل کرتے ہوں۔

۴۰۱۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ الْحَزْرَاعِيُّ. ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الرَّعِينِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى تَشْرُكُ الْأُمَرَ

۴۰۱۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جب تم میں وہ امور ظاہر ہوں جو تم سے پہلی امتوں میں ظاہر ہوئے ہم

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سے پہلی امتوں میں کیا امور ظاہر ہوئے۔ فرمایا: گھٹیا لوگ حکمران بن جائیں اور معزز لوگوں میں فسق و فجور آ جائے اور علم کینے لوگ حاصل کر لیں (راوی حدیث) حضرت زید فرماتے ہیں کہ گھٹیا لوگوں کے علم حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بے عمل فاسق لوگ علم حاصل کریں (اور بے عمل ہی رہیں)۔

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي صِغَارِكُمْ وَالْفَاحِشَةَ فِي كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمُ فِي رُذَالِكُمْ.

قَالَ زَيْدٌ تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعِلْمُ فِي رُذَالِكُمْ إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفَسَاقِ.

۴۰۱۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس آزمائش کو برداشت نہیں کر سکتا اسکے درپے ہو۔

۴۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُدَلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُدَلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ.

نک : مثلاً امر بالمعروف کرنے کی صورت میں ظن غالب ہے کہ ایذا پہنچے گی اور صبر نہ کر سکے گا تو امر بالمعروف ملتوی کر دے۔ (مترجم)

۴۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ روز قیامت بندہ سے پوچھیں گے کہ جب تم نے خلاف شرع کام دیکھا تو روکا کیوں نہیں؟ پھر خود ہی اس کا جواب تلقین فرمائیں گے تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں نے آپ (کے رحم) سے اُمید وابستہ کر لی تھی اور لوگوں (کی ایذا رسانی) سے مجھے خوف تھا۔

۴۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو طَوَّالَةَ ثَنَا نَهَارُ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ مَا مَنَعَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ فَإِذَا لَقِنَ اللَّهُ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَفَرَّقْتُ مِنَ النَّاسِ.

پانچ: سزاؤں کا بیان

۲۲: بَابُ الْعُقُوبَاتِ

۴۰۱۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے ہیں لیکن جب اس کی گرفت فرماتے ہیں تو پھر چھوڑتے نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:

۴۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَمْلِكُ لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْتَلِهِ ثُمَّ قَرَأَ:

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾

[ہود: ۱۰۲]

۳۰۱۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم بتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں بتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی

علائیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں بتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی

زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرمادیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں

کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرمادیتے ہیں۔

۳۰۲۰: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں مسخ

۳۰۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بَيْنَهُنَّ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُذَرَّ كُوهُنَّ.

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةَ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَاهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمْ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُنُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

وَلَمْ يَنْعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمَطَّرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عُدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمِ أَيْمَتُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

۳۰۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ

مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْزِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْحَمْرُ يَسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْرِفُ عَلَى رُؤْسِهِمْ بِالْمَعَارِفِ وَالْمُعْتَبَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ

مِنْهُمْ الْقِرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ.

کر کے بندر اور سور بنا دیں گے۔

۴۰۲۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ اس آیت میں لَاعِنُونَ سے مراد زمین کے چوپائے (جاندار) ہیں۔

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي الْمَيْمُونِ عَنْ زَادَانَ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ قَالَ ذَوَابُّ الْأَرْضِ.

۴۰۲۲: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی سوائے نیکی کے اور کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹال سکتی سوائے دُعا کے اور مرد اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۴۰۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْفِدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ.

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تمام گناہوں اور ان کی سزاؤں سے ڈر دیا ہے لیکن امت میں وہ ساری خرابیاں پھیل گئی ہیں کفار و مشرکین مسلمانوں پر مسلط ہیں طرح طرح کی تکالیف اور بلائیں امت محمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں۔

۲۳: بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: مصیبت پر صبر کرنا

۴۰۲۳: حضرت سعید بن وقاص فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں پر سب سے زیادہ سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ فرمایا: انبیاء پر پھر جوان کے بعد افضل اور بہتر ہو درجہ بدرجہ بندہ کی آزمائش اسکے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسکے دین میں پختگی ہوگی تو اسکی آزمائش سخت ہوگی اور اگر اسکے دین میں نرمی ہوگی تو اسکی آزمائش بھی اسی (دین) کے اعتبار سے ہوگی مصیبت بندے سے ملتی نہیں یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے ذمہ ایک بھی خطا نہیں رہتی۔

۴۰۲۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ وَيَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُضَعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَأَلْأَمْثَلُ يُتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ.

۴۰۲۴: حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نبی

۴۰۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ أَبِي

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا تو چادر کے اوپر بھی (بخار کی) حرارت محسوس ہو رہی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو اتنا شدید بخار ہے؟ فرمایا: ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے آزمائش بھی دگنی ہوتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کن پر ہوتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام پر۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انکے بعد؟ فرمایا ان کے بعد نیک لوگوں پر بعض نیک لوگوں پر فقر کی ایسی آزمائش آتی ہے کہ اوڑھے ہوئے کبل کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا اور نیک لوگ آزمائش سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم لوگ وسعت اور فراخی پر۔

فَدَيْكَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّةَ بَيْنِ يَدَيْ فَوْقَ اللَّحَافِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشَدَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّا كَذَلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأَجْرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَسْتَلِي بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدَهُمْ إِلَّا الْعِبَانَةَ يُحَوِّبُهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرُحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرُحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ.

۴۰۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہیں کہ آپ ایک نبی کی حالت بتا رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے میرے پروردگار میری قوم کو بخشش فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتی نہیں۔

۴۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكَعْبٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَاتَبَنِي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَكِّي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسُحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ بِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۴۰۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ شک کے حقدار ہیں جب (لیکن) جب (ہمیں) شک نہیں ہوا تو ان کو کیے ہو سکتا ہے (البتہ) انہوں نے (یعین الیقین حاصل کرنے کے لئے) عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ فرماتے ہیں فرمایا کیا تمہیں یقین نہیں؟ عرض کیا کیوں نہیں (یعین تو ہے) لیکن اپنا دل مطمئن کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

۴۰۲۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ يُؤْنَسُ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُؤْنَسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنَ الْإِبْرَاهِيمِ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ [البقرة: ۲۶۰]

دِينَهُمَا فَاَبَيَا فَقَالَ اِنِّي قَاتِلُكُمْمَا فَقَالَ اِحْسَانًا مِنْكَ اَيْنَا
 اِنْ قَسَلْتِنَا اَنْ تَجْعَلِنَا فِي بَيْتٍ فَفَعَلَ فَلَمَّا اَسْرَى
 بِالنَّبِيِّ ﷺ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً فَسَالَ جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَهُ.
 ہو کر سمندر میں ایک جزیرہ میں پہنچ گئے وہاں دو مرد
 لکڑیاں کاٹنے آئے ان دونوں نے حضور کو دیکھ لیا ان
 میں سے بھی ایک نے راز رکھا اور دوسرے نے راز

فاش کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا کہ میں نے حضور کو (جزیرہ میں) دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کس نے انہیں
 دیکھا اس نے دوسرے کا نام لے دیا لوگوں نے دوسرے سے پوچھا تو اس نے بات چھپا دی حالانکہ فرعون کے قانون
 میں جھوٹ کی سزا قتل تھی الغرض اس شخص نے اسی عورت سے شادی کر لی جس نے حضور کا راز رکھا تھا (یہ عورت فرعون کی
 بیٹی کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی) ایک مرتبہ یہ کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی بے ساختہ
 اُس کے منہ سے نکلا فرعون تباہ ہو۔ بیٹی نے باپ کو بتا دیا اس عورت کے دو بیٹے تھے اور خاندان بھی (وہی تھا جس نے حضور
 کا راز رکھا تھا) فرعون نے ان سب کو بلوایا اور خاندان بیوی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ نہ مانے تو اس نے کہا میں
 تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ہمیں قتل ہی کرنا ہے تو ہمارے ساتھ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر
 میں دفن کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا معراج کی شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قبر کی خوشبو محسوس کر کے جبرائیل علیہ
 السلام سے پوچھا تو انہوں نے سب قصہ سنایا۔

۴۰۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ نِسَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ
 مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَظَمٌ لَاجْزَاءٍ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللهَ اِذَا
 اَحَبَّ قَوْمًا اَبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ
 السُّخْطُ.
 ۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنی آزمائش سخت ہوگی اور
 اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو اس کی
 آزمائش کرتے ہیں جو راضی ہو اس سے راضی ہو جاتے
 اور جو ناراض ہو اس سے ناراض۔

۴۰۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ
 صَالِحٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ
 وَثَّابٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ
 الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ
 الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ.
 ۴۰۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن لوگوں
 سے میل جول رکھے اور ان ایذا پر صبر کرے اسے
 زیادہ ثواب ہوتا ہے اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں
 سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذا پر صبر نہ کرے۔

۴۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا
 ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ
 عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 ۴۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص
 میں تین خوبیاں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ

وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ (وَقَالَ
بُنْدَارٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ)

(حلاوت) کچھ لیا جو شخص کسی سے صرف اللہ (کی
رضاء) کے لئے محبت رکھے اور جسے اللہ اور اس کے
رسول سے باقی ہر چیز (اور انسان) سے بڑھ کر محبت ہو
اور جسے دوبارہ کفر اختیار کرنے سے آگ میں گرنا
زیادہ پسند ہو بعد ازیں کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات
دی۔

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى
فِي السَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذَا انْقَضَى
اللَّهُ مِنْهُ.

۴۰۳۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا اگرچہ تمہارے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمہیں نذر آتش کر دیا
جائے اور فرض نماز جان بوجھ کر مت ترک کرنا کیونکہ
جو عہد فرض نماز ترک کر دے تو (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ اس
سے یہ ہے (اب وہ اللہ کی پناہ میں نہیں) اور شراب
مت پینا کیونکہ شراب نوشی ہر شر (برائی) کی کنجی ہے۔

۴۰۳۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَوِّذِيُّ ثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَمَّانِيُّ
عَنْ شَهْرِ بْنِ خَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَأَنْ
قُطِعَتْ وَحِرْفَتْ وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ
تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِنَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ
فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

پاب: زمانہ کی سختی

۲۴: بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

۴۰۳۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے سنا: دنیا میں مصیبت اور آزمائش کے
علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔

۴۰۳۵: حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحْبِيُّ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ
مُسْلِمٍ سَمِعْتُ بَنِي جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَاعَبْدٍ رَبِّهِ يَقُولُ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ
الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ.

۴۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر
دھوکے اور فریب کے چند سال آئیں گے کہ ان میں
جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا خائن کو امانت دار اور
امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور اس زمانہ میں امور
عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی بات چیت
کرے گا۔

۴۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجَمْحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي
الْفُرَاتِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَاعَاتٌ يُصَدِّقُ
فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا
السَّخَانُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيَنْطِقُ فِيهَا الرَّوْبِيسَةُ (قِيلَ
وَمَا الرَّوْبِيسَةُ قَالَ الرَّجُلُ النَّافِقُ) فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ.

۴۰۳۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَمْرُغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مُكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَ لَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبِلَاءُ.

۴۰۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین (شوقِ آخرت اور ایمان) کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ دنیوی مصائب و آلام کی وجہ سے ہوگا۔

۴۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ يَعْنِي مَوْلَى مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَنْتَفُونَ كَمَا يَنْتَفَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ فَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَ لَيَبْقَيْنَنَّ شَرَارُكُمْ فَمَوْتُوا إِنْ اسْتَطَعْتُمْ.

۴۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے عمدہ کھجور ردى کھجور میں سے چھانٹ لی جاتی ہے بالآخر تم میں نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اگر ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

۴۰۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا الشَّدَّةَ وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا الذَّبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحَاوًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شَرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ.

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: معاملہ (دنیا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں اوبار (افلاس، ذلت، اخلاقِ رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی اور (قربِ قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔

۲۵: بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

پالپ: علاماتِ قیامت

۴۰۴۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَ أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ.

۴۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا لیں۔

(ت): میرے اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا نہ ہی کوئی دوسری امت حقہ ہوگی۔ (مترجم)

۴۰۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتِ الْقُرَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أطلع عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتِ الدَّجَالِ وَالدُّخَانِ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۴۱: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالاخانہ سے ہمیں جھانکا ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو قیامت قائم نہ ہوگی دجال دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع۔

۴۰۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ الْأَشَجَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي حِجَابٍ مِنْ أَدَمَ فَجَلَسْتُ بِضِئَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْخُلْ يَا عَوْفُ! فَقُلْتُ بِكَلْبِي؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكَلْبِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالَ سِنَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي قَالَ فَوَجِئْتُ عَنْهَا وَجَمَّةٌ شَدِيدَةٌ فَقَالَ قُلْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ دَاءَ يَطْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهَدُ اللَّهُ بِهِ دَرَارِيَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ وَبُرُكِي بِهِ أَعْمَالَكُمْ ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيُظَلُّ سَاحِطًا وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ لَا يَنْبَغِي بَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتِ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

۴۰۴۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چڑے کے ایک خیمہ میں تھے میں خیمہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے عوف اندر آؤ۔ میں نے (ازرہ مزاح) عرض کیا اے اللہ کے رسول میں پورا اندر آ جاؤں؟ (شاید خیمہ چھوٹا تھا) فرمایا: پورے ہی آ جاؤ کچھ دیر بعد فرمایا: اے عوف یاد رکھو قیامت سے قبل چھ باتیں ہوں گی ایک میرا اس دنیا سے جانا۔ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے شدید رنج ہوا فرمایا اسکے بعد (دوسری نشانی) بیت المقدس کا (مسلمانوں کے ہاتھ) فتح ہونا سوم ایک بیماری تم میں ظاہر ہوگی جس کی وجہ سے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے اور تمہارے اعمال کو پاک صاف کریں گے۔ چہارم تمہارے پاس مال و

دولت خوب ہوگا حتیٰ کہ مرد کو سوا شرفیاں دی جائیں پھر وہ بھی ناراض ہوگا۔ پنجم تمہارے درمیان (آپس میں ہی) ایک فتنہ ہوگا جو ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا۔ ششم تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی پھر رومی تم سے دعا کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے اپنی فوج لے کر تمہاری طرف آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

۴۰۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزِيُّ عَمْرُو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

۴۰۴۳: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم

نہ ہوگی یہاں تک تم اپنے امام (حکمران) کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے (باہم) لڑو اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا (حکومت) کے وارث ہوں گے۔

الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَدِيثَةِ بِنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ وَتَحْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَبِرِثِ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ.

۴۰۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر تشریف رکھتے تھے کہ ایک مرد نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے زیادہ علم نہیں۔ البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے (بیٹی ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (گنوار اور مفلس) لوگوں کے حکمران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور

۴۰۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتْ الْأُمَّةَ رَبَّتْهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتْ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ زُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَنَاولَ رِعَاءُ الْعَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي حَمْسٍ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةَ [لقمن: ۴۳]

جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ امور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی نازل فرماتا ہے بارش اور اسی کو (بیک وقت) معلوم ہے جو کچھ سب رحموں میں ہے (اس کی پوری تفصیل کے ہونے والے بچ کی عمر کتنی ہوگی رزق کتنا ہوگا وہ سعادت مند ہوگا یا بد بخت) آخر تک۔

۴۰۴۵: حضرت انس بن مالک نے (ایک مرتبہ) فرمایا میں تمہیں رسول اللہ کی وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے آپ سے سنی (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ) میرے بعد کوئی بھی تمہیں وہ حدیث نہ سنائے گا میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، بدکاری عام ہوگی، شراب پی جائیگی، مرد کم رہ جائیگے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

۴۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِلَّا أَحَدْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَطْهَرُ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزَّانَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ

لِحَمْسِينَ امْرَأَةً فَمِ وَاحِدَةً.

یہاں تک کہ بیچاس عورتوں کا انتظام ایک مرد کریگا۔

۴۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے اور لوگ اس پر باہم کشت و خون کریں گے چنانچہ ہر دس میں سے نو مارے جائیں گے۔

۴۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيُقْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ عَشْرَةٍ تِسْعَةٌ.

۴۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال (زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی کی طرح) بہنے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج زیادہ ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج کیا ہے۔ فرمایا: قتل، قتل، قتل۔ تین بار فرمایا۔

۴۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفْبِضَ الْمَالُ وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ قَالُوا وَمَا الْهَرَجُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ثَلَاثًا.

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے بعد کوئی دوسری امت نہیں یہ مطلب نہیں کہ میرے اور قیامت کے درمیان فاصلہ نہیں کہ شبہ آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے گئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ حدیث ۴۰۴۴: بڑی بڑی نشانیاں بیان فرمائی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ ہونے والی ہیں۔

باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا

۲۶: حَدَّثَنَا ذَهَابُ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

۴۰۴۸: حضرت زیاد بن لبید فرماتے ہیں کہ نبی نے کسی بات کا ذکر کر کے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹوں کو (اسی طرح نسل در نسل) قیامت تک پڑھاتے رہیں گے فرمایا: زیاد تیری ماں تجھ پر روئے (یعنی تم تو نادان نکلے) میں تو تمہیں مدینہ کے سبھ دار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور

۴۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا وَكَيْعُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَنُقْرِئُهُ أَنْثَانَا وَأَبْنَاؤُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَكَلْتُكَ أَمْكَ زِيَادُ! إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَقْسَمِ رَجُلِ الْمَدِينَةِ أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ

مِمَّا فِيهِمَا.

انجیل نہیں پڑھتے لیکن ان کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے۔
 ۴۰۴۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اسلام پرانا ہو (کر مٹنے کے قریب) ہو جائیگا یہاں تک کسی کو بھی روزہ نماز قربانی اور صدقہ (وغیرہ کے متعلق کسی قسم) کا علم نہ رہے گا اور اللہ کی کتاب ایک ہی رات میں ایسی غائب ہوگی کہ زمین میں اس کی آیت بھی باقی نہ رہے گی اور انسانوں کے کچھ قبائل (یا گروہ) ایسے رہ جائیں گے کہ ان میں بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں کہیں گی ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو یہ کلمہ پڑھتے سنا: لا الہ الا اللہ اس لئے ہم بھی یہ کلمہ کہتے ہیں حضرت حذیفہ کے شاگرد صلہ نے عرض کیا لا الہ الا اللہ سے انہیں کیا فائدہ ہوگا جب انہیں نماز کا علم ہے نہ روزہ کا نہ قربانی اور صدقہ (ان سب کا مطلقاً) کوئی علم نہیں اس پر حذیفہؓ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا انہوں نے دوبارہ سہ بارہ عرض کیا حذیفہ منہ پھیرتے رہے تیسری مرتبہ میں انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے صلہ! لا الہ الا اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائے گا تین بار یہی فرمایا۔

۴۰۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے کچھ زمانہ میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور ہرج بڑھ جائے گا ہرج بڑھ کر قتل کو کہتے ہیں۔

۴۰۵۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جہالت اترے گی، علم اٹھ جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے

۴۰۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرُؤُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَذْرُؤُ وَشَيْءُ الثُّوبِ حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَيْسَرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَيَبْقَى طَوَائِفٌ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ يَقُولُونَ أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَحْنُ نَقُولُهَا فَقَالَ لَهُ صَلَاةٌ مَا تَغْنَى عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَذْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ يَا صَلَاةٌ تَنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا.

۴۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۴۰۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

۳۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

۳۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مختصر ہو جائیگا (وقت بے برکتی، مصروفیات اور تفکرات کی وجہ سے بہت جلد گزرے گا) اور علم کم ہو جائیگا (قلوب میں) بخل ڈال دیا جائیگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج بڑھ جائیگا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

خلاصۃ الباب ☆ واقعی قرآن کریم پر عمل ہی اصل بنیادی چیز ہے صرف الفاظ قرآنی کو پڑھنا یہ علم نہیں ہے۔ بلکہ علم قرآن یہ ہے کہ اس کو سیکھ کر عمل کیا جائے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین نے قرآن کے علوم کو حاصل کیا اور اس کو لوگوں تک پہنچایا اللہ ان حضرات کی محنتوں کے ثمرات ہمیں حاصل ہیں۔ حدیث ۳۰۲۹: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچی ثابت ہو رہی ہے اس زمانہ میں صرف کلمہ کی ضربیں باقی ہیں نہ نماز روزہ کی پرواہ ہے زکوٰۃ تو خیر سے بالکل ترک کر دی ہے لوگوں نے۔ جہل کی کثرت اور قتل و غارت کی بہتات ہے۔

۲۷: بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

پاب: امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا

۳۰۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ خَدِيجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَآنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جُزْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ (قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ يَعْنِي وَسَطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ) وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

۳۰۵۳: حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک موقع پر) دو باتیں بتائیں میں ان میں سے ایک تو دیکھ چکا اور دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت مردوں کے دلوں کی جز میں یعنی وسط میں اتری اور قرآن اترتا تو ہم (صحابہ) نے قرآن سیکھا اور سنت کو سمجھا (جس سے

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُرْفَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْوَسْطِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُنزَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْهَجْلِ جَحْمَرٍ وَخَرَجَتْ عَلَيَّ رَجُلِكَ فَتَقْظُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِئًا وَوَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ خَدِيفَةً كَفًّا مِنْ حَصِيٍّ فَدَخَرَ جَهَ عَلَيَّ سَاقِهِ

ایمانداری بڑھ گئی) پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بتایا فرمایا مرد سوئے گا نیند کے دوران اس کے دل سے امانت سلب ہو جائے گی لیکن دل میں نقطے کی طرح امانت کا نشان اور اثر باقی ہوگا پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے مزید امانت اٹھا لی جائیگی صبح اس کا اثر اتنا باقی رہ جائے گا جتنا آبلہ جیسے تم اپنے پاؤں پر انگارہ لٹھکاؤ تو کھال پھول جائے تو

قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ

یُودَعَى الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَ حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَ أَجْلَدَهُ وَ أَظْرَفَهُ وَ مَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ . وَ لَقَدْ آتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَ لَسْتُ أَسَالِي أَيْكُمْ بَابِعْتِ لَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِيُرِدْنَهُ عَلَيَّ إِسْلَامُهُ وَ لَنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لِيُرِدْنَهُ عَلَيَّ سَاعِيَةً فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لَا بَابِعُ إِلَّا فَلَانًا وَ فَلَانًا .

تمہیں وہ جگہ ابھری ہوئی نظر آئے گی حالانکہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی سے لڑھکائیں فرمایا اس کے بعد اس کے بعد لوگ معاملات خرید و فروخت کریں گے۔ لیکن ان میں کوئی بھی امانت دار نہ ہوگا یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں ایک مرد امانت دار

ہے اور یہاں تک کہ ایک مرد کی بابت کہا جائے گا کہ وہ کتنا سمجھدار دانشمند (بہادر) اور ظریف و مستعد ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا کہ مجھے یہ پرواہ نہ تھی کہ میں کس سے معاملہ کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہے تو اسلام کی وجہ سے وہ امانت داری پر مجبور ہوتا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہے تو اس کا عامل (حاکم) انصاف کرے گا اور اب میں صرف فلاں فلاں سے معاملہ (خرید و فروخت) کرتا ہوں۔

۴۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجْرَةَ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا أَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ فَإِذَا أَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيئًا مُمَقَّتًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيئًا مُمَقَّتًا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةَ فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا نَزَعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةَ فَإِذَا أَنْزَعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا نَزَعَتْ مِنْهُ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ .

۴۰۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل جب کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس (کے دل) سے حیاء نکال لیتے ہیں جب اس سے حیاء نکل جائے تو تمہیں وہ شخص (اپنے اعمال بد کی وجہ سے) ہمیشہ خدا کے قہر میں گرفتار نظر آئے گا جب تمہیں وہ ہمیشہ قہر خداوندی میں گرفتار ملے گا تو اس (کے دل) سے امانت داری سلب ہو جاتی ہے اور جب اس (کے دل) سے امانت سلب ہو جاتی ہے تو وہ تمہیں ہمیشہ چوری (بددیانتی) اور خیانت میں مبتلا نظر آئے گا اور

جب وہ چوری اور خیانت میں مبتلا ہوا تو اس (کے دل) سے رحم ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ رحم سے محروم ہو گیا تو تمہیں وہ ہمیشہ ملعون اور مردود نظر آئے گا اور جب تم اسے ہمیشہ ملعون و مردود دیکھو تو (سمجھ لو کہ) اس کی گردن سے اسلام کی رستی نکل گئی۔

پاب: قیامت کی نشانیاں

۲۸: بَابُ الْآيَاتِ

۴۰۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ

۴۰۵۵: حضرت حذیفہ بن اسید ابوسریحہ رضی اللہ عنہ

فَرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ عَنْ
 حَدِيثِ نَبِيِّ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ أَطَّلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا
 تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتِ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ
 مَغْرِبِهَا وَالذَّجَالُ وَالذَّخَانُ وَالذَّابَّةُ وَيَا جُوجُ وَمَا جُوجُ
 وَخُرُوجُ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَثَلَاثُ
 خُسُوفٍ خُسُوفٍ بِالشَّمْرِ وَخُسُوفٍ بِالشَّمْرِ وَخُسُوفٍ بِالشَّمْرِ
 خُسُوفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنِ ابْنِ
 تَسْوِيقِ النَّاسِ إِلَى الْمَحْشَرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ إِذَا يَأْتُوا وَ
 تَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ بالآخانیہ سے ہماری
 طرف متوجہ ہوئے ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے
 تھے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں
 ظاہر ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال دھواں،
 دابۃ الارض کا نکلنا، خروج یاجوج و ماجوج، خروج عیسیٰ بن
 مریم علیہ السلام اور تین (نشانیاں) زمین کا (مختلف جہت
 میں) دھنسا ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک
 جزیرہ عرب میں۔ دسویں نشانی آگ ہے جو عدن کے
 نشیب امین سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر ارض محشر کی
 طرف لے جائے گی دن اورات میں جب لوگ آرام کی
 خاطر ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۴۰۵۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهَبٍ
 أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
 حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَنَّا طُلُوعَ
 الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذَّخَانَ وَادَابَّةَ الْأَرْضِ وَالذَّجَالَ
 وَأُخْرِيصَةَ أَحَدِكُمْ وَأَمْرَ الْعَامَّةِ .

۴۰۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ
 باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کر لو سورج کا مغرب سے
 طلوع ہونا اور دھواں اور دابۃ الارض اور دجال ہر ایک
 کی خاص آفت (موت) اور عام آفت (طاعون و بلاء
 وغیرہ)۔

۴۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَوْفُ بْنُ
 عُمَارَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَاتِنِينَ .

۴۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی
 نشانیاں دو سو سال کے بعد ہی ظاہر ہوں گی (جب بھی
 ہوں دو صدی سے قبل کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی)۔

۴۰۵۸: حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ
 قَيْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْقِلٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمَّتِي عَلَى خَمْسِ
 طَبَقَاتٍ فَأَرْبَعُونَ سَنَةً أَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
 إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ أَهْلُ تَرَاخُمٍ وَتَوَاصِلِ ثُمَّ الَّذِينَ

۴۰۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے چالیس سال
 تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے ان کے بعد
 ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

يَلُؤْنَهُمْ إِلَى سَيْبِنَ وَمِائَةِ سَنَةِ أَهْلُ تَدَابِرٍ وَتَقَاطِعِ ثُمَّ
 الْهَرَجُ الْهَرَجُ النَّجَا النَّجَا.
 حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا حَازِمٌ أَبُو مُحَمَّدٍ
 الْعَنْزِيُّ ثَنَا الْمَسُورُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
 مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتِي
 عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا فَأَمَّا طَبَقَتِي وَ
 طَبَقَةُ أَصْحَابِي فَأَهْلُ عِلْمٍ وَ إِيْمَانٍ وَ أَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مَا
 بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ فَأَهْلُ بِرٍّ وَ تَقْوَى ثُمَّ ذَكَرَ
 نَحْوَهُ.

اور باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کو استوار رکھنے
 والے لوگ ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو ساٹھ برس
 تک ایسے لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے دشمن
 رکھیں گے اور تعلقات توڑیں گے اس کے بعد قتل ہی قتل
 ہوگا۔ نجات مانگو نجات۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا
 میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس
 برس کا ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ کا طبقہ تو اہل علم اور
 اہل ایمان کا طبقہ ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے اور اسی
 کے درمیان نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے اس کے بعد
 پہلے کی طرح روایت ہے۔

پاب: زمین کا دھسنا

۲۹: بَابُ الْخُسُوفِ

۳۰۵۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا
 بَشِيرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ
 قَذْفٌ.

۳۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ
 أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ
 قَذْفٌ.

۳۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
 ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ
 رَجُلَا أَنَّى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ فَلَانًا
 يَقْرَأُ كَ السَّلَامِ قَالَ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدَتْ فَإِنْ كَانَ
 قَدْ أَحَدَتْ فَلَا تَفْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي (أَوْ فِي
 هَذِهِ الْأُمَّةِ) مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ ذَلِكَ فِي أَهْلِ

۳۰۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت
 کے قریب صورتیں بگڑیں گی اور زمین دھسنے گی اور
 پتھروں کی بارش ہوگی۔

۳۰۶۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:
 میری امت کے آخر میں زمین دھسنے گی صورتیں بگڑیں
 گی اور سنگباری ہوگی۔

۳۰۶۱: حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت
 ابن عمر کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا کہ فلاں
 نے آپ کو سلام کہا ہے۔ فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ
 اس نے دین میں نئی بات ایجاد کی ہے اگر واقعی اس
 نے بدعت ایجاد کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام
 مت کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
 فرماتے سنا کہ میری امت (یا اس امت) میں صورتیں

الْقَدْرِ .
 بگڑیں گی اور زمین میں دھنسا یا جائے گا اور سنگاری
 ہوگی اور یہ سب کچھ منکرین تقدیر کے ساتھ ہوگا۔

۴۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
 فَضِيلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي أُمَّتِي
 خُسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ .
 ۴۰۶۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین
 میں دھنسا، صورتیں بگڑنا سنگاری (یہ سب طرح کے
 عذاب) ہوں گے۔

باب: بیداء کا لشکر

۳۰: بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

۴۰۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
 أُمِّةِ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ
 اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيُؤْمَنَنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ
 حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسْفٌ بِأَسْطِطِهِمْ وَ
 يَتَنَادَى أَوْلَاهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا
 الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ .
 ۴۰۶۳: حضرت عبد اللہ بن صفوان فرماتے ہیں کہ ام
 المؤمنین سیدہ حفصہ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ
 فرماتے سنا: ایک لشکر اس گھر (کوگرانے) کا ارادہ کریگا اہل
 مکہ اس سے لڑیں گے جب وہ لشکر مقام بیداء (یا وسیع
 میدان) میں پہنچے گا تو انکے درمیان کے لوگ دھنس جائیں
 اور شروع والے آخر والوں کو پکاریں گے۔ الغرض وہ سب
 دھنس جائیں گے ان میں کوئی بھی نہ بچے گا سوائے ایک
 قاصد کے جو ان کا حال بتائے گا۔ جب حجاج کا لشکر آیا تو
 ہمیں خیال ہوا کہ شاید یہی وہ لشکر ہے ایک مرد نے کہا کہ
 میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حفصہ کے متعلق جھوٹ
 نہیں بولا اور یہ کہ حفصہ نے نبی کے متعلق جھوٹ نہیں بولا۔

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ ظَنَّنَا أَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ
 رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ حَفْصَةَ صَلَّى
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَ أَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
 ۴۰۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ
 دُكَيْنٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
 الْمَرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ
 هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْا جَيْشَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ (أَوْ
 بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ) خُسْفٌ بِأَوْلَاهُمْ وَ آخِرِهِمْ وَ لَمْ يَبْقَ
 أَوْسَطُهُمْ .
 ۴۰۶۴: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس گھر کی خاطر
 لڑائی اور جنگ سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر لڑائی
 کرے گا (لڑائی کے ارادہ سے چلے گا) جب وہ مقام
 بیداء یا وسیع میدان میں پہنچے گا تو ان کے اول و آخر ب
 دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نہ بچ سکیں
 گے۔ میں نے عرض کیا اگر اس لشکر میں کوئی مجبوراً اور

زبردستی سے شریک ہوا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت
 قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يَكْرَهُ؟ قَالَ يَبْعُهُمُ اللَّهُ

علی ما فی انفسہم .
 ۴۰۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَمَّالُ قَالُوا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ سَمِعَ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمْ الْمُكْرَهُ؟ قَالَ إِنَّهُمْ يَبْعَثُونَ عَلِيَّ نِيَابَتِهِمْ .

(میں) ان سب کو ان کی نیت کے مطابق اٹھائیں گے۔
 ۴۰۶۵ : حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا: جسے دھنسا یا جائے گا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہو سکتا ہے ان میں کوئی ایسا ہو جسے زبردستی لایا جائے۔ فرمایا (قیامت کے روز) انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (اور معاملہ کیا جائے گا)۔

۳۱ : بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ

۴۰۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَ عَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْطُمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّى أَنْ أَهْلِ الْجَوَاءِ لِيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَأْمُومٌ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُ .

۴۰۶۶ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نمودار ہوگا اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتری اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کا عصا ہوگا وہ عصا سے مومن کے چہرہ کو روشن کرے گا اور انگشتری سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ ایک جگہ کے لوگ جمع ہوں گے تو ایک کہے گا: اے مومن اور دوسرا کہے گا: اے کافر (یعنی ایک دوسرے کو نشان سے پہچان لیں گے)۔

۴۰۶۷ : حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْنُجُ تَنَا أَبُو تَمِيمَةَ تَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدِ تَنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ إِذَا فُتِرَ فِي شِبْرِ .

۴۰۶۷ : حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مجھے مکہ کے قریب ایک جنگل میں لے گئے وہاں خشک زمین تھی اس کے ارد گرد ریت تھی آپ نے فرمایا: دابہ (جانور) اس جگہ سے برآمد ہوگا وہ جگہ تقریباً ایک باشت تھی حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں اس کے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو والد صاحب نے دابہ الارض کے عصا کے بارے میں بتایا (کہ ایسا ہوگا)

قَالَ ابْنُ بَرِيدَةَ فَحَجَّجْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَيْنٍ

میرے اس عصاء کے برابر (لمبا اور موٹا)۔

فَارَانَا عَصَا لَهُ فَإِذَا هُوَ بِعَصَاي هَذِهِ هَكَذَا وَ هَكَذَا.

۳۲: بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

۳۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مِنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ.

پای: آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا

۳۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو اور جب آفتاب (مغرب سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو اہل زمین ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وقت وہی ہوگا جب ایمان لانا ان لوگوں کیلئے سود مند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لائے تھے۔

۳۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ آيَاتِ خُرُوجِ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ خُرُوجِ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ صَحِيحٌ.

۳۰۶۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علامات قیامت میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرَى فَلَا حَرَىٰ مِنْهَا قَرِيبٌ.
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے قریب ہی ہوگی اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

۳۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلنَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا.

۱۔ فترگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کا فاصلہ کھولنے کے بعد۔

توبہ کرنا سود مند نہ ہوگا جس نے) ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل (توبہ و رجوع الی اللہ) نہ کیا ہو۔

پاس: فتنہ دجال حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہ السلام کا نزول اور

خروج یا جوج ماجوج

۴۰۷۱: حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اُس کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے، اُس کے ساتھ ایک جنت اور ایک دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت اور انجام کے لحاظ سے) جنت اور اس کی جنت دوزخ ہوگی۔

۴۰۷۲: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ دجال مشرق کے ایک علاقہ سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں (یعنی چپٹے اور پُر گوشت)۔

۴۰۷۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے (ایک مرتبہ) فرمایا تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا پانی بھی ہوگا۔ فرمایا یہ اللہ کے لئے اس (دجال) سے بہت آسان ہے۔

۳۳: بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَ خُرُوجِ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

وَ خُرُوجِ يَاجُوجَ وَ مَا جُوجَ

۴۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ . تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَسْرَى جِفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّةُ نَارٍ .

۴۰۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا تَنَا رُوحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانُوا جُوهَهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةَ .

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَ كَبَعٌ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ (وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَشَدُّ سُوءَ الْأَمْنِيِّ) فَقَالَ لِي مَا تَسْأَلُ عَنْهُ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ .

فت: کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو اتنے خوارق عادت امور عطا فرما سکتے ہیں تو کھانا پانی بھی دے سکتے ہیں کہ ان سبھی چیزوں میں بندوں کی آزمائش ہے۔ (مترجم)

۴۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَعَدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ فَاشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اقْعُدُوا فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبْرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةَ الْعَيْنِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشْرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ بَيْنِكُمْ إِلَّا إِنْ ابْنُ عَمِّ لَتِيمِ الدَّارِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْحَتَهُمْ إِلَى زَبْرَةَ لَا يَغْرِفُونَهَا فَفَقَعْدُوا فِي قَوَارِبِ السَّقِينَةِ فَخَرَجُوا فِيهَا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ أَسْوَدَ قَالُوا لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا أَخْبِرْنَا قَالَتْ مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا وَلَا سَائِلَتِكُمْ وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ قَدَرٌ مَقْتَمُوهُ فَأَتَوْهُ فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوْتَقٍ شَدِيدِ الْوَتَاقِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ شَدِيدَ التَّشَكُّيِّ فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَيْنَ قَالُوا مِنَ الشَّامِ قَالَ مَا فَعَلْتَ الْعَرَبُ؟ قَالُوا نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرًا نَادَى قَوْمًا فَاظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعَ الْهَهُمِ وَاحِدًا وَدِينَهُمْ وَاحِدًا قَالَ مَا فَعَلْتَ عَيْنَ زُغَرَ قَالُوا خَيْرًا يَسْتَقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسَقِيهِمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ نَحْلُ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا يُطْعَمُ نَمْرَهُ كُلَّ عَامٍ قَالَ فَمَا فَعَلْتَ بِحَيْرَةَ الطَّبْرِيَّةِ قَالُوا تَدْفُقُ جَنَابًا تَهَامِنَ كَثْرَةَ الْمَاءِ قَالَ فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ لِيَأْتِنَا فَمَنْ مِنْ وَتَاقِي هَذَا لَمْ أَدْعُ أَرْضًا إِلَّا وَطَنُهَا بِرَجُلِي هَاتَيْنِ إِلَّا طَيِّبَةً لَيْسَ لِي عَلَيْهَا

۴۰۷۴: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لائے اس سے قبل آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ لوگوں کو یہ بات گراں گزری (اور گھبرا گئے کہ نہ معلوم کیا بات ہے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے آپ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھنے کا امر فرمایا (پھر فرمایا) بخدا میں اس جگہ کسی ایسے امر کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں ترغیب یا ترہیب کا فائدہ ہو بلکہ (وجہ یہ ہوئی کہ) تمیم داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی بات بتائی کہ خوشی اور فرحت کی وجہ سے میں دوپہر سو نہ سکا تو میں نے چاہا کہ خوشی تمہارے اندر بھی پھیلا دوں، در سے سنو تمیم داری کے پچازاد بھائی نے مجھے بتایا کہ (سمندری سفر میں) باد مخالف انہیں ایک غیر معروف جزیرہ میں لے گئی یہ (تمام مسافر) چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ میں اترے وہاں لمبے بالوں والی ایک سیاہ چیز دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں بتاؤ (خبریں دو کہ جاسوس کا یہی کام ہے) کہنے لگی میں تمہیں کچھ خبر نہ دوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جو تم کو وہاں نظر آتا ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔ خیر وہ لوگ اس مندر (عبادت خانہ) میں گئے۔ دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ ہائے! ہائے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اور شکایت

سَبِيلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى هَذَا يَسْتَهَيُّ فَرَحَى هَذِهِ طَيِّبَةٌ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ وَلَا
سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِدٌ سَيْفُهُ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ.

میں۔ ہم نے اُس سے کہا: خرابی ہو تیری تو کون ہے؟
وہ بولا: تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان
کرو۔ تم کون لوگ ہو؟ (پھر) اس نے کہا: تم لوگ
کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے۔ اس

نے پوچھا: عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کو تو پوچھتا ہے۔ اس نے کہا اُس شخص کا
(تبی) کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: اچھا حال ہے۔ اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی
لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا۔ اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین بھی
ایک ہی ہے۔ پھر اس نے پوچھا: زُغر کے چشمہ کا کیا حال ہے۔ زُغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زُغر حضرت لوط کی
بیٹی اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا: اچھا حال ہے۔
لوگ اس میں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لیے بھی اس میں سے پانی لیتے ہیں پھر اس نے پوچھا عمان
اور بیسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے۔ پھر اس نے کہا:
طبرہ کے تالاب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کودتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے
ہے۔ یہ سن کے تین بار وہ شخص کو دا پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھوٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا جہاں میں نہ
جاؤں سوا (مدینہ) طیبہ کے۔ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر مجھے بہت خوشی
ہوئی۔ طیبہ یہی شہر ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی تنگ راہ ہو یا کشادہ ہو نرم زمین ہو یا
سخت پہاڑ مگر اس جگہ ایک فرشتہ نگی تلوار لیے ہوئے معین ہے قیامت تک۔

۴۰۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ ثنا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ
الْكِلَابِيَّ يَقُولُ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ، الْغَدَاةَ
فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا
رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا
شَأْنُكُمْ؟ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتُ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ
فَحَفِضَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَتْ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ
غَيْرُ الدَّجَالَ أَحْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَآنَا فِيكُمْ فَأَنَا
حَجِجُكُمْ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسَبَ بِحِمِّ فَاْمُرُوا حَجِجْ

۴۰۷۵: حضرت نو اس بن سمعان کلابی سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا
بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانا ہے اور
اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان
کی (کہ اس کا فتنہ سخت ہے اور وہ عادت کے خلاف
باتیں دکھاوے گا) یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان
کھجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے
یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا
جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپ نے دجال کے ڈر کا

اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے۔ آپ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے حجت کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے) تو ہر ایک شخص اپنی حجت آپ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ دیکھو! دجال جوان ہے (اور تمیم کی روایت میں گزرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یہ بھی دجال کا کوئی شعبہ ہو) اس کے بال بہت گھنگریالے ہیں اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی مشابہت دیکھتا ہوں عبد العزیز بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا۔ قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورہ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنے سے بچے گا) دیکھو دجال غلہ سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندوں مضبوط رہنا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور

نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ
فَقَائِمَةٌ كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ قَطَنِ فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ
فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةِ بَيْنِ
الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاتٌ يَمِينًا وَعَاتٌ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ
اتَّبِعُوا قُلْتَانِيَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرَبُعُونَ
يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ كَشْهَرٍ وَيَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ
كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَا لِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَسَنَةَ
تَكْفِينًا فِيهِ صَلَاةٌ يَوْمٌ؟ قَالَ فَاقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قَالَ قُلْنَا فَمَا
إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْعَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ قَالَ
فِيَاتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ يُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ
السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَنُتِبَتْ وَ
تَرْوُحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى وَاسْتَعْتَهُ
ضُرُوعًا وَآمَدَهُ خَوَاصِرُ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّنَ
عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُضْبِحُوهُمْ مُمَجَّلِينَ مَا
بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَزِيرَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرَجِي
كُنُوزَكَ فَيَنْطَلِقُ فَيَسْتَعْتَهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ
يَدْعُو أَرْجُلًا مُمْتَلِنًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسِّيفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهُ
جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةَ الْعَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ
يَضْحَكُ فَيَسْنَمَاهُمْ يَذَلِكُ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى بْنَ
مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَسَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِي دِمَشَقَ بَيْنَ
مَهْرُودَتَيْنِ وَاصِعَ كَفِّهِ عَلَى أَجْبَحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَا
رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا أَرْفَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْلُوءِ وَلَا
يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي
حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لَيْدٍ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ
فَيَسْحُحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَسْنَمَا

ہُمْ كَذَلِكَ إِذَا أَوْحَى إِلَيْهِ يَا عِيسَى ابْنِي قَدْ
 أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَاتِلِهِمْ وَأَخْرَجْتُ عِبَادِي
 إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ ياجُوجَ وَ ما جُوجَ وَ هُمْ كَمَا قَالَ
 اللَّهُ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوْتِلُهُمْ عَلَى بَحِيرَةِ
 الطَّبْرِئَةِ فَيُشْرَبُونَ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ
 كَانَ فِي هَذَا مَاءٌ مَرَّةً وَ يَحْضُرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَ
 أَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثُّورِ لِأَدْحِدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ
 دِينَارٍ لِأَدْحِدِكُمْ فَيَرْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَ أَصْحَابُهُ
 إِلَى اللَّهِ فُرْسِلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْغَفْ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضْبِحُونَ
 فَرُوسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَ يَهِيْطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَ
 أَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَ
 نَسْنُهُمْ وَ دِمَاءُهُمْ فَيَرْعَبُونَ إِلَى اللَّهِ سُحْبَانَهُ فَيُرْسِلُ
 عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ البُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ
 حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ
 بَيْتٌ مَدِيرٌ وَ بَرٌّ فَتَغْسِلُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يَقَالُ
 لِلْأَرْضِ أَنْبِيَّيْ ثَمَرْتِكِ وَ رُدِّي بَرَكَتِكِ فَيَوْمِئِذٍ تَأْكُلُ
 الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ فَتُشْبِعُهُمْ وَ يَسْتَظِلُّونَ بِقَفْحِهَا وَ
 يُبَارِكُ اللَّهُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ اللُّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَكْفِي
 الْفِتَامَ مِنَ النَّاسِ وَ اللُّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ وَ اللُّقْحَةَ
 مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَحْدَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُ نَحْتِ آبَائِهِمْ فَتَنْقُبُ رُوحَ كُلِّ
 مُسْلِمٍ وَ يَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَنْهَارُ جُوعًا كَمَا تَنْهَارُ جُحُومُ الْحُمْرِ
 فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ.

کے ساتھ ہوتی ہیں، پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور تلوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے (گرنے کے) فاصلہ تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو بلائے گا میں وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ

اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ دوزر دیکھتے ہوئے (جو درس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دوفرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پسینہ ٹپکے گا اور جب اونچا کریں گے تو پسینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موتی کی طرح اور جو کافران کے سانس کا اثر پائے گا (یعنی اس کی بو) وہ مر جائے گا اور اس کے سانس کا اثر وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہاں اس مردود کو قتل کریں گے (دجال ان کو دیکھ کر ایسا کچھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو در بے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے غیر لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ پر اے عیسیٰ میں نے اپنے بندوں بندوں کو نکالا کریں یا کہ پہلے ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: ﴿مَنْ كَلَىٰ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ یعنی ہر ایک نیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو ان کا پہلا گروہ (جو مثل ٹڈیوں کے ہوں گے کثرت میں ان کا پہلا حصہ یعنی آگے کا حصہ طبریہ کے تالاب پر گزر کریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر اخیر حصہ ان کا آئے گا تو کہے گا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھ رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک بیل کی سری ان کے لئے سوا اثرنی سے بہتر ہوگی تمہارے لئے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یا جوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چکنائی بدبو اور خون سے خالی ہو آخروہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں سختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی (یعنی اونٹوں کی برابر پرند آئیں گے سختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا کوئی گھر مٹی کا بالوں کا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی مل کر ایک انار کھا بیٹنگے اور سیر ہو جائیں اور انار کے چھلکے سے سایہ کریں گے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دیگا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کرے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (اعلانیہ) رہ جائیں گے ان لوگوں پر قیامت ہوگی۔

۴۰۷۶: حضرت نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان یا جوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک جلائیں گے۔

۴۰۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو اس سے ڈرایا تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہو اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم آخر میں ہو سب امتوں سے اور دجال تمہی لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت کروں گا۔ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھ کو اس سے بحث کرنا پڑے گی اور کوئی شخص اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے حجت کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا غلہ سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (غلہ کہتے ہیں راہ کو) پھر فساد پھیلا دے گا بائیں طرف (ملکوں میں) اے اللہ کے بندو جسے رہنا ایمان پر کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی (پس اس صفت سے تم خوب اس کو پہچان لو گے) پہلے تو وہ کہے گا۔

۴۰۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ عَنْ تَفْسِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيُوقَدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِبَتِي يَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ وَتَشَابِهَهُمْ وَأَتْرَسْتَهُمْ سَبْعَ سِنِينَ.

۴۰۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَيْهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَالِ وَحَزْرَانَهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ مُنْذُ ذَرَى اللَّهِ ذُرِّيَةَ آدَمَ عَظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا خَدَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالِ وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ وَإِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانِكُمْ فَأَنَا حَجِيجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَإِنْ يَخْرُجُ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجٌ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِثُ يَمِينًا وَيَعِثُ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِلَّا هِيَ نَبِيٌّ قَبْلِي إِنَّهُ يَسْأَلُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي ثُمَّ يُسْأَلُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرُدُّنْ رَبُّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا وَإِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ مِنْهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ فَمَنْ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيَسْتَعِثْ بِاللَّهِ وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكُحُفِ فَتَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولُ لِأَعْرَابِي أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ أَتَشْهَدُ

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر دوبارہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں اور دیکھو تم اپنے رب کو مرنے تک نہیں دیکھ سکتے اور ایک بات اور ہے وہ کاٹا ہوگا اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔ ”کافر“ اس کو ہر ایک مومن (بقدر الہی) پڑھ لے گا خواہ لکھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس کا فتنہ سعید ہوگا کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اس کی دوزخ میں ڈالا جائے گا (اور ضرور وہ سچے مومنوں کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم دے گا) وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور وہ دوزخ اللہ کے حکم سے اس پر ٹھنڈی ہو جائیگی اور سلامتی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار دیہاتی سے کہے گا دیکھ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کروں جب تو مجھ کو اپنا رب کہے گا؟ وہ کہے گا بے شک پھر دو شیطان دجال کے حکم سے اس کے ماں باپ کی صورت بن کر آئیں گے اور کہیں گے بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے (معاذ اللہ یہ فتنہ اس کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو کر اس کو مار ڈالے گا بلکہ آری چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہے گا دیکھو میں اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب بھی وہ یہ کہے گا کہ میرا رب اور کوئی ہے سو میرے پھر اللہ تعالیٰ اس کو زندہ کر دے گا۔ اس سے دجال خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا

أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَمْتَلِ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ وَ أُمِّهِ فَيَقُولَانِ يَا بَنِي آتَبَعَهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَسْلُطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةً فَيَحْتَلِبُهَا وَيَنْشُرُهَا بِالْمَنْشَارِ حَتَّى يُلْقَى شِقَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا فَإِنِّي أَبَعْتُهُ الْآنَ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعُهُ الْآنَ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعُهُ اللَّهُ وَيَقُولُ لَهُ الْحَبِيبُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَأَنْتَ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْتَ الدَّجَالُ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ بَعْدَ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَمِيْنِي الْيَوْمَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ.

قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَاكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمَرَ بِنَ الْخَطَابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيَكْذِبُونَهُ فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَيَمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تَنْبِتَ فَيَنْبِتُ حَتَّى تَرُوحَ مَوَاشِيَهُمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَاكَ أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَاعْظَمَهُ وَآمَدَهُ خَوَاصِرَ وَأَذَّهُ ضُرُوعًا وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِنُهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ الْأَمَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقَبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً حَتَّى يَنْزِكَ عِنْدَ الظَّرْبِ الْأَحْمَرَ عِنْدَ مُنْقَطِعِ السَّبْحَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ فَنَفَى الْحَبِيبَ مِنْهَا كَمَا يَنْفَى الْكَبِيرُ حَبِيبَ الْحَدِيدِ وَ

دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم ہوا کہ تو دجال ہی ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد طنافسی نے کہا (جو شیخ ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے عبید اللہ بن ولید وصافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے روایت کی۔ انہوں نے ابوسید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابو سعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد جو دجال سے ایسا مقابلہ کریں گے کوئی نہیں ہے سوائے حضرت عمر کے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر گزر گئے۔ محاربی نے کہا اب پھر ہم ابوامامہ کی حدیث کو جس کو ابو رافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابوسعید کی حدیث درمیان میں اس مرد کے ذکر پر آگئی تھی اخیر دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا) کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کے لئے تو پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے غلہ اگانے کا وہ غلہ اگائے گی اور اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلے پر سے گزرے گا۔ وہ لوگ اس کو سچا کہیں گے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی برسانے کا ان پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا غلہ اور گھاس اگانے کا تو وہ اگائے گی یہاں تک ان کے جانور اسی دن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور کھوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے آئیں گے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہو جائیں گی پانی بہت برسا چارہ بہت پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا کر تیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا بڑا فتنہ ہوگا)۔ غرض دنیا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ

يُدْعَى ذَٰلِكَ الْيَوْمَ يَوْمَ الْخَلَاصِ .
فَقَالَتْ أُمُّ سُرَيْكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجَلَّهُمْ بَيْتَ
الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ
يُصَلِّيهِمْ بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ
فَرَجَعَ ذَٰلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ بِمِثْلِ الْقَهْقَرِيِّ لِيَتَقَدَّمَ
عِيسَى يُصَلِّيَ النَّاسَ يَفِيضُ عِيسَى يَدُهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ
يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّا لَكَ أَفِيئَةٌ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ
إِمَامُهُمْ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتُحُوا
الْبَابَ فَيَفْتَحُ وَوَرَاءَهُ الدَّالُّ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ
كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلَّى وَسَاجٍ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَهَّالُ
ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا وَيَقُولُ
عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةٌ لَنْ تَسْبِقَنِي بِهَا
فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللِّدِّ الشَّرَفِيِّ فَيَقْتُلُهُ فَيَهْرَمُ اللَّهُ الْيَهُودَ
فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا انْطَقَ
اللَّهُ ذَٰلِكَ الشَّيْءَ لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا
ذَابَةَ (إِلَّا الْغُرْقَدَةَ فَإِنَّا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا يَنْطِقُ) إِلَّا قَالَ يَا
عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمِ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ أَقْتَلُهُ.

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ إِيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً
السَّنَةُ كَسَنَةِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ
كَالْجُمُعَةِ وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى
بَابِ الْمَدِينَةِ فَلَا يَلْبُغُ بَابَهَا إِلَّا حَتَّى يُمَسِّيَ فَيَقِيلُ لَهُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّيَ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ
تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ
الطَّوَالِ ثُمَّ صَلُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَكُونُ عِيسَى ابْنَ
مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا غَدَلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا

رہے گا جہاں دجال نہ جائے گا اور اس پر غالب نہ ہوگا سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونوں شہر میں جس راہ میں آئے گا اس کو فرشتے ملیں گے مہنگی تلواریں لئے ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑے گا چھوٹی لال پہاڑی کے پاس جہاں کھاری تر زمین ختم ہوئی ہے اور مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا (یعنی مدینہ اپنے لوگوں کو لے کر تین بار حرکت کرے گا) تو جو منافق مرد یا منافق عورت مدینہ میں ہوں گے وہ دجال کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا (یعنی چھٹکارے کا دن) ام شریک بنت ابولکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب کے لوگ (مومن مخلصین) اس دن کم ہوں گے اور دجال کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے ان کو لڑنے کی طاقت نہ ہوگی) اور ان عرب (مومنین میں سے اکثر لوگ) (اس وقت) بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا یا آپ کے نائب ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا چاہے گا اتنے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر لے پاؤ پیچھے ہٹے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھائیں لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے پھر اس سے کہیں گے تو وہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا لیں گے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی (یعنی تکبیر تیری ہی امانت کی نیت سے ہوئی تھی) خیر وہ

يَذُقُ الصَّالِبَ وَيَذْبَحُ الْحَزِيْرَ وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ وَلَا بَعِيْرٍ وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاعُضُ وَتُنْزَعُ حِمَّةٌ كُلُّ ذَاتِ حِمَّةٍ حَتَّى يَدْخُلَ الرَّوْلِيْدُ يَدَهُ فِي الْهَيْئَةِ فَلَا تُضْرَهُ وَتَفْرُ الْوَالِيْدَةُ الْاَسَدَ فَلَا يَضُرُّهَا وَيَكُوْنُ الدَّئِبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا وَتَمْلَأُ الْاَرْضُ مِنَ السَّلِيْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْاِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُوْنُ الْكَلِيْمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ اِلَّا اللّٰهُ وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَتُسَلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكُهَا وَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَمَا تُوْرُ الْفِيْضَةِ تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بَعْدَ اَدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفْرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعَيْبِ فَيُشْبِعُهُمْ وَيَجْتَمِعَ النَّفْرُ عَلَى الرَّمَانَةِ فَتُشْبِعُهُمْ وَ يَكُوْنُ التَّوْرُ بَكْدًا وَكَذَا مِنَ السَّمَالِ وَتَكُوْنُ الْفَرَسُ بِالذَّرِيْمَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا يُرْجِصُ الْفَرَسُ قَالَا لَا تَرْكَبْ لِحَرْبٍ اَبَدًا قِيْلَ لَهُ فَمَا يُغْلِي النَّوْرُ قَالَ تُحْرَثُ الْاَرْضُ كُلُّهَا وَ اِنَّ قَبْلَ خُرُوْجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ شَدَادٍ يُصِيْبُ النَّاسَ فِيْهَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْاُولَى اَنْ تَحْبِسَ ثَلْثَ مَطْرَهَا وَ يَأْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسَ ثَلْثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثَلْثَى مَطْرَهَا وَ يَأْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ ثَلْثَى نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّلَاثَةِ فَتَحْبِسُ مَطْرَهَا كُلَّهَا فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَ يَأْمُرُ الْاَرْضَ فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهَا فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءً فَلَا تَبْقَى ذَاتٌ ظَلْفٍ اِلَّا هَلَكَتْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قِيْلَ فَمَا يُعِيْشُ النَّاسَ فِيْ ذَالِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيْلُ وَ التَّكْبِيْرُ وَ التَّسْبِيْحُ وَ التَّحْمِيْمُ وَ يُجْرَى ذَالِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِيْسِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُوْلُ يَنْبَغِيْ اَنْ

يُدْفَعُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدَّبِ حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصَّبِيَّانَ فِي
 امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا جب نماز سے فارغ ہوگا
 حضرت عیسیٰؑ (مسلمانوں سے) فرمائیں گے (جو قلعہ

یا شہر میں محصور ہوں گے اور دجال ان کو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا وہاں پر
 دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اس کے زیور کے ساتھ اور چادر ہوگی
 جب دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا اور حضرت عیسیٰؑ
 فرمائیں گے میری ایک مارتجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا آخر باب لد کے پاس جو مشرق کی طرف ہے اس کو
 پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اس کے
 ساتھ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہی سچا مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت
 عیسیٰؑ کے دشمن تھے اور محمدؐ کے اس لئے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے بھی اور دجال کے ساتھ ہو جائیں گے دوسری
 روایت میں ہے کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہو جائیں گے) خیر یہ حال ہو جائے گا کہ
 یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے گا پتھر ہو یا
 درخت یا دیوار یا جانور سو ایک درخت کے جس کو غرق کہتے ہیں وہ ایک کانٹے در درخت ہوتا ہے) وہ یہودیوں کا
 درخت ہے (یہود اس کو بہت لگاتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں) نہیں بولے گا تو یہ چیز (جس کی آڑ میں یہودی
 چھپے گا) کہے گی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اس کو مار ڈال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ دجال ایک چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور
 ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور اخیر دن دجال کے ایسے ہوں گے جیسے چنگاری اڑتی جاتی ہے (ہوا میں) تم میں سے
 کوئی صبح کو مدینہ کے ایک دروازے پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہنچے گا کہ شام ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا
 رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیوں کر پڑھیں آپ نے فرمایا اندازہ سے نماز پڑھ لینا جیسے لمبے دنوں میں اندازہ
 کرتے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام
 ہوں گے اور صلیب کو جو نصاریٰ لٹکائے رہتے ہیں) تو توڑ ڈالیں گے۔ اور سو کو مار ڈالیں گے اس کا کھانا بند کر دیں گے
 اور جزیہ موقوف کر دیں گے (بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا
 اس وجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا۔ سب مالداروں ہوں گے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جائے اور
 بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دیں گے سب کافروں پر یعنی لڑائی موقوف ہو جائے گی اور کافر جزیہ
 پر راضی ہو جائیں گے اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر
 کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ یہاں تک
 کہ بچپنا پنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو

ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں میں اس طرح رہے گا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سو خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سب سامان ڈال دے گی یعنی ہتھیار اور آلات جنت اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اٹھ جائے گی اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا یوہ ایسے آگائے گی جیسے آدم کے عہد میں آگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اتنے بڑے انگور ہوں گے) اور کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور تیل اس قدر داموں سے بکے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو تیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بکے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں سستا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑائی کے لئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا تیل کیوں مہنگا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ساری زمین میں کھیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برسائے ایک قطرہ بارش نہ ہوگا اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ ایک دانہ نہ آگائے تو تو گھاس تک نہ اگے گی نہ کوئی سبزی آخر گھر والا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مرجائیں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر لوگ کیسے جنیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ تسبیح اور تحلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے کہا میں نے (اپنے شیخ) ابوالحسن طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن محاربی سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دے دی جائے وہ بچوں کو مکتب میں سکھلائے۔

۴۰۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ غَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا وَ إِمَامًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِزْيَنِيَّ وَيَضَعُ الْحِزْبَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدًا.

۴۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور وہ عادل حاکم منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو معاف کر دیں گے اور مال کو بہادیں گے لوگوں پر (بے شمار دیں گے یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)۔

۳۰۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي غَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَفْتَحُ يَاجُوجَ وَ مَاجُوجَ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَذْبٍ يُنْسَلُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۶] فَيَعْمُونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَازُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَ حُصُونِهِمْ وَ يَضُمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُوتُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُوتُونَ بِالنَّهْرِ فَيَشْرِبُونَهُ حَتَّى مَا يَذُرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ آخِرَهُمْ عَلَى آثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هُوَ لَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هُوَ لَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ قَدْ فَرَعْنَا مِنْهُمْ وَ لَنَنْزِلُنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لِيَهْرُ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِاللَّحْمِ فَيَقُولُونَ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ دَوَابَّ كَتَفَّفَ الْجِرَادِ فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتِ الْجِرَادِ يَرَكِبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًا فَيَقُولُونَ مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ وَ يَنْظُرُ مَا فَعَلُوا فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطِنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَفْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ أَلَا أُنَبِّشُوكُمْ أَنَّ هَلَكَ عَذُوكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَ يُخْلَوْنَ سَبِيلَ مَوَاشِيِهِمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعٌ إِلَّا لِحَوْمِهِمْ فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكَرْتُمْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطْرٌ

۳۰۷۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَذْبٍ يُنْسَلُونَ﴾ وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یا جوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا مڈی کے کیڑوں کی طرف۔ یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب مڈیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے یا جوج ماجوج کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائی خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑیں گے (جو مدت سے بیچارے بند ہوں گے) ان کے چرنے کو کچھ بھی نہ ہوگا سوائے یا جوج اور ماجوج کے گوشت کے کہ وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوتے تھے۔

۴۰۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى تَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْجُوجُ وَ مَا جَوْهَجُ يَحْفَرُونَ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا فَيَعْبُدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَدَنُتَهُمْ وَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا حَتَّى إِذَا كَادُوا وَيَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَ اسْتَنْوَأَ فَيَعْبُدُونَ إِلَيْهِ وَ هُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَحْفَرُونَهُ وَ يَحْرُبُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْمَاءَ وَ يَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسَهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْتَفَطَ فَيَقُولُونَ قَهْرَنَا أَهْلُ الْأَرْضِ وَ عَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَعْفًا فِي أَقْفَانِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ دَوَّابُّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَ تَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ.

۴۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یا جوج اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں جب قریب ہوتا ہے کہ سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے تو جو شخص ان کا سردار ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو آن کر کھود لیں گے پھر اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو چھوڑ دے۔ لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اس کو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کالفظ کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے آخر وہ اس کو کھود کر نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے اور لوگ ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے وہ اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپیٹے

ہوئے اوپر سے لوٹیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ ان کو مار ڈالے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور (چارپایہ) موٹے ہو جائیں گے اور چربی دار ان اک کے گوشت کھا کر۔

۴۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشِبٍ حَدَّثَنِي جَبَلَةُ ابْنُ سَحِيمٍ عَنْ مُؤْتِرِ بْنِ عَقَّازَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِرَسُولِ أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى فَقَدَا كُرُ وَالسَّاعَةَ فَبَدَا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا

۴۰۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور

علم ہوگا)۔ لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا۔ آخر حضرت عیسیٰ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے اتنے میں یا جوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائیں گے عاجزی سے (ان کو دفع کرنے کے لئے میں دعا مانگوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے) (وہ مرجائیں

عَلَّمَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجِبَّتْهَا فَمَا وَجِبَّتْهَا فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَالِ قَالَ فَانزِلْ فَأَقْلُهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُوَ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَلَا يَمُرُونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَ لَا يَشِيءُ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَتَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يُمَيِّتَهُمْ فَتَنْتَنُ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَلْقِيَهُمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ نَسِيفُ الْجِبَالِ وَ تَمُدُّ الْأَرْضُ مَدًّا أَدِيمَ فَعَهْدَ إِلَى مَنْتَى كَانَ ذَلِكَ كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلِهَا مَنْتَى تَفْجُوهُمْ بِلَا ذَاتِهَا قَالَ الْعَوَامُ وَ وُجِدَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّى إِذَا فَتِحَتْ يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾

[الأنبياء: ۹۶]

گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گڑگڑائیں گے اللہ کی درگاہ میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہالے جائے گا پھر پہاڑ اکھاڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھنٹی جائے گی اور صاف ہموار ہوگی (اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا جننا اس کے گھر والے نہیں جانتے کس وقت ناگہاں وہ جنتی ہے۔ عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: ﴿حَتَّى إِذَا فَتِحَتْ يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ یعنی جب کھل جائیں گے یا جوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

خلاصہ الباب ☆ ۴۰۷۱: اس باب کی احادیث میں دجال اکبر کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول بیان کیا گیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ آگ اور پانی بھی ہوگا لیکن لوگ جس کو پانی سمجھیں گے وہ حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ پانی ہوگا پھر جو شخص تم میں سے دجال کو پائے وہ اس کی آگ میں گرے بہر حال اس حدیث میں اس کی شکل بیان کی گئی ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا کانا ہوگا سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے۔ دوسری صحیح حدیث میں آتا ہے کہ وہ دائیں آنکھ کا کانا ہے اور اس کی آنکھ گویا ایک انگور ہے پھولا ہوا یا اندھی بغیر روشنی

کے۔ ایک اور حدیث میں کہ وہ مسوح العین ہے (مسوح العین اندھے کو کہتے ہیں) اور اس میں غلیظ پھلی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ”کافر“ لکھا ہوا ہے اس کو ہر مؤمن پڑھ لے گا پڑھا ہوا ہو یا نہ ہو دجال کے بارے میں حدیث میں اختلاف ہے۔

بَاب: حضرت مہدی کی تشریف آوری

۳۴۲: بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

۴۰۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھرا آئیں اور رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا ہم مسلسل آپ کے چہرہ انور میں ایسی کیفیت دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں (یعنی ہمارا دل دکھتا ہے) فرمایا: ہم اس گھرانے کے افراد ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عنقریب ہی آزمائش اور سختی و جلا وطنی کا سامنا کریں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جس کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (مال) مانگیں گے انہیں مال نہ دیا جائے گا تو وہ قتال کریں گے انہیں مدد ملے گی اور جو (خزانہ) وہ

۴۰۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مَعَاوِيَةَ ابْنُ هِشَامٍ تَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَبِلَ فِتْنَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَأَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَغْرَوْ رَقَّتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالَ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَقَالَ أَنَا أَهْلُ إِغْرَوْ رَقَّتْ بَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيبًا وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيَقَاتِلُونَ فَيَنْصَرُونَ فَيُعْطُونَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَذْفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَأُوهَا جَوْرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاتِهِمْ وَلَوْ حَبِوْا عَلَيَّ الشَّلْحِ

مانگ رہے تھے حاصل ہو جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کے حوالہ کر دیں گے وہ (زمین کو) عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل لوگوں نے زمین کو جو روستم سے بھر رکھا تھا سو تم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہو تو ان کے ساتھ ضرور شامل ہو اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔

۴۰۸۳: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی (ہدایت یافتہ پیدا) ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے۔ اس دور میں میری

۴۰۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ تَنَا عُمَارَةَ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي صَدِّيقِ النَّسَاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ

اُمّت ایسی خوشحال ہوگی کہ اس جیسی خوشحال پہلے کبھی نہ ہوئی ہوگی زمین اس وقت خوب پھل دے گی اور ان سے بچا کر کچھ نہ رکھے گی اور اس وقت مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہونگے ایک مرد کھڑا ہو کر عرض کریگا اے مہدی مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔

۴۰۸۴: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین شخص قال کریں گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل نہ کیا ہوگا اس کے بعد آپ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے)۔

۴۰۸۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی شب میں خلافت کی) صلاحیت والا بنا دیں گے۔

ت: یعنی ان کی خلافت و حکومت کے لئے سازگار ماحول آنا فانا پیدا ہو جائے گا۔ (مترجم)

۴۰۸۶: حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے ہمارے درمیان حضرت مہدی کا ذکر آیا تو فرمانے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مہدی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

۴۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنْ فَصَرَ فَسَعُ وَالْأَفْسَعُ فَتَنَعُمْ فِيهِ أُمَّتِي نِعْمَةٌ لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ تَوْتَى أَكْلَهَا وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ فَيَقْوَمُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي فَيَقُولُ: خُذْ.

۴۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَىٰ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّيَاضُ السُّودُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلَهُ قَوْمٌ.

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَ لَوْ حَبْوًا.

۴۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ثنا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَخْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ يُضِلُّهُ اللَّهُ فَيَلْبِئِهِ.

۴۰۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثنا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بِيَانٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ نَفِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرْنَا الْمَهْدِيَّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ.

۴۰۸۷: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثنا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ

الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادِ الْيَمَامِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
 بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَحْنُ وَوَلَدُ
 عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَ
 جَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ.

۴۰۸۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمُبَصْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ
 الْجَوْهَرِيُّ قَالَ تَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَائِيُّ تَنَا بِنُ
 لَهْبَعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الرَّبِيعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُؤْتُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ.

باب: بڑی بڑی لڑائیاں

۳۵: بَابُ الْمَلَا حِم

۴۰۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عِيسَى ابْنُ
 يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ
 مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَ مَلِكٌ
 مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ قَالَ لِي جُبَيْرٌ انْطَلِقْ
 بِنَا إِلَى ذِي مَخْمَرٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَصَالِحُكُمْ
 الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا فَتَنْصَرُونَ وَ
 تَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي
 ثُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ
 غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ
 إِلَيْهِ فَيَدْفَعُهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ
 لِلْمَلْحَمَةِ.

۴۰۸۹: حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ مجھے
 جبیر بن نفیر نے کہا کہ ہمیں ذی حمر رضی اللہ عنہ کے پاس
 لے چلو یہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ میں ان کے ہمراہ
 گیا حضرت جبیر نے ان سے صلح کی بابت دریافت کیا تو
 فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ
 عنقریب رومی (عیسائی) تم سے پُر امن صلح کریں گے
 پھر تم اور وہ (رومی) مل کر ایک تیسرے دشمن سے جنگ
 کرو گے تمہیں فتح حاصل ہوگی اور مال غنیمت ملے گا اور
 سلامتی کے ساتھ تم جنگ سے واپس لوٹو گے۔ یہاں
 تک کہ تم ایک سرسبزہ اور تروتازہ مقام پر جہاں ٹیلے
 ہو گئے پڑاؤ ڈالو گے کہ ایک صلیبی صلیب کو بلند کر کے
 کہے گا صلیب کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس پر ایک مسلمان کو
 غصہ آئے گا وہ اٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی
 عہد شکنی کریں گے اور سب جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائیں گے۔

دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَاتُونَ جَنَيْدًا تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ الْفَا.

۴۰۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَنَا عُمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَا حِمُّ بَعَثَ اللَّهُ بَعَثًا يُعْنَا مِنَ الْمَوَالِي هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا وَأَجْوَدُهُ سِلَاحًا يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِهِمُ الدِّينَ.

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بڑی بڑی لڑائیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ عجمیوں میں سے ایک لشکر اٹھائیں گے جو عرب سے بڑھ کر شہسوار اور ان سے بہتر ہتھیار والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کی مدد فرمائیں گے۔

۴۰۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ عُنْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَقَاتِلُونَ جَرِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ.

۴۰۹۱: حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: عنقریب تم جزیرہ العرب (کے رہنے والوں) سے قتال کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح فرمادیں گے اس کے بعد تم روم (کے نصاریٰ) سے قتال کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح فرمادیں گے اسکے بعد تم دجال سے قتال کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں (بھی تمہیں) فتح عطا فرمائے گا۔ جابر فرماتے ہیں کہ (اس سے معلوم ہوا کہ) دجال روم کی فتح سے قبل نہ نکلے گا۔

۴۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ نَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبِ السَّكُونِيِّ (وَ قَالَ الْوَلِيدُ يَزِيدُ بْنُ قُطَيْبَةَ) عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَ خُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ.

۴۰۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت بڑی لڑائی اور قسطنطنیہ اور خروج دجال یہ سب سات ماہ میں ہو جائیں گے۔

۴۰۹۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَ فَتْحِ أَلَمَانِيَّةِ سِتُّ سِنِينَ

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم اور فتح مدینہ (قسطنطنیہ) کے درمیان چھ سال

کا عرصہ ہوگا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ.

۴۰۹۴: حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کا نزدیک ترین مورچہ والا بولاء (نامی مقام) میں ہو اس کے بعد فرمایا: اے علی اے علی (حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرمایا: عنقریب تم بنو اصغر (رومیوں) سے قتال کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی انہیں سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ اہل حجاز بھی ان سے جنگ کے لئے نکلیں گے جو اسلام کی رونق ہیں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے یہ سب قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ تسبیح و تکبیر کہتے ہوئے اور انہیں مال غنیمت اتا ملے گا کہ اس

۴۰۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُسَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَدْنَى مَسَاحِجِ الْمُسْلِمِينَ بَبُولَاءٍ ثُمَّ قَالَ ﷺ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ قَالَ يَا بَابِي وَأُمِّي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيَقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْأِسْلَامِ أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ فَيُفْتِحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيُصِيبُونَ عَنَائِمَ لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهَا حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَتْرَسَةِ وَيَأْتِي آتٍ فَيَقُولُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ (لَا وَهِيَ كَذِبَةٌ فَالْآخِذُ نَادِمٌ وَالتَّارِكُ نَادِمٌ).

سے قبل کبھی بھی اتنا نہ ملا ہوگا یہاں تک کہ وہ ڈھالیں بھر بھر کر (مال غنیمت) تقسیم کریں گے اتنے میں ایک آنے والا آ کر خبر دے گا کہ تمہارے شہروں میں دجال نکل آیا اور کھو یہ خبر چھوٹی ہوگی سو مال غنیمت والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی نادام ہوگا۔

۴۰۹۵: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور بنو اصغر (رومیوں، نصرانیوں) کے درمیان صلح ہوگی پھر پھر وہ صلح کی خلاف ورزی کریں گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کے لئے نکلیں گے اسی جھنڈوں کے نیچے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

۴۰۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي يُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَعْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

(یعنی کل نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی)۔

۳۶: بَابُ التَّرْكِ

پاب: ترک کا بیان

۳۰۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَعْالَهُمُ
الشَّعْرُ. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صَغَارِ
الْأَعْيُنِ.

۳۰۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے (یا انکے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتوں تک لٹکتے ہوں گے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی (یعنی ترک سے جیسے بریدہ نے روایت میں تصریح کی ہے۔ اسکو نکالا ابو داؤد ہے)۔

۳۰۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تُقَاتِلُوا قَوْمًا صَغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْوْفِ كَأَنَّ وَجُوهُمْ
الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةَ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا
يَعْالَهُمُ الشَّعْرُ.

۳۰۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوگی اور ناکیں موٹی ہوگی (اٹھی ہوئی) انکے منہ ہر خ ہوں گے یعنی ترک لوگوں سے (انکے منہ ایسے ہوں گے جیسے سپریں تہ برتہ (یعنی موٹے اور پر گوشت رخسارے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

۳۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ
ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وَجُوهُمْ
الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةَ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا
قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ.

۳۰۹۸: عمر بن تغلب سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے ہیں گویا ان کے منہ سپریں ہیں تہ برتہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۳۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

۳۰۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی

السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ عِرَاضَ الْوُجُوهِ
 كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَذَقَ الْجَرَادِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ
 الْمَطْرَقَةُ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَيَتَّخِذُونَ الدَّرَقَ يَرْبُطُونَ
 خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ

آنکھیں چھوٹی ہوگی، منہ چوڑے ہونگے ان کی آنکھیں
 گویا مڈی کی آنکھیں ہوں گی اور منہ ان کے گویا
 سپریں (ڈھالیں) ہیں تہ برتہ اور بال کے جوتے
 پہنیں گے اور سپریں (ڈھالیں) اُن کے پاس ہونگے
 اور اپنے گھوڑے کھجور کے درخت سے باندھیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الزہد

زہد کے ابواب

پاب: دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

۴۱۰۰: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں اور دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے دنیا میں اور آخرت کے لئے اٹھا رکھی جائے۔

ہشام نے کہا ابو اور خولانی نے کہا یہ حدیث اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں۔

۴۱۰۱: صحابی رسول حضرت ابو خلاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی آدمی کو کہ دنیا میں اس کو رغبت نہیں ہے اور وہ شخص کم گو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔

۱: بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

۴۱۰۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الْقَرَشِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي زَرِّ الْعَفَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ وَ لَكِنَّ الزُّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقُ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَصِيبَتْ بِهَا أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ.

قال هشام: قال أبو إدريس الخولاني يقول مثل هذا الحديث في الأحاديث كمثل الأبريز في الذهب.

۴۱۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ أَبِي خَلَادٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أَعْتَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقَلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرَبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ.

۴۱۰۲: سہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں۔ آپ نے فرمایا: دنیا سے نفرت کو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس سے اس سے نفرت کر۔ کسی سے دنیا کی خواہش مت کر لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔

۴۱۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَادٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمَلْتُهُ أَحَبَّنِي إِلَيْهِ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَأَزْهَدُ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ).

۴۱۰۳: سمرہ بن سہم سے روایت ہے میں ابوہاشم بن عقبہ کے پاس گیا ان کو برچھا لگا تھا۔ معاویہ ان کی عیادت کو آئے ابوہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیوں روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا عمدہ حصہ تو گزر گیا اور خراب باقی رہا اب اس کا کیا رنج ہے؟ ابوہاشم نے کہا میں ان دونوں میں سے کسی کے لئے نہیں روتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو نہ گئی کاش میں اس کی پیروی کرتا آپ نے مجھ سے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگ مالوں کو تقسیم کریں گے تو تجھ کو کافی ہے دنیا کے مالوں میں سے ایک خادم اور ایک جانور سواری کے لئے جہاد میں لیکن میں نے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا۔

۴۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَأَنَاهُ مُعَاوِيَةُ يُعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالَ! أَوْ جَعٌ يُشِيرُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ لَوْ لَكِنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَوَدِدْتُ أَمْوَالًا تُقْسِمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يُكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمُرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فَأَذْرَكْتُ فَجَمَعْتُ.

۴۱۰۴: حضرت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعید بن ابی وقاص ان کی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رورہے ہیں۔ سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی، کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ سلمان نے کہا میں ان دو باتوں میں ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص

۴۱۰۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَشْتَكِي سَلْمَانَ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَأَاهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يُبْكِيكَ يَا أَحْيَى الْإِنْسِ قَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْسِ، أَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا أَبْكِي وَأَحَدَةٌ مِنَ اثْنَتَيْنِ مَا أَبْكِي ضَنَا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةَ لِلْآخِرَةِ وَلَكِنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَمَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَيْتُ قَالَ وَمَا عَاهَدَ إِلَيْكَ قَالَ

عہدِ اِلیٰ اِنَّهُ یَکْفِیْ اُحَدِّثُکُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّاکِبِ وَ لَا اُرَانِیْ
 اِلَّا قَدْ تَعَدَّیْتُ یَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللّٰهَ عِنْدَ حُکْمِکَ اِذَا
 حُکِمْتَ وَ عِنْدَ قِسْمِکَ اِذَا قَسِمْتَ وَ عِنْدَ هَمِّکَ اِذَا
 هَمَمْتَ .

قَالَ ثَابِتٌ فَلِغَیْبِ اللّٰهِ مَا تَرَکَ اِلَّا بِضْعَةً وَ
 عِشْرَیْنِ دِرْهَمًا مِنْ نَفَقَةٍ کَانَ عِنْدَهُ .

لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ سلمان نے کہا نہیں چھوڑا مگر میں پرکئی درہم وہ ان کے خرچ میں سے ان کے پاس باقی رہ گئے تھے۔

باب : دُنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟

۲ : بَابُ الْهَمِّ بِالْدُنْيَا

۴۱۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
 شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ
 اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ
 مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِبِضْفِ النَّهَارِ قُلْتُ مَا بَعَثَ اِلَيْهِ هَذِهِ
 السَّاعَةَ اِلَّا لِشَيْءٍ سَالَ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَأَلْنَا عَنْ اَشْيَاءَ
 سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ
 يَقُولُ (مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَفَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَ جَعَلَ
 فِقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ لَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَ مَنْ
 كَانَتْ الْاٰخِرَةُ بَيْتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ اَمْرَهُ وَ جَعَلَ غِنَاهُ فِي
 قَلْبِهِ وَ اتَتْهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةٌ .

اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت اصل آخرت کی طرف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب کام درست کر دے گا اس کے پھیلاؤ کو اس کی دلجمعی کے لئے اور اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دے گا اور دنیا جھک مار کر اس کے پاس آئے گی۔

۴۱۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ
 ۴۱۰۵ : حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے
 ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے میں نے کہا اس وقت جو
 مروان نے زید بن ثابت کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے
 کے لئے بلایا ہوگا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا
 مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جن کو ہم نے
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے
 آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر
 دنیا کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پریشان کر دے گا
 اور اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا

۴۱۰۶ : اسود بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود
 رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ فرماتے تھے: جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر لے گا یعنی آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کے فکروں میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ پر واہ نہ کرے گا وہ چاہے جس مرضی وادی میں ہلاک ہو۔

۴۱۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ابو خالد نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ نے اسکو مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل بھر دوں گا تو نگری سے اور تیری مفلسی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیروں سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔

پاب: دُنیا کی مثال

۴۱۰۸: مستورد سے روایت ہے جو بنی فہر میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں لگتا ہے۔

۴۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ ایک بورے پر لیٹے۔ آپ کے بدن میں اسکا نشان پڑ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان کاش آپ ہم کو حکم دیتے تو ہم آپ کے واسطے بچھونا کر دیتے اور آپ کو یہ تکلیف نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا میں تو دنیا میں ایسا ہوں جیسے ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لئے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے۔

۴۱۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہم

عَنْ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ (مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي آيِ أَوْ ذِيئِهِ هَلْكَ).

۴۱۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ (وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدَهُ رَفَعَهُ) قَالَ (يَقُولُ اللَّهُ سُحَّانَهُ يَا بْنَ آدَمِ انْفِرْ عَ لِبَعَادَتِي أَمَلًا صَدْرَكَ غَنِيًّا وَ أَسَدًا فَفَرَّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شَعْلًا وَ لَمْ أَسَدًا فَفَرَّكَ).

۳: بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا

۴۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخْبَانِي فَهَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمِ يَرْجِعُ).

۴۱۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا الْمُسْعُوذِيُّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرَّةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصْبٍ فَأَثَرٌ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ آذَنْتَا فَفَرَّ سَأَلْتُكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَفِيكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَنَا وَ الدُّنْيَا! إِنَّمَا أَنَا وَ الدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا).

۴۱۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ وَ مُحَمَّدُ الصَّبَاحِ قَالُوا تَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ
مَنْظُورٍ تَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِي
الْحَلِيفَةِ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ شَائِلَةً بِرِجْلِهَا فَقَالَ (اَتْرُونِ)
هَذِهِ هَيْئَةٌ عَلَى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ
عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا وَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا
تَزْنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةً
أَبَدًا).

۴۱۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ تَنَا حَمَادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي
حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ تَنَا الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ إِنِّي لَفِي
الرَّازِبِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى عَلِيَّ
سَخْلَةَ مَبُودَةَ قَالَ: فَقَالَ (اَتْرُونِ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا
۴) قَالَ قَيْلُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ هُوَ إِنَّهَا الْقَوْهَا أَوْ كَمَا قَالَ
قَالَ (فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ
عَلَى أَهْلِهَا).

۴۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ تَنَا أَبُو خَلِيدِ عَثْبَةُ
بْنُ حَمَادِ اللَّيْثِيِّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ تَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُولُ (الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ
مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَ مَا وَآلَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ
مُنْعَلِمًا).

۴۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَانِيُّ تَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الدُّنْيَا
سُجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ).

آنحضرت کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپ نے دیکھا
تو ایک مردہ بکری پیراٹھے ہوئے پڑی تھی۔ آپ نے
فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل
ہے قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا
اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس
کے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک
مچھر کے بازو کے برابر بھی نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس
میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو پینے نہ دیتا۔

۴۱۱۱: مستورد بن شداد سے روایت ہے میں چند سواروں
کے ہمراہ نبی کے ساتھ تھا اتنے میں ایک بکری کے
(مردہ) بچہ پر گزرے جو راہ میں پھینک دیا گیا آپ نے
فرمایا: دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ حقیر ہے اپنے مالک کے
زودیک؟ لوگوں نے کہا: بے شک! تب ہی اس کو پھینک
دیا۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ
ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک۔

۴۱۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: دُنیا ملعون ہے اور جو
کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد میں
اور جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم سیکھنے
والا۔

۴۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا
قید خانہ ہے مسلمان کے لیے اور جنت ہے کافر کے
لیے۔

۳۱۱۳: ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم میں سے کوئی عضو تھاما اور فرمایا: اے عبد اللہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے یا جیسے راہ چلتا رہتا ہے اور اپنے تئیں قبر والوں میں سے شمار کر۔

۳۱۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ جَسَدِي فَقَالَ (يَا عَبْدَ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ غَابِرٌ سَبِيلٍ وَغَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ).

باب: جس کو لوگ کم حیثیت جانیں

۲: بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

۳۱۱۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ سے بیان نہ کروں جنت کا بادشاہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص کمزور، ناتواں ہو لوگ اس کو کم قوت سمجھیں اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو سچا کرے گا۔

۳۱۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ غَبِيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْأَخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ بَلَى قَالَ (رَجُلٌ ضَعِيفٌ مُسْتَضْعَفٌ ذُو طَمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ).

۳۱۱۶: حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ کون ہیں ہر ایک ضعیف ناتواں جس کو لوگ کمزور جانیں کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج، بہت رویہ جوڑنے والا اور اکڑ والا۔

۳۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا أُتْبِكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِفٍ أَلَا أُتْبِكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ).

۳۱۱۷: حضرت ابوامامہ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: سب سے زیادہ جس پر لوگوں کو رشک کرنا چاہئے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا اور نماز میں اس کو راحت ملتی ہو پوشیدہ ہو لوگوں میں اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو۔ اس کی موت جلدی واقع ہو جائے اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں۔

۳۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سَلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنْ أَعْطَى النَّاسَ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفَ الْحَادِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ غَامِضٌ فِي النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كِفَافًا وَصَبَرَ عَلَيْهِ عَجَلَتْ مَبِيتُهُ وَقَلَّ تَرَاتُّهُ وَقَلَّتْ بَوَاقِيهِ).

۴۱۱۸: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبيدِ الحَمَاصِيِّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَوَيْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْبَدَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ) قَالَ الْبَدَاذَةُ الْقَشَافَةُ يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

۴۱۱۸: حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزازت (سادگی) ایمان میں داخل ہے۔

۴۱۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (الْأَتْبَانُكُمْ بِخِيَارِكُمْ) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ (خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا أَرَوْا ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ).

۴۱۱۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپ فرماتے تھے کیا میں تم سے بیان نہ کروں ان لوگوں کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: بہتر تم میں وہ لوگ ہیں کہ ان کو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آئے۔

پاب: فقیری کی فضیلت

۵: بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ

۴۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ) قَالُوا رَأَيْنَاكَ فِي هَذَا نَقُولُ هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُخْطَبَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا) قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ لَمْ يُنْكَحْ وَإِنْ شَفَعَ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ لَا يُسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِهَذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأِ الْأَرْضَ مِثْلَ هَذَا).

۴۱۲۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپ نے فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا آپ کی رائے ہو وہی ہم بھی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشرف میں سے ہے۔ اگر یہ کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو مان لیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے یہ سن کر آپ خاموش رہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس

کو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اسکی بات نہ سنیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے۔

۴۱۲۱: حَدَّثَنَا غَبِيْدُ اللهِ بْنِ يُوْسُفَ الْجَبِيْرِيُّ ثَنَا حَمَّادُ
 بَنْ عِيْسَى ثَنَا مُوسَى بْنُ غَبِيْدَةَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ أَبَا
 الْعِيَالِ).

۴۱۲۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیال دار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقرا اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگ میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیال داری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر ہی فضیلت کیا کم ہے۔

پاب: فقیروں کا مرتبہ

۶: بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

۴۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْخُلُ فُقَرَاءُ
 الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

۴۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہے۔

۴۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى
 عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ
 أَغْنِيَانِهِمْ بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ).

۴۱۲۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مال داروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

۴۱۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا أَبُو عَسَانَ بَهْلُولُ
 ثَنَا مُوسَى بْنُ غَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ
 بْنِ عَمْرٍو قَالَ اشْتَكَى فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ
 فَقَالَ (يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ أَلَا أُبَشِّرُكُمْ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ
 يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ
 عَامٍ).

۴۱۲۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مہاجرین میں جو لوگ فقیر تھے انہوں نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ان جو مالدار مہاجرین کو ان کے اوپر فضیلت دی ہے آپ نے فرمایا اے فقراء کے گروہ! میں تم کو خوش خبری دیتا ہوں کہ فقراء مومنین مال داروں سے آدھا دن یعنی پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے پھر

یہ آیت پڑھی: ﴿وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ۴۷]۔

۷: بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

پناب: فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۴۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب فقیروں سے محبت کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکھی تھی ”ابوالمساکین“ یعنی مسکینوں کے باپ۔

۴۱۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے: یا اللہ! مجھ کو چلا مسکین اور میرا حشر کر مسکینوں میں۔

۴۱۲۷: جناب روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ یعنی مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اللہ کی یاد کرتے ہیں اپنے پاس سے انہوں نے کہا کہ اقرع بن حابس تمہیں اور عیینہ بن حصن فزاری آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہیں اور چند غریب مومنین کے ساتھ۔ جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مقام اور وقت آنے کے لئے مقرر کر دیجئے جس کی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہو کیونکہ آپ کے پاس عرب کی قوموں

۴۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّيْمِيُّ، أَبُو يَحْيَى ثنا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الْمُخَزَّمِيُّ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ أَبَا الْمَسَاكِينِ.

۴۱۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَجَبُوا الْمَسَاكِينَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مُسْكِينًا وَ امْتَنِي مُسْكِينًا وَ احْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ.

۴۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقِطَّانُ ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ ثنا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ وَ كَانَ قَارِئُ الْأَزْدِ عَنْ أَبِي الْكُنُودِ عَنْ خَبَّابٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَتَكُونُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۵۲] قَالَ جَاءَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَ بِلَالٍ وَ عَمَّارٍ وَ خَبَّابٍ، فَأَعْدَا فِي نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوهُمْ فَاتَوَهُ فَحَلَلُوا بِهِ وَ قَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا نَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبَ فَضَلَّسْنَا فَإِنَّ وَ قُوْدَ الْعَرَبِ تَأْتِيكَ فَتَسْتَحْيِي أَنْ تَرَانَا الْعَرَبَ مَعَ هَذِهِ الْأَعْبُدِ فَإِذَا نَحْنُ جُنَّاكَ فَأَقْمَهُمْ عِنَّا فَإِذَا نَحْنُ فَرَعْنَا فَأَقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ قَالَ (نَعَمْ) قَالُوا

فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ وَدَعَا عَلِيًّا
لِيَكْتُبَ وَنَحْنُ فَعُوذُ فِي نَاحِيَةِ فَنْزَلُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ
وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ
الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ٥٢] ثُمَّ ذَكَرَ الْأَفْرَاعَ ابْنَ حَابِسٍ وَ
عُيَيْنَةَ بَنَ حَضْرٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ
بِالشَّاكِرِينَ﴾ [الأنعام: ٥٣] ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الأنعام: ٥٤]. قَالَ فَلَدَنُونَا مِنْهُ حَتَّى
وَضَعْنَا رُبُّنَا عَلَى رُكْبَتِهِ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ
مَعَنَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعِشِيِّ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُكَ وَلَا
تُجَالِسِ الْأَشْرَافَ﴾ ﴿تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تَطْعُ
مَنْ أَعْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَاعَ
﴿وَاتَّبِعْ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا﴾ [الكهف: ٢٨] قَالَ
هَلَاكًا قَالَ أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَاعِ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلُ
الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

قَالَ خَبَابٌ فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَّغْنَا
السَّاعَةَ النَّبِيُّ يَقُومُ فِيهَا فَمَنَّا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

اترین تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ حال ہوگا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو
چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتاری ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ
عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ یعنی رو کے رکھ آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور ﴿وَلَا

کے قاصد آتے ہیں اور ہم کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ وہ
دیکھیں ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیں۔ تو جب
ہم آپ کے پاس آئیں آپ ان کو اپنے پاس سے اٹھا
دیا کیجئے پھر جب ہم فارغ ہو کر چلے جائیں تو آپ کا
اگر جی چاہے ان کے ساتھ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا: ہاں
یہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا آپ ایک تحریر اس مضمون
کی لکھ دیجئے آپ نے کاغذ منگوا لیا اور جناب علی مرتضیٰ کو
لکھنے کے لئے بلایا۔ خباب کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک
کوٹے میں (خاموش) بیٹھے تھے کہ جو مرضی اللہ اور اس
کے رسول کی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام
اترے اور یہ آیت لائے: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ﴾ ”یعنی مت ہانک
اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو اللہ کی یاد کرتے ہیں صبح
اور شام وہ اللہ کی رضامندی کے طالب ہیں تیرے
اوپر ان کا حساب کچھ نہ ہوگا اور تیرا ان پر کچھ نہ ہوگا اگر
تو ان کو ہانک دے تو تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔
پھر اللہ تعالیٰ نے اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا تو
فرمایا: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِيَقُولُوا
أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ
بِالشَّاكِرِينَ﴾ پھر فرمایا: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ
عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ خباب نے کہا یہ جب آئیں

تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا ﴿ یعنی مت کہا مان ان لوگوں کا جن کے دل ہم نے غافل کر دیئے اپنی یاد سے۔ خباب نے کہا پھر تو وہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کے اٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اٹھنے کے لئے۔

۴۱۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِينَا سِتَّةٌ فِي وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصَهْبِ وَعَمَارٍ وَ الْمِقْدَادِ وَ بِلَالٍ.

۴۱۲۸: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے بارے میں اتری میں ابن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال میں قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس سے ہٹا (دھتکار) دیجئے اس بات کو سن کر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو آنا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ﴾ [الأنعام: ۵۲]

پہلے: جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان

۴۱۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (وَيْلٌ لِلْمُكْثِرِينَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا) أَرْبَعٌ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ قُدَامِهِ وَ مِنْ وَرَائِهِ

۴۱۲۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اس کی طرف لٹا دے اور اس طرف اور اس طرف اور اس طرف لٹا دے اور اس طرف اشارہ کیا دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے۔

۴۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرَمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْمِيلٍ هُوَ سِمَاكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْهَنْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ كَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ.

۴۱۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بہت مالدار ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال اس طرف اور اس طرف لٹائے اور حلال طریقے سے کمائے۔

۴۱۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ

۴۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی

الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَيْتَ هـ۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا).

۴۱۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گزرنے کے بعد اس میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں قرض کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں اُس کے علاوہ۔

۴۱۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا أَحَبُّ أَنْ أُحْدَا عِنْدِي ذَهَبًا فَتَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْضَدُهُ فِي قِضَاءِ ذَيْنِ).

۴۱۳۳: حضرت عمرو بن غیلان ثقفی سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: اے اللہ! جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا (یعنی قرآن) اس کو حق ہونے تیرے پاس سے تو اس کے مال اور اولاد کو کم کرے اور اپنی ملاقات اس کو پسند کر دے (یعنی موت) اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور جو کوئی میرے اوپر ایمان لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے پاس سے تو اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر۔

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا صَدَقَةُ ابْنِ خَالِدٍ ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْبَلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِّبْ إِلَهُ لِقَاءِ كَ وَعَجَّلْ لَهُ الْقِضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَلَمْ يُصَدِّقْنِي وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطْلِ عُمُرَهُ).

۴۱۳۴: نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک شخص کے پاس ایک اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا لیکن اس شخص نے نہ دی پھر آپ نے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ برکت دے اس میں اور برکت دے اس کو جس نے یہ بھیجی۔ نقادہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے اللہ تعالیٰ برکت

۴۱۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا عَسَّانُ بْنُ بُرْزَيْنَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثنا عَسَّانُ بْنُ بُرْزَيْنَ ثنا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّيْطِيِّ عَنْ نِقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً فَرَدَّهَ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رَجُلٍ آخَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِي مَنْ بَعَثَ بِهَا).

قَالَ نُقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ (وَفِيْمَنْ جَاءَ بِهَا) ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَلَبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَا لَفَلَانَ) لِلْمَنَاعِ الْأَوَّلِ (وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ) لِلَّذِي بَعَثَ بِالنَّاقَةِ.

۴۱۳۵: حَدَّثَنَا الْهَسَنُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِيْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَ عَبْدُ الْحَمِيْصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رِضِي وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ).

۴۱۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْحَمِيْصَةِ تَعَسَّ وَ انْتَكَسَ وَ إِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَقَشَ).

۹: بَابُ الْقِنَاعَةِ

۴۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ الْغِنَى بِالْغِنَى عَنْ كُفْرَةِ الْعَرَضِ وَ لَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ).

۴۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَ حُمَيْدِ بْنِ هَانِيَةَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هَدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَ رَزِقَ الْكِفَافَ وَ قَبِعَ بِهِ).

دے اس کو بھی جو اسکو لے کر آیا ہے آپ نے کہا اسکو بھی برکت دے جو اسکو لے کر آیا ہے پھر آپ نے حکم دیا 'دودھ دوہنے کا دودھ دوہا گیا۔ آنحضرت نے فرمایا: اللہ فلاں شخص کا مال بہت کر دے (جس نے اونٹنی نہیں بھیجی تھی) اور فلاں شخص کو روزانہ رزق (روزی) دے۔

۴۱۳۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اسکو یہ چیزیں دی جائیں تب وہ راضی ہے اور جو نہ دی جائیں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے۔

۴۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ درہم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا ہلاک ہوا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرے جب اس کو کاٹا لگے تو کبھی نہ نکلے (یہ بددعا ہے لاپچی شخص کیلئے)۔

۹: بَابُ الْقِنَاعَةِ

۴۱۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تو نگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔

۴۱۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نجات پائی اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دی گئی اور اس پر قناعت کی۔

۴۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا وَكَيْفَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُرْتًا).

۴۱۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے یا بقدر ضرورت۔

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ تَنَا أَبِي وَيَعْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نَفِيعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أَتَى مِنَ الدُّنْيَا قُرْتًا).

۴۱۴۰: حضرت انس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہیں ہے جو قیامت میں یہ آرزو نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں حاجت کے موافق رزق دیتا، بہت مالدار نہ کرتا کیونکہ فقراء کے مراتب عالیہ کو دیکھیں گے۔

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ تَنَا صُرَوَّانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شَمِيلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافَى فِي جَسَدِهِ آمِنًا فِي سِرْبِهِ عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ فَكَأَنَّمَا حَبِزَتْ لَهُ الدُّنْيَا).

۴۱۴۱: حضرت عبید اللہ بن محسن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں سے امن کے ساتھ صبح کرے اور اس کے پاس اس دن کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کیلئے اکٹھی ہو گئی۔

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَكَيْفَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (انظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ).

۴۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اپنے سے کم والے کو دیکھو اور اپنے سے زیادہ والے کو مت دیکھو۔ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی (کسی) نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ تَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَآمَوَالِكُمْ وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ).

۴۱۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھے گا۔

۱۰: بَابُ مَعِيشَةِ آلِ

مُحَمَّدٍ ﷺ

پاب: آنحضرت ﷺ کی آل کی زندگی

کے متعلق بیان

۴۱۴۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ سلگائی جاتی اور ہمارا کھانا (فقط) یہی ہوتا، کھجور اور پانی۔

۴۱۴۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گزار جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا پھر کیا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔ البتہ ہمارے ہمسائے تھے، ان کے گھروں میں بکریاں پلٹی ہوئیں تھیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ بھیج دیا کرتے۔

۴۱۴۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے، پیٹ کوالٹتے اور (کبھی تو) ناکارہ کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اسی سے پیٹ بھر لیں۔

۴۱۴۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہیں ہے۔

۴۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمُكُّ شَهْرًا مَا نُوقِدُ فِيهِ بِنَارٍ مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ (إِلَّا أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ نَلَبَثُ شَهْرًا).

۴۱۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلِيَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّهْرُ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الدُّخَانُ.

قُلْتُ فَمَا كَانَ طَعَامَهُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ جِيرَانٌ صِدْقٍ وَ كَانَتْ لَهُمْ رَبَائِبٌ فَكَانُوا يَتَعَوَّنُ إِلَيْهِ الْيَابِنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ كَانُوا تِسْعَةَ آيَاتٍ.

۴۱۴۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِي فِي الْيَوْمِ مِنَ الْجُوعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۴۱۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِرَارًا (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ حَبٍّ وَ لَا صَاعٌ تَمْرٍ).

وَإِنَّ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نوازاواج تھیں۔

۴۱۴۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس صبح کے وقت نہیں ہے ماسوا ایک مد اناج کے۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُغِيرَةُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مَدٌّ مِنْ طَعَامٍ) أَوْ (مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مَدٌّ مِنْ طَعَامٍ).

۴۱۴۹: حضرت سلیمان بن سرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین دن تک ٹھہرے رہے اور ہم کو اناج نہ ملا کہ آپ کو کھلاتے۔

۴۱۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ (رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَكَّنَنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ وَلَا يُقْدِرُ عَلَيَّ طَعَامٍ.

۴۱۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپ نے اس کو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ کا شکر ہے اتنے دنوں سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا بلکہ کھجور وغیرہ پر گزر رہے فرماتے رہے ہیں۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سُخْنٍ فَأَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سُخْنٍ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا.

پاب: آنحضرت ﷺ کی آل کا نیند

۱۱: بَابُ ضَجَاعِ آلِ

کے لیے بستر کیسا تھا؟

مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۱۵۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضَجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ.

۴۱۵۲: جناب علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ میرے اور فاطمہ زہرا کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اوننی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرتؐ نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر ازخر کی گھاس بھری ہوئی

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَهُمَا فِي حَمِيلٍ لَهُمَا (وَالْحَمِيلُ الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ) قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَ هُمَا بِهَا وَ

وَسَادَةٌ مَحْشُورَةٌ إِذْخِرًا وَقَرِيبَةً.

تھی اور ایک مشک پانی کیلئے۔

۳۱۵۳: خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ ایک بورے پر بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا آپ صرف ایک تہہ بند باندھے تھے دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا اور بورے کا نشان آپ کی کمر پہ پڑا ہوا تھا اور میں نے دیکھا تو ایک مٹھی بھر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور ببول کے پتے تھے ایک کونے میں اور مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو کیوں روتا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں کیوں نہ روؤں۔ یہ بوریا آپ کے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل اس قدر اس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوائے اس کے جو میں دیکھ رہا

۴۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْحَنِفِيِّ أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَ قَرِظٍ فِي نَاحِيَةِ فِي الْعُرْفَةِ وَإِذَا أَهَابٌ مُعَلَّقٌ فَأَبْتَدَرْتُ عَيْنَايَ فَقَالَ (مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!) فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَالِي لَا أَبْكِي؟ وَ هَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِكَ وَ هَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَ ذَالِكَ كِسْرِي وَ قَيْصَرُ فِي السَّمَارِ وَ الْأَنْهَارِ وَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَ صَفْرَتُهُ وَ هَذِهِ خِزَانَتُكَ قَالَ (يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةَ وَ لَهُمُ الدُّنْيَا) قُلْتُ بَلَى.

ہوں اور کسری اور قیصر کو دیکھتے کیسے میوؤں اور نہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں اس پر آپ کا یہ توشہ خانہ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو اس پر راضی نہیں کہ ہم کو آخرت ملے اور ان کو دنیا میں نے کہا کیوں نہیں۔

۳۱۵۴: جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ فاطمہؑ) میرے پاس روانہ کی گئیں اور اس رات کو ہمارا بچھونا کچھ نہ تھا سوائے بکری کی کھال کے۔

۴۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ فَمَا كَانَ فِرَاشَنَا لَيْلَةً أَهْدَيْتُ إِلَّا مَسْكَ كَبِشٍ.

پالوپ: آنحضرت کے اصحاب کی زندگی

۱۲: بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ

کیسے گزری؟

النَّبِيِّ ﷺ

۳۱۵۵: ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے تو ہم

۴۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

میں سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہاں تک کہ ایک مدہ لاتا اس کو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہے شفیق نے کہا جیسے ابو مسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں)۔

قَالَ شَفِيقٌ كَأَنَّهُ يَعْزُضُ بِنَفْسِهِ.

۴۱۵۶: خالد بن عمیر سے روایت ہے عقبہ بن غزوآن نے ہم نے منبر پر خطبہ سنایا تو کہا میں ساتواں آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس کچھ کھانا نہ تھا صرف درخت کے پتے کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے سوڑھے چھلنی ہو گئے۔

۴۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا عُقْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمَنبَرِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ حَتَّى فَرِحْتُ أَشْدَّ أَتَانَا.

۴۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ بھوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں ہر آدمی کیلئے ایک کھجور۔

۴۱۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُندَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجَرِيرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ تَمْرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةً.

۴۱۵۸: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (یعنی تم اس دن پوچھے جاؤ گے نعمت کے بارے میں) تو زبیر نے کہا کونسی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچھے جائیں گے؟ صرف دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی آپ نے فرمایا: نعمت کا زمانہ قریب ہے۔

۴۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرِ وَأَيُّ نَعْيٍ نَسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. قَالَ (أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ).

۴۱۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روایا کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لئے) اور ہمارا ہوشیار ہماری گردنوں پر تھا خیر ہمارا ہوش ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے

۴۱۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَرْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنَسِيَ أَرْوَادَنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ الرَّجُلُ مِنَ التَّمْرَةِ

ابو عبد اللہ بھلا ایک کھجور سے آدمی کا کیا بنتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اس وقت ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہاں ہم نے دیکھا ایک مچھلی بڑی ہے جس کو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

باب: عمارت تعمیر کرنا؟

۴۱۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گزرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے۔

۴۱۶۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک گول مکان کے دروازے پر سے گزرے جو ایک انصاری کا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا گول بنگلہ جس کو فلاں شخص نے بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس کے مالک پر یہ خبر اسی انصاری کو پہنچی اس نے اس کو گرا دیا پھر آنحضرت ادرہ سے گزرے تو اس گول بنگلے کو نہیں دیکھا، اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اس نے اس کو گرا دیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۱۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے میں نے ایک کوٹھری بنائی

فَقَبِيلُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَ أَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ : لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا وَ آتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِسَحَابٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

۱۳: بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ

۴۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصَالَنَا فَقَالَ (مَا هَذَا) فَقُلْتُ خُصْ لَنَا وَهِيَ نَحْنُ نُصَلِّحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ).

۴۱۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَبِي فَرَوَةَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَّةٍ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ (مَا هَذِهِ) قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فَلَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا فَهُوَ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذَلِكَ فَوَضَعَهَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَلَمْ يَرَهَا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ فَقَالَ (يَرَحِمُهُ اللَّهُ) يَرَحِمُهُ اللَّهُ.

۴۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحِيحٍ ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اس کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

۴۱۶۳: حارث بن مضرب سے روایت ہے ہم خواب کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری لمبی ہو گئی اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو میں موت کی آرزو کرتا اور آپ نے فرمایا: بندے کو ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے مگر مٹی میں خرچنے کا یا یوں فرمایا کہ عمارت میں خرچنے کا ثواب نہیں ملتا۔

پالپ: توکل اور یقین کا بیان

۴۱۶۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تم جیسا چاہئے ویسا اللہ پر توکل کرو تو تم کو اس طرح سے روزی دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں۔

۴۱۶۵: حبہ اور سواہ سے روایت ہے دونوں خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرت کے پاس گئے آپ کچھ کام کر رہے تھے ہم نے اس کام میں آپ کی مدد کی آپ نے فرمایا تم دونوں روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہارے سر ملتے رہیں (زندہ رہو) اس لئے کہ ماں بچے کو سرخ جنتی ہے اس پر کھال نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

۴۱۶۶: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہوں میں لگا دے تو اللہ تعالیٰ پر واہ نہ کرے گا اس کو

بِنَا يَكْنُسِي مِنَ الْمَطَرِ وَيَكْنُسِي مِنَ الشَّمْسِ مَا آعَانِي عَلَيْهِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۱۶۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَابًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُ فَقَالَ لَقَدْ طَاطَ سَقْمِي وَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (لَا تَسْمَوُا الْمَوْتَ) لَتَمَّتَّيْتُهُ وَقَالَ (إِنَّ الْعَبْدَ لَيُوجِرُ فِي نَفْقِهِ كُلِّهَا إِلَّا فِي الثَّرَابِ) أَوْ قَالَ (فِي الْبِنَاءِ).

۱۴: بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

۴۱۶۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْسَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَوْ أَنَّكُمْ تَرَكْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ كَرَزَقْتُمْ كَمَا يَرِزُقُ الطَّيْرُ تَعْدُوا حِمَاصًا وَ تَرَوْحَ بَطَانًا).

۴۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَامٍ (ابْنِ شُرْحَبِيلَ أَبِي شُرْحَبِيلَ) عَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءِ ابْنِي خَالِدٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا فَأَعْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ (لَا تَيَأَسُوا مِنَ الرِّزْقِ مَا تَهَزَّرْتُمْ رُؤُسَكُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمَّهُ أَحْمَرَ لَيْسَ عَلَيْهِ قَشْرٌ ثُمَّ يَرِزُقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ).

۴۱۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنبَأَنَا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ زُرَيْقٍ الْعَطَّارُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ مِنْ قَلْبِ بَنِي آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ

کسی راہ میں ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو سب راہوں کی فکر اس کو جاتی رہے گی۔
۳۱۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: قوی مسلمان اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تا تو اس مسلمان سے ہر بھلائی میں تو حرص کر پھر اگر تو مغلوب ہو جائے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہرگز اگر مگرمت کرا اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے جب اس طور سے ہو کہ تقدیر پر بے اعتمادی نکلے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ یہ ہمارے فلاں کام کرنے سے یہ آفت آئی۔

پایہ: حکمت کا بیان

۳۱۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۱۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں ناشکری کر رہے ہیں۔ ایک تو تندرستی اور دوسرے فراغت (بے فکری)۔

۳۱۷۱: حضرت ابو ایوب سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی بات فرمائیے لیکن مختصر۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو

شُعْبَةٌ فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعْبَ كُتِلَ بِهَا يَبَايَ اللَّهُ بَابِي وَإِذِ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبَ).

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ).

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ اِحْرَاضٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزْ فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ فَإِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلُ الشَّيْطَانِ).

۱۵: بَابُ الْحِكْمَةِ

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةٌ الْمُؤْمِنِ حَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا).

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْمِزَانِ مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيَْادٍ ثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيْمٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جَبْرِ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمْنِي وَ

أَوْ جَزُ قَالَ (إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ وَ لَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَدِرُ مِنْهُ وَ أَجْمِعِ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ).

اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور ایسی بات منہ سے مت نکال جس سے آئندہ عذر کرنا پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جا۔

۴۱۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مِثْلُ الَّذِي يُجْلِسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرٍّ مَا يَسْمَعُ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا فَقَالَ يَا رَاعِي! أَجْزَيْتَنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ قَالَ أَذْهَبُ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا فَذَهَبَ فَآخَذَ بِأُذُنِ كَلْبِ الْغَنَمِ).

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُوسَى ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ (بِأُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیٹھ کر حکمت کی بات سنے پھر لوگوں سے وہی بات بیان کرے جو اس نے بری بات سنی ہے اپنے ساتھی سے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے کے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھ کو ایک بکری ذبح کرنے کے لئے دے۔ وہ بولا جا اور گلہ میں سے (جو بھی بکری تھے) اچھی معلوم ہو اس کا کان پکڑ کر لے جا۔ پھر وہ گیا اور کتے کا کان پکڑ کر لے چلا۔

بَابُ: تَوَاضُعِ كَابِيَانِ اَوْرِكْبِرِ كِ كْهَوْرُ

دینے کا بیان

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ).

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رَدَائِي وَالْعَظْمَةُ إِزَارِي مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْفَيْتَهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رَدَائِي وَالْعَظْمَةُ إِزَارِي مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْفَيْتَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا زار پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے

۱۶: بَابُ الْبِرَاةِ مِنَ الْكِبَرِ

والتواضع

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرَّقِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ).

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رَدَائِي وَالْعَظْمَةُ إِزَارِي مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْفَيْتَهُ

فی جہنم۔

میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔

۴۱۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی

ہی روایت ہے۔

۴۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ
قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَيْنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظْمَةُ
إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا لَقِيتهُ فِي النَّارِ) .

۴۱۷۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے، آنحضرتؐ نے

فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی رضامندی کے واسطے ایک

درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے

گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو

اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گھٹا دے گا یہاں تک کہ اسفل

السافلین (سب سے نچلا درجہ) میں اس کو رکھے گا۔

۴۱۷۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي
عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ذَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ ' عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ تَوَاضَعُ لِلَّهِ
سُبْحَانَهُ دَرَجَةٌ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَ مَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللَّهِ
دَرَجَةٌ يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ
السَّافِلِينَ) .

۴۱۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے مدینہ کیا گیا لوٹنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا ہاتھ پکڑتی پھر آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں

سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہ آپ کو لے جاتی جہاں

چاہتی اپنے کام کے لئے۔

۴۱۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَ سَلْمُ بْنُ
قُتَيْبَةَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ إِنْ كَانَتْ الْأُمَّةُ مِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذَ بِيَدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى يَذْهَبَ بِهِ حَيْثُ
شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَاجَتِهَا .

۴۱۷۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ بیمار

کی عیادت کرتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام اگر

دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے، گدھے پر سوار ہوتے اور

جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا اس دن آپ ایک

گدھے پر سوار تھے، اُس کی رسی خرما کی چھال کی تھی، آپ

کے نیچے ایک زین تھا خرما کا پوست کا جو گدھے پر رکھا تھا یہ

سب امور آپ کی تواضع اور انکسار پر دلالت کرتے ہیں۔

۴۱۷۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمِ
الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدُّ الْمَرِيضَ وَيُشِيعُ
الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَالنَّضِيرِ عَلَى حِمَارٍ
وَيَوْمَ حَيْسَرَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بَرَسَنِ مِنْ لَيْفٍ وَ تَحْتَهُ
إِكَاثٌ مِنْ لَيْفٍ) .

۴۱۷۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو

۴۱۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ
وَاقِدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تو واضح کرو یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔

حماد عن النبی ﷺ أَنَّهُ حَطَّيْتَهُمْ فَقَالَ (إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ) أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ).

پایہ: شرم کا بیان

۱۷: بَابُ الْحَيَاءِ

۴۱۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو آپ کے مبارک چہرے میں اس کا اثر معلوم ہوتا۔

۴۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُثْبَةَ مَوْلَى لَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَدْرَاءٍ فِي حُدْرِيهَا وَ كَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا ذُنِبِي ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

۴۱۸۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۴۱۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَ إِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

۴۱۸۳: ابوسعید انصاری اور عقبہ بن عمرو سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے جب تو شرم نہ کرے تو جی چاہے وہ کر۔

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلِمِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاضْنَعْ مَا شِئْتَ).

۴۱۸۴: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان میں داخل ہے اور فحش گوئی جفا ہے اور جفا دوزخ میں جائے گی۔

۴۱۸۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ وَ الْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَ الْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَ الْجَفَاءُ فِي النَّارِ).

۴۱۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں فحش ہو وہ اس کو عیب

۴۱۸۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

دار کر دے گا تو انسان ضرور فحش سے عیب دار ہو جائے گا اور حیا جس چیز میں آجائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔

(مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ).

۱۸: بَابُ الْحِلْمِ

پاب: حلم اور بردباری کا بیان

۴۱۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کو استعمال کرنے کی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کر لے۔

۴۱۸۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى تَنَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُحِيرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ).

۴۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا: عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور کوئی اس وقت دکھائی نہیں دیتا تھا خیر ہم اسی حال میں تھے کہ اتنے میں عبدالقیس کے قاصد آن پہنچے اور اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشج عصری (سر پٹھا ہوا)۔ اس شخص کا نام منذر بن عانز تھا وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام میں اترا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آنحضرت کے پاس آیا بڑے اطمینان اور سہولت سے۔ آنحضرت نے فرمایا: اے اشج تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم دوسرے تودہ (یعنی وقار اور تمکین سہولت) اشج نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صفتیں مجھ میں خلتی ہیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں خلتی ہیں۔

۴۱۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ تَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ تَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمَارَةَ الْعَبْدِيِّ تَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّكُمُمْ وَفُؤُذَ عَبْدِ الْقَيْسِ) وَمَا يَرَى أَحَدٌ فَيُنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا جَاءَ وَافْتَزَلُوا فَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ الْأَشْجُ الْعَصْرِيُّ فَبَجَاءَ بَعْدَ فَنَزَلَ مِنْزِلًا فَتَنَاحَ وَاحِلَتَهُ وَوَضَعَ يَابَهُ جَانِبًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا أَشْجُ إِنْ فَيَك لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمَ وَالتَّوَدُّةَ).

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسَىءُ جِبِلْتُ عَلَيْهِ أَمْ شَىءٌ حَدَثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَلْ شَىءٌ جِبِلْتُ عَلَيْهِ).

۴۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست

۴۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ تَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ تَنَا قُرَّةُ ابْنِ خَالِدِ تَنَا أَبُو جَمِهْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَشْجِ الْعَصْرِيِّ (إِنْ فَيَك

حَصَلْتَيْنِ نَحْبُهُمَا اللَّهُ الْجَلِيمُ وَالْحَيَاءُ).

رکھتا ہے حلم اور حیا۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَكْبَرُ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُرْعَةٍ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ).

۴۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گھونٹ پینے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پینے کا اللہ کی رضامندی کے لئے۔

۱۹: بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

بَابُ: غَمِّ اور رونے کا بیان

۴۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَ أَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ وَ حَقَّ لَهَا أَنْ تَبْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعِ الْإِوْءِ مَلَكَ وَاضِعَ جَهَنَّمَ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكُكُمْ قَلِيلًا وَ لَبْكِيْتُمْ كَثِيرًا وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَ لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ) وَاللَّهُ لَوِودِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجْرَةَ تُعْتَضُدُ.

۴۱۹۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چرچر کر رہا ہے اور کیونکر چرچر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو تم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو بچھونوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے تم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

۴۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكُكُمْ قَلِيلًا وَ لَبْكِيْتُمْ كَثِيرًا).

۴۱۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قَدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَ بَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعُ سَنِينَ: « وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا

۴۱۹۲: عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا: « وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِ فَطَال

الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿۱۶﴾۔

۴۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلْفٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا وَالضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ تَمِثُّ الْقَلْبَ۔

۴۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت مت ہنسو۔ اس لئے کہ بہت ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴۱۹۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَأْ عَلَيَّ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِسُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ۴۱] فَنظَرْتُ إِلَيْهِ فَأَذَا غَيَاةً تَدْمَعَانِ۔

۴۱۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا: مجھ کو قرآن سنا۔ میں نے آپ کو سورہ نساء سنائی جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر گواہ کر کے لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ کر کے لائیں گے تو میں نے آپ کو دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۱۹۵: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ فُجَلَسَ عَلَيَّ شَفِيرُ الْقَبْرِ فَبَكَى حَتَّى بَلَ الثَّرَى ثُمَّ قَلَا يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هَذَا فَاغْدُوا)۔

۴۱۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہو گئی آپ کے آنسوؤں سے پھر آپ نے فرمایا: اے بھائیو اس کے لئے تیاری کرو۔

۴۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَشِيرٍ بْنُ ذَكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ابْكُوا فَإِنَّ لَكُمْ تَبْكُوا فِتْنًا كُورًا)۔

۴۱۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روؤ اگر رونانہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ آخرت کی یاد کر کے۔

۴۱۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّزُقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ

۴۱۹۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے کی آنکھ سے آنسو نکلیں اگر چہ مکھی کے سر

مَسْعُودٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الدُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرٍّ وَجْهَهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ) .

کے برابر ہوں اللہ کے ڈر سے پھر وہ ہمیں اس کے منہ پر تو اللہ تعالیٰ اس (کے جسم) کو حرام کر دے گا دوزخ پر۔

۲۰: بَابُ التَّوَقُّيِ عَلَى الْعَمَلِ

پاب: عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا

۴۱۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً اتَّوَأَوْ قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ﴾ [المؤمنون: ۶۰] أَهْوَى الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ (لَا يَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ) أَوْ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ) وَاللَّيْنَةُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَيُصَلِّي وَيُؤْتِي خَافَ أَنْ لَا يُتَقَبَّلَ مِنْهُ).

۴۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً اتَّوَأَوْ قُلُوبُهُمْ وَجِلَّةٌ﴾ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اے ابو بکر کی بیٹی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، صدقہ دیتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہ ہوں۔

۴۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الدِمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ طَابَ أَغْلَاهُ وَإِذَا فَسَدَ أَسْفَلُهُ فَسَدَ أَغْلَاهُ).

۴۱۹۹: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اعمال صالح کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا۔

۴۲۰۰: حَدَّثَنَا كَيْسَرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِصِيِّ تَنَا بَقِيَّةُ عَنْ زُرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ ذَكْوَانَ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا عَبْدِي حَقًّا).

۴۲۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ سچا ہے۔

۴۲۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: تَنَا شَرِيكُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور صحیح راستہ مضبوط تھا اس لئے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں جس کا

عمل اس کو نجات دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دے گا آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔

پایہ : ریا اور شہرت کا بیان

۴۲۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام شریکوں میں سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں کبھی اس کو قبول نہ کروں گا۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک کیا۔

۴۲۰۳: حضرت ابوسعید بن فضالہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ انگوٹوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنی اس دن جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو شریک کیا تو وہ اس کے ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے پرواہ ہے۔

۴۲۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو وہ بات نہ بتلاؤں جس کا ڈر دجال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک۔ ہم نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا: پوشیدہ شرک اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو دیکھ کر اپنی نماز کو زینت دے۔

(قَارِبُوا وَ سَدِّدُوا قِيَامَهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ عَمَلَهُ) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ (وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَنْعَمَ عَلَيَّ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ فَضْلٍ)

۲۱: بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۴۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُمَانِيُّ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِي عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيٌّ وَ هُوَ لِلَّذِي أَشْرَكَ).

۴۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَ اسْحَقُ بْنُ مَصُورٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ ابْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فُضَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَبَّ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ اللَّهُ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ).

۴۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ (إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفَ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟) قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ (الشُّرْكَ السَّخْفِيُّ أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ فَيُزِينُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ).

۴۲۰۵: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ
مجھ کو اپنی امت پر جس کا ڈر ہے وہ شرک کا ہے میں یہ
نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجیں گے لیکن عمل
کریں گے غیر کے لئے اور دوسری چیز کا ڈر ہے وہ
شہوت خفیہ ہے۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رِوَادُ بْنُ
الْجَرَّاحِ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَخْوَفَ مَا اتَّخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الْإِشْرَاكُ
بِاللَّهِ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُولُ يُعْبَدُونَ شُمُسًا وَلَا وَتْنَا وَلَكِنْ
أَعْمَالًا لِعَبْرِ اللَّهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً .

۴۲۰۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں
کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس
کی رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سنا دے گا اور جو
کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو
دکھلا دے گا۔

۴۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٌ قَالَا
ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْمَوْفِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ يَسْمَعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ
وَمَنْ يُرَاءِ اللَّهَ بِهِ) .

۴۲۰۷: حضرت جنذب سے بھی ایسی ہی روایت
ہے۔

۴۲۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ يُرَاءِ اللَّهَ بِهِ وَ مَنْ يُسْمِعُ
يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ) .

باب: حسد کا بیان

۲۲: بَابُ الْحَسَدِ

۴۲۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد
جائز نہیں مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو
اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ
کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم
دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا
ہے۔

۴۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ
بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا
فَسَلَطَهُ عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً
فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا) .

۴۲۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں کرنا

۴۲۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
يَزِيدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

چاہئے مگر دو شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حافظ بنایا وہ اس کو پڑھتا ہے دن رات۔ دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتا ہے رات اور دن۔

۴۲۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور صدق گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز نور ہے مومن کا اور روزہ ڈھال ہے دوزخ سے۔

پایہ: بغاوت اور سرکشی کا بیان

۴۲۱۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی عذاب دینا لائق ہو سوائے بغاوت اور رشتہ داری قطع کرنے کے۔

۴۲۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے جلدی جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے وہ نیکی کرنا ہے اور رشتہ داری نبھانا اور سب سے جلدی جن کا عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور رشتہ داری قطع کرنا۔

۴۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو یہی برائی کے لئے کافی ہے اس کی تباہی کے لئے اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَ آتَاءَ النَّهَارِ).

۴۲۱۰: حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ ثنا ابْنُ أَبِي قَدَيْكٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي عِيْسَى الْحَسَّاطِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْحَطِيبَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ الصَّلَاةُ نُورُ الْمُؤْمِنِ وَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ).

۲۳: بَابُ الْبَغْيِ

۴۲۱۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ ابْنُ غُلَيْبَةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ).

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ وَ أَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ).

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي غَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

۴۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر (ظلم) اور سرکشی نہ کرے۔

پایپ: تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

۴۲۱۵: عطیہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی پرہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا۔ یہاں تک کہ جس کام میں برائی نہ ہو اس کو چھوڑ دے اس کام کے ڈر سے جس میں برائی ہو۔

۴۲۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: صاف دل زبان کا سچا لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہنچتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔

۴۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو پرہیزگاری کر سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگوں کے لئے وہی چاہ جو اپنے لئے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ ہو اس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور نہی کم کر اس لئے کہ بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے۔

۴۲۱۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۲۴: بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

۴۲۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثنا أَبُو عَقِيلٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السُّدَيْيِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذْرًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ.

۴۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ ثنا مُعَيْثُ بْنُ سُمَيْيٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومٍ الْكَلْبُ صُدُوقُ اللِّسَانِ قَالُوا صُدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّفِيُّ لَا ائْتَمَّ فِيهِ وَلَا بَغَى وَلَا غَلَّ وَلَا حَسَدَ.

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ يَزِيدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْفَعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِيْعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ وَاجِبٌ لِلنَّاسِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاحْسِنَ جَوَارٍ مَنْ جَاوَزَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَاقِلْ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ رُمِحٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنِ النَّضِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ

کوئی عقل مندی نہیں اور کوئی پرہیزگاری اس کے مثل نہیں ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حسب اس کے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں۔

۴۲۱۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور کرم تقویٰ۔

۴۲۲۰: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا میں ایک کلمہ یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو وہ کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی آیت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ایک راہ نکال دیگا گزر اوقات کی اور اس کی فکر دور کر دیگا۔

پہلو: لوگوں کی تعریف کرنا

۴۲۲۱: حضرت ابو ہریرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا بناوہ یا بناوہ جو ایک مقام ہے طائف کے قریب آپؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دوزخ والوں سے تمیز کر لو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا: تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے۔

۴۲۲۲: کلثوم خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیسے پتہ چلے گا میں نے فلاں کام نیک کام کیا اور جب برا کام کیا تو آپؐ نے فرمایا: جب تیرے پڑوسی

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَقْلَ كَالْتَدْبِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

۴۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثنا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى.

۴۲۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَغُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُثَيْمِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ صُوَيْبِ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عَرَفْتُ كَلِمَةً وَقَالَ غُثْمَانُ آيَةٌ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَّتْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةٌ آيَةٌ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.

۲۵: بَابُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

۴۲۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثنا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ أُمِّةِ بْنِ صَفْوَانَ: عَنْ أَبِي زُهَيْرِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاوَةِ أَوْ النَّبَاوَةِ (قَالَ وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ) فَلَا يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بِمِ ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ لِلَّهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۴۲۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كِلْثُومِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ أتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ إِنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ وَإِذَا سَأْتُ إِنِّي قَدْ

تجھ سے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں برا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا۔

۴۲۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

أَسَأْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ جِيرَانُكَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا قَالُوا إِنَّكَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ أَنْ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

۴۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی تعریف اور ثناء سے سنتے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی بھجوا اور برائی سے سنتے سنتے۔

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ قَالَا ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرْهِيمَ ثَنَا أَبُو هَلَالٍ ثَنَا عَقْبَةُ بْنُ أَبِي ثَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ أَذْنِيهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا: وَ هُوَ يَسْمَعُ.

۴۲۲۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا ایک آدمی خالص خدا تعالیٰ کیلئے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کام کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا: یہ نقد خوشخبری ہے مومن کو۔

۴۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَعْهَمُ الْعَمَلَ لِلَّهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.. قَالَ ذَلِكَ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۴۲۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عمل کرتا ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے اس طرح سے کہ لوگ اس کو سن کر میری تعریف کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تجھ کو دوسرا ثواب ملے گا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانَ أَبُو سِنَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِ فَيُعْجِبُنِي قَالَ لَكَ أَجْرَانِ أَحْرُ السَّرِّ وَأَحْرُ الْعَلَانِيَةِ.

دِیَاب: نیت کے بیان میں

۲۶: بَابُ النِّيَّةِ

۴۲۲۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ قَالَ أَنبَأَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي رَهَيْمٍ التَّمِيمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
سَمِعَ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ
يُخْطَبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّمَا
الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ
هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا
فَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو کہا کہ میں نے سنا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے اور ہر ایک آدمی کو
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے سو جس آدمی نے اللہ و
رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول
کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کی نیت سے
ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو اس کی ہجرت
انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

۴۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ تَنَا وَكَيْعُ: ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَ عَلِمًا فَهُوَ يَعْمَلُ
بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عَلِمًا وَ لَمْ
يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلُ
الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ يُؤْتِهِ عَلِمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ
فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ رَجُلٌ لَمْ يُؤْتِهِ اللَّهُ عَلِمًا وَ لَا مَالًا فَهُوَ
يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلُ الَّذِي يَعْمَلُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْوِزْرِ سَوَاءٌ.

حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں
کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال
اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال
میں اور اس کو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ
شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ
کہتا ہے اگر مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس
پر عمل کرتا آپ نے فرمایا: یہ دونوں شخص برابر ہیں
ثواب میں۔ تیسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال
دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بے حد لغو
اخراجات کرتا ہے۔ چوتھے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ
نے علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال
ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اس کو صرف کر
ڈالتا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ (مُعَمَّرٌ) عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ سُمْرَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
مُفَضَّلٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي
كَبْشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۴۲۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ تَنَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

یزید بن ہارون عن شریک عن لیث عن طاوس عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انما یبعث الناس علی نیاتہم۔

آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا حشر ان کی نیاتوں پر ہوگا۔

۴۲۳۰: حدثنا زهير بن محمد ثنا زكريا بن عدي ثنا شريك عن الاغمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ یحشر الناس علی نیاتہم۔

۴۲۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

پایاب: انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

۲۷: بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

۴۲۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثنا يحيى بن سعيد ثنا سفیان حدثني ابی عن ابی یعلی عن الربیع ابن خنیم عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه خط خطاً مربّعاً وخطاً وسط الخط المربّع وخطوطاً الى جانب الخط الذي وسط الخط المربّع وخطاً خارجاً من الخط المربّع فقال اتذرون ما هذا۔

۴۲۳۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا پھر آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اس کے دونوں طرف خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اس کو کاتتی اور ڈستی رہتی ہے چاروں اطراف سے اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اس کو گھیرے ہوئے ہیں یہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا وہ اس کی آرزو ہے۔

قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال هذا الإنسان الخط الأوسط: وهذه الخطوط إلى جنبه الأعراض تنهسه أو تنهسه من كل مكان فإن أخطاه هذا أصابه هذا والخط المربّع الأجل المحيط: والخط الخارج الأمل۔

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا النضر بن شميل أباناً حماد بن سلمة عن عبد اللہ بن ابی بکر قال سمعت أنس بن مالک يقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهذا أجله عند ففاه وبسط يده أمامه ثم قال وثم أملة۔

۴۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہے اور یہ اس کی عمر ہے اپنی گردن کے پاس ہاتھ رکھا پھر اپنا ہاتھ آگے پھیلا یا اور فرمایا: یہاں تک اس کی آرزو بڑھی ہوئی ہے۔

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُمَانِيُّ ثنا

۴۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں
ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت میں۔

۴۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا
ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی
ہیں ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص۔

۴۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس
دو وادیاں بھر کر مال ہو پھر بھی اُس کا جی چاہے کہ
(کاش) ایک اور ہوتی۔ اُس کے نفس کو کوئی چیز بھرنے
والے سوائے مٹی کے۔

۴۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے
اکثریں عمریں ساٹھ سے لے کر ستر تک ہوں گی اور ان میں
سے کم ہی ایسے لوگ ہوں گے جو ستر سے تجاوز کریں گے۔

پاؤں: نیک کام کو ہمیشہ کرنا

۴۲۳۷: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے قسم اس کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
لے گیا (دنیا سے) آپ نے انتقال نہیں فرمایا یہاں
تک کہ آپ اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے اور آپ کو بہت
پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۴۲۳۸: ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت
ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں آپ
تشریف لائے آپ نے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ میں
نے عرض کیا فلاںی عورت جو رات کو نہیں سوتی۔ آپ

عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ
شَابَ فِي حُبِّ التَّنِينِ فِي حُبِّ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ.

۴۲۳۴: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّرِيرُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
قِسَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَ
يَشَبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى
الْعُمُرِ.

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو مُرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
أَبِي حَارِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَإِثْنَيْنِ
مِنْ مَالٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَهُ إِلَّا
التُّرَابَ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ.

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ
الْبَسْتَيْنِ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُنَّ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ.

۲۸: بَابُ الْمَدَاوِمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي
ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ وَهُوَ
جَالِسٌ وَكَانَ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحَ الَّذِي
يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا.

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي
أَمْرَأَةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
هَذِهِ؟ قُلْتُ فَسَلَانَةٌ لَا تَسَامُ (تَذَكُّرُ مِنْ صَلَاتِهَا) فَقَالَ

نے فرمایا: چپ رہ کر ایسا عمل کرو جس کی طاقت رکھنا صد نبائے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکے ثواب دینے سے تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔ عائشہ نے کہا آپ کو عمل پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۴۲۳۹: حضرت حنظلہ کاتب التیمیسی الاسیدی سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے جنت اور دوزخ کا بیان گویا ہم ان دونوں کو دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھر والوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھیلا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابو بکر صدیق سے ملا۔ میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا منافق ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا۔ ابو بکر صدیق نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بچھونوں پر یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ویسی ہے۔

۴۲۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہو اگر چہ تھوڑا ہو۔

۴۲۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو ایک پتھر کی چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ مکہ کی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اسی حال پر نماز پڑھ رہا ہے آپ کھڑے ہوئے اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تَطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا قَالَتْ وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا الفضل بن ذكوان عن سفيان عن الجريري عن أبي عثمان عن حنظلة الكاتب التيمي الأسيدي قال كنا عند رسول الله ﷺ فذكرنا الجنة والنار حتى كنا رأينا العين فقمنا إلى اهلي وولدي افضحك ولعبت قال فذكرت الذي كنا فيه فخرجت فلقيت أبا بكر فقلت نأفقت نأفقت فقال أبو بكر إنا لنفعله فذهب حنظلة فذكره للنبي ﷺ فقال يا حنظلة لو كنتم كما تكونون عندي لضاف حنظلكم الملائكة على فرشكم (أو على طرفكم) يا حنظلة ساعة وساعة.

۴۲۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ ثنا الوليد بن مسلم: ثنا ابن لهيعة ثنا عبد الرحمن الأعرج سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ اكلفوا من العمل ما تطيقون فإن خير العمل أدومه وإن قل.

۴۲۴۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: ثنا يعقوب بن عبد الله الأشعري عن عيسى ابن جارية عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال مر رسول الله ﷺ على رجل يصلي على رجليه صلى الله عليه وسلم على رجليه يصلي على صحرة: فأتى ناحية مكة سمكت مليا: ثم انصرف فوجد الرجل يصلي على حاله

دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا: اے لوگو! تم لازم کر لو اپنے اوپر میانہ روی کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا جاتا ثواب دینے سے تم ہی اکتا جاتے ہو عمل کرنے سے۔

باب : گناہوں کا بیان

۴۲۳۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہم نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے۔ آپ نے فرمایا: جس نے اسلام کے زمانہ میں نیک کام کئے اس کو جاہلیت کے عملوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے برا کیا اس سے اول اور آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۴۲۳۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ کرے گا۔

۴۲۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ بڑھتا بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ یعنی گناہ سے ڈرتے رہتا اور اس کی عادت ہو جاتا۔

۴۲۳۵: حضرت ثوبان سے روایت ہے نبی نے فرمایا:

۲۹: بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكَيْعٌ وَ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّوَخَّذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَخَّذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ أَحِذْ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِنَانِكَ: قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الرُّبَيْرِ: يَقُولُ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ: إِيَّاكَ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَلَبًا.

۴۲۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ زَادَ زَادَتْ فَذَلِكَ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّقْمِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ

میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑتا جاتا ہے۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمائیے تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا: تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

۴۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے اور حسن خلق کی وجہ سے اور پوچھا گیا اکثر کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور شرمگاہ سے حرام کریں گے۔

پاب: توبہ کا بیان

۴۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل تم میں سے کسی کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گم شدہ چیز پانے سے۔

۴۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اس قدر اس کی رحمت وسیع ہے۔

عَلَقَمَةَ بْنِ خَدِيدٍ الْمُعَاوِيَّ عَنْ أَرْطَاةِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَلْهَانِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عِلْمَنَ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَلِ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضًا فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثُوبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَفُّهُمْ لَنَا جِلْهَمٌ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا.

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَ سَأَلَ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّارَ قَالَ الْأَجْرُ فَإِنَّ الْقَمَّ وَالْفَرْجَ.

۳۰: بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شِبَابَةُ تَنَا وَرَقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَتِهِ إِذَا فَعَدَّهَا.

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بِنِ كَاسِبِ الْمَدِينِيِّ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَحْطَاتُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطِيئَتُكُمْ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتَمَ لَنَابَ عَلَيْكُمْ.

۴۲۴۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا ایک اونٹ بے آب و دانہ جنگل میں کھو جائے وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لے اور لیٹ جائے یہ سمجھ کر اب مرنے میں کوئی شک نہیں پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔

۴۲۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا۔

۴۲۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے آدمی گناہ گار ہیں اور بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

۴۲۵۲: ابن معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ کے پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت ہی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۴۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آئے اس کے بعد قبول نہیں کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس شخص میں پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۴۲۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَوْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَصَلَ رَأْسَهُ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالْتَمَسَهَا: حَتَّى إِذَا أَعَى تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ فَجَبَةَ الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدَهَا فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَأْسِهِ.

۴۲۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۴۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَايَيْنِ التَّوَابُونَ.

۴۲۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ اللَّهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ!

۴۲۵۳: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ أَنبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْرَغْ.

۴۲۵۴: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نبی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا آپ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ.....﴾ یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں سے اس پر عمل کرے۔

۴۲۵۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب اسکی موت آن پہنچی تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھ کو جلانا پینا پھرتیز ہو میں میری خاک سمندر میں ڈال دینا اس لئے کہ اللہ مجھ کو پکڑ لے گا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہیں کیا خیر اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے لیا ہے وہ حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑا تھا۔ مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: اے میرے داتا! تیرے ڈر سے آخر مالک نے اس کو بخش دیا۔

۴۲۵۶: زہری نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ مر گئی۔

۴۲۵۴: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ سَمِعْتُ أَبِي ثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قَبْلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ: عَنْ كَفَّارَتِهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ﴾: فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى هَذِهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي.

۴۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْضَى بَيْنَهُ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِن قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ فَافْعَلُوا بِهِ ذَلِكَ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدَى مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتُ؟ قَالَ خَشِيتُكَ (أَوْ مَخَافَتِكَ) يَا رَبِّ فَعَفَّرَ لَهُ: لِيَذَلِكَ.

۴۲۵۶: حَدَّثَنَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطْنَهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ!

قَالَ الزُّهْرِيُّ، لِنَلَّا يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ وَلَا يَبْئَسُ رَجُلٌ!

زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ ضرور ہم جنت میں جائیں گے اور نہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے۔

۳۲۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيْبِ الثَّقَفِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ
مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ
عَلِمَ مِنْكُمْ آتَى ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرُنِي
بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَكُلُّكُمْ صَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي
الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي
الرِّزْقَ كُمْ وَ لَوْ أَنَّ حَيْكُمَ وَ مَيْتِكُمْ وَ أَوْلَكُمْ وَ آخِرَ وَ
رَطْبِكُمْ وَ يَابِسِكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ اتَّقَى عَبْدِ
مِنْ عِبَادِي لَمْ يَزِدْنِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَ لَوْ اجْتَمَعُوا
فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشَقَى عَبْدِ مِنْ عِبَادِي لَمْ يَنْقُصْ مِنْ
مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَ لَوْ أَنَّ حَيْكُمَ وَ مَيْتِكُمْ وَ أَوْلَكُمْ وَ
آخِرِكُمْ وَ رَطْبِكُمْ وَ يَابِسِكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ
مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أَمْنِيَّتُهُ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ
أَخَذَكُمْ مَرًّا بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَعَمِيسَ فِيهَا إِبْرَةَ ثُمَّ نَزَعَهَا
ذَلِكَ بَأْسِي جَوَادَ مَا جَدَّ عَطَانِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا
فَأَنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

۳۲۵۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ
فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جس کو
میں بچا رکھوں تو مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا
اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشنے کی
طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ
سے تو میں اس کو بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب
گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ کی
ہدایت مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اور تم سب محتاج ہو مگر
جس کو میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تم کو روزی
دوں گا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں۔ اگلے
اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک اور
سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو میرے سب
بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے تو میری
سلطنت میں ایک ذرہ برابر زیادہ نہ ہوگا اور اگر یہ سب
مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو انتہا کا بد بخت
ہے میرے بندوں میں تو میری سلطنت میں ایک پر پھھر
کے بازو کے برابر کمی نہیں آسکتی ان خرد مانگوں کی

مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فوراً اور اگر تم میں سے جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں
اگلے پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر جہاں تک ان کی آرزو پہنچے جہاں تک خیال ان کا بلند پروازی کرے مجھ سے
مانگیں تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور
اس میں سے ایک سوئی ڈبو دے پھر اس کو نکال دے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں تنگی ہوں اور میرا دینا صرف کہہ دینا ہے
جہاں میں نے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہوں ہو جاوہ جاتی ہے۔

۳۱: بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

پایپ: موت کا بیان اور اس کے واسطے

وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ

تیار رہنا

۴۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ يَعْنِي الْمَوْتِ.

۴۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑنے والے موت کا اکثر ذکر کیا کرو۔

۴۲۵۹: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتَعْدَادًا أَوْلَيْكَ الْأَكْيَاسُ.

۴۲۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آپ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا مومن افضل ہے تمام مومنوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کہ نسا دانا ہے ان میں سے؟ آپ نے فرمایا: جو مو۔ لو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے۔

۴۲۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَمَاصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَيْسُ مَنْ وَإِنْ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هُوَ أَهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ.

۴۲۶۰: شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کر لے اور موت کے بعد کے لئے عمل کر لے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے پھر اللہ پر آرزوئیں لگائے۔

۴۲۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا سَيَّارٌ ثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ شَابٌ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ "كَيْفَ تَجِدُكَ؟"

۴۲۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا حال ہے؟

قَالَ أَرْجُوا اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُوا وَ

وہ بولا یا رسول اللہ! میں اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا دو باتیں ایک وقت میں جس بندے

آمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.

کے دل میں جمع ہوں تو اللہ اس کو وہ دیکھا جو اس کو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے اس کو محفوظ رکھے گا۔

۳۲۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردے کے پاس فرشتے آتے ہیں یعنی مرنے کے قریب اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں نکل اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک سے جو تیرے اوپر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جان بدن سے نکل جاتی ہے پھر فرشتے اس کو آسمان کی طرف

چڑھالے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرجا ہے پاک نفس جو پاک بدن میں تھا اندر داخل ہو جا تعریف کیا گیا اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجھ پر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں اللہ عزوجل ہے اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن میں تھا نکل برائی کے ساتھ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اس جیسی اور چیزوں سے پھر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل جاتا ہے پھر اس کو

چڑھاتے ہیں آسمان کی طرف وہاں کا دروازہ نہیں کھلتا وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرجا نہیں ہے اس ناپاک نفس کے لئے جو ناپاک بدن میں تھا لوٹ جا برائی کے ساتھ تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے آخر اس کو چھوڑ دیتے ہیں آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آ جاتی ہے۔

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَائِبِ الْحَمْدِ رِيًّا وَعُمَرُ بْنُ

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَأَنَّ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أُخْرِجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا؟

فَيَقُولُونَ فَلَانَ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَأَنَّ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُسْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ سُوءًا قَالَ اخْرُجِي أَيُّهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَأَنَّ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اخْرُجِي ذَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَاقٍ وَآخِرٍ مِنْ شَكْلِهِ أَرْوَاحٌ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا يُقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَانَ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَأَنَّ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تَفْتَحُ لَكَ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ يُسْرَرُ ثُمَّ تُصَيَّرُ إِلَى الْقَبْرِ.

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہوتی ہے تو وہاں جانے کی حاجت پڑتی ہے جب اپنے انتہا کے مقام تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرتا ہے اور قیامت کے دن وہاں کی زمین کہے گی: اے مالک یہ تیری امانت ہے۔

۳۲۶۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا برا جانے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا برا جانے گا پھر آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سے ملنے کو برا جانتا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ موت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوشخبری دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی تودہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۳۲۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر اترے اگر ایسا ہی موت کی خواہش ضرور پڑے تو یوں کہے یا اللہ تعالیٰ مجھ کو زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو اور مجھ کو اٹھالے جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

پاب: قبر کا بیان اور مردے کے گل

جانے کا بیان

۳۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

شَيْبَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ أَوْ بَيْتَةٍ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ فَيَاذًا بَلَّغْ أَقْصَى أَثَرِهِ قَبْضَةَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَبِّ اهَذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي.

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هَشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ: وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَيَقِيلُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرَاهِيَةَ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ فَكَلْنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَا إِنَّمَا زَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَاحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ: وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۳۲۶۵: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيَا الْمَوْتَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّئِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي.

۳۲: بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ

وَالْبَلَى

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو معاوية عن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان میں سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی سے ترکیب دی جائے گی پیدائش قیامت کے دن۔

۴۲۶۷: ہانی سے روایت ہے جو مولیٰ تھا عثمان بن عفان کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی لوگ ان سے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا: قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوں گی اور حضرت عثمان نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا: میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے یعنی جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے۔

۴۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آپ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس دلیلیں اور کھلی

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَىٰ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الدُّنْبِ وَمِنْهُ يَرَاكِبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ مَعِينٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِيٍّ مَوْلَىٰ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَىٰ قَبْرِ نَبِيٍّ حَتَّىٰ يَبْلُ لِحَيْتِهِ فَيَقِيلُ لَهُ تَذَكُّرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تَبْكِي وَ تَبْكِي مِنْ هَذَا؟

قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلَ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ.

۴۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ.

فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرَعٍ وَلَا مَشْعُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟

فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيَفْرَجَ لَهُ
فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ
انْظُرْ إِلَى مَا وَقَالَ اللَّهُ ثُمَّ يَفْرَجُ لَهُ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى
زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ عَلَى
الْيَقِينِ كُنْتُ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّؤْفَى فِي قَبْرِهِ فَرِعًا مَشْعُوفًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَ
كُنْتَ؟
فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟
فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيَفْرَجُ لَهُ قَبْلَ
الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا : فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا
صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ
إِلَيْهَا يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى
الشَّكِّ كُنْتُ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى

جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اس کی تازگی اور بہار جو اس میں دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے محروم کیا پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے وہ آگ کو دیکھتا ہے تلے اوپر ہو رہی ہے ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا تھکانا ہے تو شک میں تھا اور اسی پر مر اور اسی پر اٹھے گا اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ﴿يُبَيِّثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾
(قَالَ) نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مِنْ رَبِّكَ؟
فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ:
﴿يُبَيِّثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْأَجْرَةِ﴾

۴۲۶۹: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب میں اتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمدؐ ہیں یہی مراد ہے اس آیت ﴿يُبَيِّثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْأَجْرَةِ﴾ کے۔

۴۲۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سہی اور اگر دوزخ والوں میں سے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن۔

۴۲۷۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چگتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی۔

۴۲۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھ کو نماز پڑھنے دو، چھوڑ دو۔

پالپ: حشر کا بیان

۴۲۷۳: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور والے دونوں فرشتے ان کے ہاتھوں میں دو زنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب ان کو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا۔

۴۲۷۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو تمام آدمیوں پر فضیلت بخشی ایک مرد انصاری نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم میں اللہ کے

۴۲۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَمَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَيَّ مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تَبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۲۷۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنبَأَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَغْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُ.

۴۲۷۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ الْأُبَلِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مَثَلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي.

۳۳: بَابُ ذِكْرِ الْبَعَثِ

۴۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَاحِبِي الصُّورِ يَأْتِيهِمَا (أَوْ فِي أَيَدِيهِمَا) قُرْآنٌ يَلَاحِضَانِ النَّظْرَ مَنَى يَوْمَئِذٍ.

۴۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ الْبَشَرِ! فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ

رسول موجود ہیں پھر اس کا ذکر نبی سے ہوا آپ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اور صور پھونکا جائیگا تو سارے آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو یکا یک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے آنحضرت نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں دیکھوں گا جناب موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں میں اب نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کو اللہ نے مستحق کیا اور جو کوئی یوں کہے میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

قَالَ : تَقُولُ هَذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ [الزمر: ۶۸] فَكُونَ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا أَنَا مُوسَى اخِذْ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَسْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَى فَقَدْ كَذَبَ.

۴۲۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر تھے فرماتے تھے: پروردگار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور آپ نے مٹھی بند کر لی پھر کھولی پھر بند کی پھر کہے گا میں جبار ہوں میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر جو اپنے آپ کو جبار سمجھتے تھے اور یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے اور دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا شاید آپ کو وہ لے کر گر پڑے گا۔

۴۲۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا خُدَّاءَ الْجَبَّارِ سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ وَقَبْضِ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقْبُضُهَا وَيَسْطُهَا ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْجَبَّارُ أَنَا الْمَلِكُ أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ.

أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ قَالَ وَيَتَمَائِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۲۷۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ننگے پاؤں ننگے بدن۔ میں نے کہا عورتیں بھی اسی طرح؟ آپ نے فرمایا: اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ پھر شرم نہ آئے گی؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ وہاں ایسی فکر

۴۲۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حُفَاةٌ عُرَاةٌ : قُلْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ : وَالنِّسَاءُ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نُسْتَحْيِي قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَهْمُ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ

بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

ہوگی کہ کوئی دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

۴۲۷۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کئے جائیں گے دو پیشوں میں تکرار اور عذرات ہوں گے آخر تیسری پیشی میں تو کتابیں اُڑ کر ہاتھوں میں آ جائیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ رِفَاعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تُطَيَّرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَأَحَدٌ بِيَمِينِهِ وَآخَرَ بِشِمَالِهِ.

۴۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ کھڑے ہوں گے سارے جہان کے مالک کے رو برو آپ نے فرمایا: نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں غرق کھڑے ہوں گے۔

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۶۰] قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

۴۲۷۹: ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے نبی سے پوچھا یہ آیت جو ہے جس دن زمین اور آسمان بدلے جائیں گے تو لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا: پل صراط پر ہونگے اور زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ ٹیلے پہاڑ گڑھے صاف ہو کر سب برابر ہو جائیگا اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آ جائیگا، گرمی کی شدت ہوگی، اللہ رحم کرے۔

۴۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ [ابراهيم: ۴۸] فَأَيْنَ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ.

۴۲۸۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پل صراط جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا اس پر کانٹے ہوں گے سعدان کے کانٹوں کی طرح پھر لوگ اس پر سے گزرنا شروع کریں گے تو آفت سے سلامت رہ کر گزر جائیں گے ان میں بعض بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض ہوا کی طرح، بعض پیدل کی طرح اور بعض ان کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گریں گے پھر نجات پا جائیں گے بعض اسی پر اٹکے رہیں گے

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمَغِيرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعَتَوَارِيِّ أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ وَكَانَ فِي حَجْرٍ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَعْنِي أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَعْنِي أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُؤْضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ عَلَى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوجٌ بِهِ ثُمَّ نَلَجُ وَ

مُحْتَسِبٌ بِهِ وَ مَنكُوسٌ فِيهَا.

بعضے اوندھے منہ جہنم میں گریں گے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أُمِّ مَيْسَرٍ عَنْ
حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُوا
أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ
بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ
قَالَ اللَّهُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا
مُقْضِيًّا﴾ [مریم: ۷۱] قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي
الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ نَذَرِ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًّا﴾ [مریم: ۷۲]

۳۲۸۱: ام المؤمنین جناب حفصہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر
کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح میں حاضر تھے ان میں سے
کوئی جہنم میں نہ جائے گا اگر اللہ چاہے۔ میں نے عرض
کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں
جو جہنم پر وارد نہ ہو آپ نے فرمایا: اس کے بعد تو نے
نہیں پڑھا پھر ہم نجات دیں گے پر ہیزگاروں کو اور
تمام ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔

۳۳: بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حال

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ
عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوَضُوءِ سَيِّمَاءَ أُمَّتِي لَيْسَ
لِأَحَدٍ غَيْرُهَا.

۳۲۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن
میرے پاس آؤ گے سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں
والے وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور
کسی امت میں یہ نشان نہ ہوگا۔

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَ بِنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبَةِ فَقَالَ أَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُفْعَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ.

۳۲۸۳: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم
نبی کے ساتھ ایک ڈیرے میں تھے آپ نے فرمایا: تم اس
سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ
ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس
سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی تم لوگ ہو؟ ہم نے
کہا جی ہاں آپ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں کے نصف تم لوگ ہو
گے اور نصف میں باقی اور سب امتیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ
جنت میں وہی روحیں جائیں گی جو مسلمان ہیں اور تمہارا

قُلْنَا بَلَى قَالَ أَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ: وَ
مَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ
السُّورِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ

الاحمیر .

شمارشکوں میں سے ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال بیل کی کھال میں ہو۔

۴۲۸۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ دو ہی آدمی ہوں گے اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا تھا؟ وہ کہے گا ہاں پھر اس کی قوم بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے ہرگز نہیں۔ آخر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہے گا جناب محمد اور آپ کی امت میرے گواہ ہیں۔ جناب محمد کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بے شک پہنچایا تھا ان سے پوچھا جائے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبی نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۴۲۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجِيءُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَيُجِيءُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَقَلُّ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ قَوْمَكَ .

فَيَقُولُ : نَعَمْ فَيَدْعَى قَوْمَهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُولُ نَعَمْ مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ فَتُدْعَى أُمَّةُ مُحَمَّدٍ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ بِذَلِكَ . فَيَقُولُونَ أَخْبَرْنَا نَبِيَّنَا بِذَلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا فَصَدَّقْنَا قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿ وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرُّسُولَ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ﴾ . [البقرة: ۱۴۳]

۴۲۸۵: حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے کہ ہم نبی کے ساتھ لوٹے آپ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ایمان لائے پھر اس پر مضبوط رہے وہ ضرور جنت میں جائیگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہ ہونگے یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں وہ جنت میں اپنے اپنے ٹھکانے نہ بنائیں اور بیشک میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ۷۰ ہزار آدمیوں

۴۲۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَائَةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سَلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ وَ أَرْجُوا إِلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّأَ وَ أَنْتُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بَغِيرِ

حِسَابِ

کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریگا۔

۴۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَنْهَاسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ
الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ
أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ
أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حِثَابٍ مِنْ حِثَابِ رَبِّي
عَزَّ وَجَلَّ.

۴۲۸۶: حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے
مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے
۷۰ ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا جن کا نہ
حساب ہوگا نہ ان پر عذاب ہوگا اور ہزار کے ساٹھ ستر
ہزار ہوں گے اور ان کے سوا تین مٹھیاں ہوں گی
میرے مالک کی مٹھیوں میں سے۔

۴۲۸۷: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ
وَ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدِ الرَّقِيِّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ
عَنِ ابْنِ شَوْزَبٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكْمَلُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ آخِرُهَا وَ خَيْرُهَا.

۴۲۸۷: بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے
دادا سے روایت کی میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے
تھے قیامت میں ستر امتیں پوری ہوگی اور سب میں ہم
اخیر امت ہوگی اور سب میں بہتر ہونگے اللہ تعالیٰ کی
عنایت سے جو اس کو ہمارے پیغمبر جناب محمد پر ہے۔

۴۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنْكُمْ وَ قِيْتُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا
وَ أَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ.

۴۲۸۸: اسی اسناد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تم نے ستر امتوں کو پورا کیا۔ یعنی
ستر ہویں امت تم ہو اور تم ان سب میں بہتر ہو اور اللہ
تعالیٰ کے نزدیک عزت رکھتے ہو۔

۴۲۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا حُسَيْنُ
بْنُ حَفْصِ الْأَضْيَهَانِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
عِشْرُونَ وَ مِائَةٌ صَفِّ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ أَرْبَعُونَ مِنْ
سَائِرِ الْأُمَّمِ.

۴۲۸۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو
بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں اس امت کے
لوگوں کی ہوں گی اور چالیس صفیں اور امتوں میں
سے۔

۴۲۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبَاسِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
آخِرُ الْأُمَّمِ وَ أَوْلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ آئِنَ الْأُمَّةِ الْأُمِّيَّةِ وَ

۴۲۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
(اگرچہ) ہم آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا
حساب ہوگا۔ نداء آئے گی: اُمّی امت کہاں ہے اور اس

نَبِيَّهَا؟

کے نبی (ﷺ) کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے آخر میں
(دنیا میں) اور سب میں اول ہوں گے (جنت میں)

فَتَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ.

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب دوسری امتوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔ اس وقت امت محمدیہ جنت میں جا چکی ہوگی۔ یعنی اگرچہ دنیا میں آمد کے لحاظ سے تو ہماری امت سب سے آخری ہے لیکن حساب و کتاب اور جنت میں داخلے کے لحاظ سے سب سے مقدم ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

۳۲۹۱: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت جب تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی امت کو سجدے کا حکم دے گا اور وہ امت بڑی دیر تک سجدے میں رہے گی پھر (رہے ذوالجلال والا کرام) سر اٹھانے کا حکم دے گا اور ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہارے شمار کے مطابق تمہارے فدیئے جہنم سے (رہا) کر دیئے۔

۳۲۹۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذِنَ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ: فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءً لَكُمْ مِنَ النَّارِ.

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے اور ان پر عذاب انکے اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔ ایک دوسرے کی گردن مارے گی روز قیامت ہر ایک مسلمان کے حوالے اک مشرک کیا جائیگا اور فرمایا جائیگا کہ یہ جہنم سے تیرے لئے فدیہ ہے۔

۳۲۹۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بَأْيَدِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُقَالُ هَذِهِ فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ.

باب: روز قیامت رحمت الہی کی اُمید

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سرحمتیں ہیں ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی تمام مخلوق میں جمع کر دی ہے اسی کی وجہ سے تمام ایک دوسرے سے پیار رحمت کرتے ہیں اور ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے اور باقی تمام رحمتیں اللہ نے اپنے پاس قیامت کے دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

۳۵: بَابُ مَا يُرْجَى مِنَ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ فِيهَا يَسْرَاجِمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَغْتَفُ الْوَحْشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَآخَرَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يُرْحَمُ بِهَا عِبَادَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۲۹۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسی دن سورج تپتی پیدا کیں اور زمین میں ان سورجوں میں سے ایک رحمت بھیجی اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چرند جانور ایک دوسرے پر اور پرند اور نانوے رحمتوں کو اس نے اٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

۴۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے جب تمام مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھ لیا کہ میرے غضب (غصہ) پر میری رحمت غالب ہے۔

۴۲۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ آپ میرے قریب سے گزرے۔ ارشاد فرمایا: معاذ (اللہ پر تو کوئی چیز واجب نہیں) لیکن پھر بھی تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی خوب عبادت کریں (پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نفلی عبادت) اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں۔

۴۲۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا:

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فِيهَا تَغْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَيَّ وَلِدَهَا وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَيَّ بَعْضٌ وَالطَّيْرُ وَأَخْرَجْتُ تِسْعَةَ وَ تِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ .

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا تَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَيَّ نَفْسِي إِنْ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي .

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي السُّوَارِبِ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ تَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا عَلَيَّ حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَغْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ : إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يَعْدِبَهُمْ .

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنٍ تَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ : فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مِنْ الْقَوْمِ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ

ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت آگ سے اپنا تنور روشن کر رہی تھی جب تنور سے دھواں نکلا تو اس نے اپنے بیٹے کو پیچھے (دھکیل) دیا اور پھر نبی کریم کے پاس آ کر پوچھنے لگی، آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے کہا ہاں، اُس نے کہا میرے والدین آپ پر قربان مجھے یہ بتائیے کہ اللہ کا رحم سب رحم کرنے والوں سے زیادہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ وہ بولی کیا اللہ کا رحم اپنے بندوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ ہے جو وہ اپنے بچہ پر کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک، پھر اس نے کہا بچہ جتنا مرضی شرارتی اور نافرمان

الْمُسْلِمُونَ وَأَمْرَاءٌ تَحْصِبُ تَنُورَهَا وَمَعَهَا ابْنُ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجَ التَّنُورُ تَنَحَّتْ بِهِ فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟
فَقَالَ نَعَمْ قَالَتْ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ بَلَى قَالَتْ أَوْ لَيْسَ اللَّهُ بِأَرْحَمَ بَعِيدَهُ مِنَ الْأُمِّ بَوْلِدَهَا؟ قَالَ بَلَى . قَالَتْ فَإِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَكَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبِكْرِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا : فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَابِي أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

ہو ماں اسے آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپ سر جھکا کر روتے رہے پھر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی عذاب نہ دے مگر کہ جو سرکش ہوں اور اللہ کو ایک ماننے سے منکر ہوں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ انہیں بخش دے۔

۴۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے شقی کے جہنم میں کوئی نہیں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا اے رسول اللہ! شقی کون؟ فرمایا: ایسا بندہ جس نے کبھی اللہ کی بندگی نہ کی ہو اور کبھی کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو اور گناہ کبھی کوئی چھوڑا نہ ہو۔

۴۲۹۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا الشَّقِيُّ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ؟ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلَّهِ بِطَاعَةٍ وَ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً.

۴۲۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۃ پڑھی: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس اہل ہوں کہ اس بات سے بچوں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرو اور پھر جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اس کو نجات دے دوں۔ (جہنم سے)۔ ترجمہ بعینہ گزر چکا۔

۴۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَائِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ (أَوْ تَلَا) هَذِهِ آيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ . فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَقَى فَلَا يُجْعَلُ مَعِيَ إِلَهٌ آخَرُ فَمَنْ اتَّقَى أَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ إِلَهًا آخَرَ فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَعْفِرَ لَهُ . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ

ثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي خَارِمْ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ آيَةٍ: ﴿هُوَ أَهْلُ
التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المدثر: ۵۶]: قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ: قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ اتَّقَى فَلَا يُشْرِكُ بِي
غَيْرِي وَأَنَا أَهْلُ لِمَنْ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي أَنْ أَعْفِرَ لَهُ.

۴۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا
الْبَيْتُ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْجُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى
رُؤْسِ الْخَلَائِقِ فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سَجَلًا كُلُّ
سَجَلٍ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا
شَيْئًا.
فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَظَلَمْتُكَ كَتَبْتَنِي
الْحَافِظُونَ؟ ثُمَّ يَقُولُ الْكَ عَنْ ذَلِكَ حَسَنَةً؟
فِيهَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا
حَسَنَاتٍ وَإِنَّهُ لَا تَظْلِمُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ
فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ:
قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ
فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَظْلِمُ فَتُوضَعُ السَّجَلَاتُ فِي كَفَّةٍ
وَالْبَطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ. فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ وَثَقَلَتِ الْبَطَاقَةُ.
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْبَطَاقَةُ الرَّفْعَةُ وَأَهْلُ
مِصْرَ يَقُولُونَ لِلرَّفْعَةِ بَطَاقَةٌ.

۴۳۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میری امت میں سے ایک شخص کو پکارا جائے گا اور اس کے ساتھ نناوے دفتر (اعمال ناموں کے) رکھ دیئے جائیں گے اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نگاہ جاسکے۔ اللہ پوچھے گا تو ان میں سے کسی (عمل) کا انکاری ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے آقا پھر اللہ فرمائے گا میرے کاتبوں (فرشتوں) نے تجھ پر کوئی ظلم کیا؟ پھر اللہ فرمائے گا اچھا تجھے کوئی اعتراض ہے یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ سہم کر کہے گا نہیں میرے آقا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

اللہ ذوالجلال والاکرام فرمائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی تیری بہت سی نیکیاں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر ایک کاغذ نکالا جائے گا اس میں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد اعبدہ ورسولہ لکھا ہوگا وہ بندہ عرض کرے گا میرے اتنے سارے اعمال ناموں کے آگے یہ ایک

کاغذ میرے کیا کام آئے گا؟ پروردگار فرمائے گا آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک پلڑے میں سب دفاتر (اس کے اعمال نامے) اور ایک پلڑے میں اس کا وہ کاغذ وہ سب دفاتر اٹھ جائیں گے وہ ایک کاغذ والا پلڑا جھک جائے گا۔ محمد بن یحییٰ نے کہا کہ حدیث میں لفظ الطاقۃ آیا ہے اصل میں مصروالے بطاقۃ کو رقعہ (خط) کہتے ہیں۔

۳۶: بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ
۴۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

۳۶: باب ذکر الحوض

۴۳۰۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

۴۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

ثَنَا زَكْرِيَّا ثَنَا عَطِيَّةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ أبيضٌ مِثْلَ اللَّبَنِ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَكْفُرُ الْأَنْبِيَاءَ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک حوض (حوض کوثر) ہے۔ اس کا فاصلہ بیت المقدس سے لے کر کعبہ تک ہے۔ پانی اس کا سفید ہے دودھ کی طرح کے اس کے برتن میں اور ان کی تعداد ایسے ہے جیسے آسمانوں پر ستارے ہوں اور اس پر میری امت کے لوگ جو میرے تابعدار ہیں۔ دوسرے پیغمبروں کی قوم سے زیادہ ہوں گے۔

۴۳۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حُدَيْفَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةٍ إِلَى عَدْنٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَيَّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرَّجَالُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غَرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ.

۴۳۰۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا حوض ایسا بڑا ہے جیسے ایلہ سے (وہ ایک مقام ہے بیبوع اور مصر کے درمیان ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) اور قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اس کا پانی دودھ سے سفید ہے اور شہد سے میٹھا ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اور لوگوں کو اس پر سے ہانک دوں گا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم لوگوں کو (یعنی اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ سفید ہوں گے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی ام کے لئے نہ ہوگا۔

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنُ خَالِدِ الدَّمَشْقِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدَّمَشْقِيُّ نُبْتُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِيُّ فَاتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَا لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي رَكْبِكَ قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: قَالَ وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ وَ لَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ: مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنِ

۴۳۰۳: حضرت ابو سلام حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز مجھے اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا۔ میں نے ہر چوکی پر تازہ دم گھوڑا (لے کر جلد جانے کی نیت سے) ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے کہا میں نے تجھے اور تیری سواری کو تکلیف دی مگر ایک حدیث سننے کے لئے۔ میں نے کہا بے شک امیر المؤمنین انہوں (خلیفہ) نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو حوض کوثر کے متعلق بیان کرتا ہے ثوبان سے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو تیرے منہ سے سنوں۔ میں نے کہا مجھ

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بْنُ خَالِدِ الدَّمَشْقِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدَّمَشْقِيُّ نُبْتُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِيُّ فَاتَيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَا لَقَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي رَكْبِكَ قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: قَالَ وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ وَ لَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ: مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدْنِ

إِلَى آيَلَةٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّيْلِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ أَكَاوِيئُهُ
كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهَا
أَبَدًا وَ أَوَّلُ مَنْ بُرِّدَهُ عَلَيَّ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الدُّنْسِ بَيَابًا
وَالشُّعْثِ رُوؤُسًا: اللَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنْعَمَاتِ وَلَا
يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُذُ قَالَ فَبَكَى عَمْرُ حَتَّى انْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ
قَالَ لِكَيْنِي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنْعَمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السُّدُذُ لَا
حَرَمَ آتَى لَا أُغْسِلُ نُؤْبِي الذِّي عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ:
وَلَا أَذْهَنُ رُؤْسِي حَتَّى يَنْشُعْتَ.

سے ثوبان نے بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مولیٰ تھے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرا حوض
اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ تک اس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید اور شیریں شہد سے زیادہ ہے۔ اور اس کے
برتن اتنے بے شمار ہیں جیسے آسمانوں پر ستارے جو
انسان اس میں سے ایک گھونٹ بھی پی لے گا اسے پھر
کبھی پیاس نہ لگے گی اور سب سے پہلے مہاجرین اور
میلے کھیلے کپڑوں والے جو سروں سے پریشان لگتے ہیں

جو کبھی عمدہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ابو سلام بیان کرتے ہیں
حدیث سن کر عبدالعزیز بہت روئے کہ ان کی داڑھی تر ہوگی۔ پھر کہنے لگے میں نے تو خوب سے خوبصورت عورت سے
نکاح بھی کیا اور میرے دروازے بھی کھلے ہیں۔ میں اب اس طرح کروں گا کہ کبھی کپڑے نہ تبدیل کروں نہ سر میں
کنگھی کروں یہاں تک کہ پریشان لگوں۔

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبِي ثَنَا هِشَامٌ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ فَاحِشَتِي
حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةَ أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةَ وَ
عَمَانَ.

۴۳۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کے دونوں
کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں
ہے یا جیسے مدینہ اور عمان میں ہے۔

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
ثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَرَى فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ.

۴۳۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے لئے بے شمار
کوزے (برتن) ہیں جن کا شمار آسمان کے تاروں میں
ہے۔

۴۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ آتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَيَّ
الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لِأَحْقُونَ ثُمَّ قَالَ لَوْ دِدْنَا أَنَا قَدْ رَأَيْنَا
إِخْوَانِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَسْنَا إِخْوَانِكَ؟ قَالَ أَنْتُمْ

۴۳۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان آئے اور سلام کیا
قبرستان والوں کو تو ارشاد فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ
مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ..... پھر ارشاد فرمایا کہ میری
خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں تو
صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے اصحاب ہو میری وفات کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے میرے بھائی ہوں گے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوض کوثر پر۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جن لوگوں کو آپ نے دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں اور وہ خالص مشکلی سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اسے نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: بے شک پہچان لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پلاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح وہاں سے ہانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی میں کہوں گا دور ہو جاؤ۔

قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غَرُّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي خَيْلٍ ذُهِمَ بِهِمْ أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا.

قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَمْرِ الْوُضُوعِ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ لِيَذَادَنَّ رَجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يَزَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَإِنَّا دِينُهُمْ أَلَا هَلُمُّوا فَيَقَالَ أَنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ وَ لَمْ يَزَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَأَقُولُ: أَلَا سَحَقًا: سَحَقًا.

لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پلاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح وہاں سے ہانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی میں کہوں گا دور ہو جاؤ۔

پاپ: شفاعت کا ذکر

۳۷: بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

۴۳۰۷: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے لئے) تو ہر نبی نے اپنے دعا جلدی کر کے دنیا میں ہی پوری کر لی لیکن میں نے آخرت کے لئے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے اپنی امت کی بخشش کیلئے تو میری دعا ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہوگا۔

۴۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

۴۳۰۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت

۴۳۰۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ

بْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؟

آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی غرور نہیں ہے (یہ تو اللہ کا فضل اور نعمت ہے) اور روزِ قیامت زمین سب سے پہلے میرے لئے پھٹے گی (میں قبر سے باہر نکلوں گا) میں غرور سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے منظور ہوگی اس پر مجھے کچھ غرور نہیں ہے اور میں یہ بھی کوئی غرور سے نہیں کہتا کہ روزِ قیامت میں حمد (اللہ کی تعریف) کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوْ مُشْفَعٍ وَلَا فَخْرَ وَلِوَاءِ الْخِدِّ يَبْدَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

۴۳۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے لوگ جو جہنم میں رہیں گے وہ نہ اس میں مرے گئے نہ جہنم میں گئے (بے آرام رہیں گے) لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ آگ ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے ان کو جکڑے گی اور ان کو ختم کر ڈالے گی یہاں تک وہ کوندہ کی طرح ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی شاعت کا حکم ہوگا اور وہ گروہ درگروہ جنت کی نہر پر پھیل جائیں گے اور جنت کے لوگوں سے کہا جائے گا

۴۳۰۹: حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: قَالَا ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلَكِنَّ نَاسًا أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بَدَنُوا بِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً: حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحَمًا أَذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَجِئَ بِهِمْ ضَبَائِرٌ فَبَنُوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! أْفَيْضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْجَنَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ.

کہ ان پر جنت کا پانی ڈالو اور وہ اس طرح اگیں گے جیسے دانہ نالی کے بہاؤ میں اگتا ہے بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور پانی کی وجہ سے۔ ایک شخص یہ حدیث سن کر بولا کہ ایسے لگتا ہے کہ جیسے حضور پاک جنگل میں بھی رہے ہیں اور زراعت کا حال بھی پوری طرح جانتے ہیں کہ کس جگہ دانہ خوب اگتا ہے۔

۴۳۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكُتُبِ مِنْ أُمَّتِي.

۴۳۱۰: حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ روزِ قیامت میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میری امت میں سے بہت نیک پرہیزگار ہیں یعنی صلحاء اور اولیاء کرام کی شفاعت ترقی کے درجات کیلئے ہوگی۔

۴۳۱۱: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اختیار ملا ہے کہ یا شفاعت

۴۳۱۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ أَبِي

کروں یا میری آدمی امت کو جنت ملے اور آدمی دوزخ میں جائے تو میں نے شفاعت کو اپنایا کیونکہ وہ تو عام ہوگی کافی ہوگی اور تم سمجھتے ہو کہ میری شفاعت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہوگی نہیں وہ ان سب سے پہلے ہوگی جو گناہ گار خطا کار اور قصور وار ہوں گے۔

۳۳۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روز قیامت سب مؤمنین اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ان کے دلوں میں ڈالے گا اور وہ کہیں گے کہ کاش ہم کسی کی سفارش اپنے آقا کے پاس لے جائیں اور اس تکلیف سے رہائی پائیں (کیونکہ میدان حشر میں گرمی کی شدت پسینے کی کثرت اور پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر تمام امت حضرت آدم کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ سارے آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کی تعمیر کی اور اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اب آپ ہماری سفارش کریں اپنے مالک سے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نکال کر کسی آرام دہ جگہ پر لے جائیں وہ کہیں گے کہ میرا مرتبہ ایسا نہیں کہ اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کریں گے کہ البتہ تم لوگ ویسے وقت میں حضرت نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس بھیجا۔ پھر یہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے (ان سے بھی وہیں گے جو حضرت آدم سے کہا) وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس سوال کو جو انہوں نے دنیا میں اللہ سے کیا تھا جس کا

مُوسَى الْأَشْعَرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ ثَبَتٍ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فَاحْتَرَتْ الشَّفَاعَةُ لِأَنَّهَا أَعْمٌ وَكَفَى اتْرُوتَهَا لِلْمُتَّقِينَ لَا وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْنِبِينَ الْخَطَائِينَ الْمُتَلَوِّينَ.

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهْمُونَ شَكَّ سَعِيدٌ.

فَيَقُولُونَ لَوْ تَشَفَّعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَأَرَاخَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَاسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ يُرْحَمْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا: فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ وَيَشْكُرُ إِلَيْهِمْ ذُنُوبَ الَّذِينَ أَصَابَ فَيَسْتَحِي مِنْ ذَلِكَ) وَ لَكِنْ اتُّوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ نَعْتَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ: وَيَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَيَسْتَحِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ اتُّوا خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ: فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَيَسْتَحِي مِنْ ذَلِكَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ لَكِنْ اتُّوا مُوسَى عَبْدَ كَلِمَةِ اللَّهِ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَ يَذْكُرُ قِتْلَةَ النَّفْسِ) وَ لَكِنْ اتُّوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَ كَلِمَةَ اللَّهِ وَ رُوحَهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ لَكِنْ اتُّوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ قَالَ فَيَأْتُونَ فَانْطَلِقُ (قَالَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَأَمْسَى بَيْنَ السَّمَاءِ طِينٍ مِنَ الْمُهْرَةِ...) ثُمَّ عَادَ

إِلَىٰ حَدِيثِ أَنَسٍ فَلَا فَاسْتَاذِنَ عَلَيَّ رَبِّي فَيُؤَدُّ لِي فَإِذَا
رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي : ثُمَّ
يُقَالُ ارْزُقْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَىٰ وَ اشْفَعْ
تُشْفَعُ فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اشْفَعْ فَيَحْدِلِي حَدًّا
فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ النَّائِبَةَ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْزُقْ مُحَمَّدًا !
قُلْ تَسْمَعُ يُقَالُ لِي ارْزُقْ مُحَمَّدًا ! قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَىٰ
وَ اشْفَعْ تُشْفَعُ فَارْزُقْ رَاسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ
اشْفَعْ فَيَحْدِلِي حَدًّا فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ النَّائِبَةَ فَإِذَا
رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا : فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي
ثُمَّ يُقَالُ ارْزُقْ مُحَمَّدًا قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَىٰ وَ اشْفَعْ
تُسْفَعُ فَارْزُقْ رَاسِي فَأَحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اشْفَعْ
فَيَحْدِلِي حَدًّا فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا
رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مِنْ حَبْسَةِ الْقُرْآنِ .

قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَىٰ آثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَ حَدَّثَنَا
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ
خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي
قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .

انہیں علم نہ تھا اور شرم کریں گے اس وقت مالک کے پاس جانے میں اور سوال یاد کریں گے وہ یہ تھا کہ طوفان کے بعد نوح نے اللہ سے عرض کیا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے گھر والوں کو تو بچالے گا اب بتا میرا بیٹا کہاں ہے جو اپنی بے وقوفی سے شہستی پر سوار نہیں ہوا اور ڈوب گیا تھا۔ اس پر اللہ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا (اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مت پوچھ) اور کہیں گے کہ تم البتہ ابراہیم کے پاس جاؤ اور وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور ان کو توریث نازل کی پھر یہ سب لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں جو انہوں نے دنیا میں بغیر کسی وجہ سے خون (قبولی کا) کیا تھا اس کو یاد کریں گے (حالانکہ یہ عمدہ نہ تھا) انہوں نے صرف ڈرانے کے لئے ایک مکا لگایا تھا اور وہ مر گیا البتہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں پھر یہ سب حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں کیونکہ میری امت نے مجھے خدا بنا کر پوجا اس وجہ سے مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ تم حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے (آفرین ہے آپ کی ہمت اور محبت پر) دو صفوں کے درمیان سے (مومنوں کی) اپنے رب سے آنے کی اجازت مانگوں گا اور جب میں اپنے مالک کو دیکھوں گا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں ہی رہوں گا پھر اللہ حکم کرے گا اے محمدؐ اٹھا اور کہہ جو کہنا چاہتا ہے ہم اس کو سنیں گے اور جو تو چاہے گا ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم منظور کریں گے۔ میں اس کی تعریف کروں گا اسی طرح سے جس طرح وہ خود مجھے سکھا دے گا۔ اسکے بعد شفاعت کروں گا لیکن میری شفاعت کیلئے ایک حد مقرر کر دی جائیگی کہ جو لوگ اس قابل ہوں گے انہی کی سفارش قبول ہوگی۔ اسکے بعد میں دوبارہ اللہ عزوجل کے پاس آؤں گا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوا کہ شفاعت کا وعدہ جو اللہ نے دنیا میں ہی آپ سے کیا ہے وہ اس دن پورا ہوگا لیکن یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپ کو حاصل ہو چکا ہے بالکل جہالت ہے اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہے۔ یہاں تک کہ پروردگار انہیں جنت میں داخل کرے گا جن کی فرمائش کی جائے گی۔

۴۳۱۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا
عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِلَاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْفَعُ وَمِ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ
الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ .

۴۳۱۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کریں گے۔ (۱) انبیاء یعنی پیغمبر (۲) علماء کرام (۳) پھر شہداء۔

۴۳۱۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ
بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَحَطِيئِهِمْ وَصَاحِبَ
شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ .

۴۳۱۴: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فخر کیلئے نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءِ الْعَطَّارِ دِيٍّ عَنْ
عِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ
مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ .

۴۳۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ان کا نام (ہی) جہنمی ہوگا۔

۴۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا
وَهَيْبُ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ
مِنَ بَنِي تَمِيمٍ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ قَالَ
سِوَايَ .

۴۳۱۶: حضرت عبد اللہ بن ابی الجداء سے روایت ہے انہوں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے: قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ شمار میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے سوا۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابن ابی الجداء سے پوچھا تم نے یہ حدیث نبی سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا
سَمِعْتُهُ .

۴۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ

جَابِرٌ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَذَرُونَ مَا خَيْرَ نَبِيٍّ رَبِّي اللَّيْلَةَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ خَيْرَ نَبِيٍّ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ ابْنُ الْجَنَّةِ ابْنُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِهَا : قَالَ هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

ہے نبیؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو مالک نے آج کی رات مجھ کو کون سی دو باتوں میں اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا: پروردگار نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ یا میں تیری آدمی امت کو جنت میں داخل کر دیتا ہوں یا تو شفاعت کی اجازت لے لے میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہم کو آپؐ کی شفاعت نصیب کرے۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

پاپ: دوزخ کا بیان

۳۸: بَابُ صِفَةِ النَّارِ

۴۳۱۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر جڑوں میں سے ایک جڑ ہے اور اگر وہ دوبار بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے فائدہ نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۴۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ يَعْلَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نَفِيعِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَ لَوْ لَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا وَ أَنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا .

۴۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت میں اور اُس نے عرض کیا اے مالک! میں خود ایک دوسرے کو کھا گئی۔ آخر مالک نے اس کو دوسانس لینے کا حکم دیا ایک سردی میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو یہ دوزخ کے زمہریر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اسکی گرم ہوا ہے۔

۴۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَيْتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا : فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشَّتَاءِ وَ نَفْسٌ فِي الصَّيْفِ فَشِدَّةٌ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا وَ شِدَّةٌ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ نِ سَمُومِهَا .

۴۳۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اس کی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اس کی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک

۴۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ: ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْقَدَتْ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَبْيَضَتْ ثُمَّ أَوْقَدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَحْمَرَتْ ثُمَّ

أَوْ قَدِثَ أَلْفَ سَنَةٍ فَمَا سَوَدَّتْ فِيهِ سَوْدَاءُ كَسَالِئِ الْمَظْلَمِ.

سلگائی گئی تو وہ سیاہ ہوگئی اب اس میں ایسی سیاہی ہے۔ جیسے اندھیری رات میں ہوتی ہے۔

۴۳۲۱: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ: فَيُقَالُ أغمِسُوهُ فِي النَّارِ غَمْسَةً فَيَغْمَسُ فِيهَا ثُمَّ يُقَالُ لَهُ أَيْ فُلَانُ أَهْلُ أَصَابِكِ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيمٌ قَطُّ وَيُوْتَى بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِينَ ضَرًّا وَبَلَاءً فَيُقَالُ أغمِسُوهُ غَمْسَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَغْمَسُ فِيهَا غَمْسَةً فَيُقَالُ لَهُ أَيْ فُلَانُ أَهْلُ أَصَابِكِ ضَرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُولُ مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضَرٌّ وَلَا بَلَاءٌ.

اے فلانے تو نے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا مجھے کبھی سختی اور بلا نہیں پہنچی۔

۴۳۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا عَيْسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْكَافِرِينَ لَيُعْظَمُ حَتَّىٰ إِنَّ ضُرْسَهُ لَا عَظْمَ مِنْ أَحَدٍ وَفَضِيلَةَ جَسَدِهِ عَلَىٰ ضُرْسِهِ كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلَىٰ ضُرْسِهِ.

۴۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أَقِيْشٍ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيَلْتَنِيذَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظَمُ لِلنَّارِ حَتَّىٰ يَكُونُ أَحَدًا زَوَايَاهَا.

۴۳۲۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک کافر (دوزخ میں) بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اس سے اس کی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اس کا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا تمہارے دانت سے بڑا ہے۔

۴۳۲۳: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے میں حارث بن قیس ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے کہ انکا شمار مضرکی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت میں سے ایسا بھی ہوگا جو دوزخ کیلئے بڑا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہو جائیگا۔

۴۳۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں پر رونا بھیجا جائے گا وہ روئیں گے یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں میں نالوں کی طرح نشان بن جائیں گے اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو وہ بہہ جائیں۔

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا حق اس کے ڈرنے کا ہے اور مت مرو مگر مسلمان رہ کر اور فرمایا کہ اگر ایک قطرہ رقوم (دوزخیوں کی خوراک) کا زمین پر ٹپک آئے تو ساری دنیا والوں کی زندگی خراب

کردے پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی کھانا نہ ہوگا۔

۴۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: دوزخ کی آگ سارے بدن کو کھالے گا مگر سجدے کا مقام چھوڑ دے گی اللہ نے آگ پر اس کا کھانا حرام کر دیا ہے یعنی جو اعضاء سجدہ کرنے میں لگتے ہیں ان میں سجدہ کے مقام محفوظ رہ جائیں گے ان سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعض مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے۔

۴۳۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو لائیں گے اس پل صراط پر کھڑا کرائیں گے اور کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ یہ آواز سن کر گھبرا کر ڈرتے ہوئے اوپر آئیں گے ایسا نہ ہو کہ وہ جہاں ہیں وہاں سے نکالے جائیں پھر پکارا جائے گا اے دوزخ

۴۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَرِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ فَيَسْكُونُ حَتَّى يَنْقَطِعَ الدَّمُوعُ ثُمَّ يَسْكُونُ الدَّمُ حَتَّى يَصِيرُ فِي وَجُوهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأَخْذُودِ لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ.

۴۳۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [ال عمران: ۱۰۲] وَ لَوْهَ أَنَّ قَطْرَةَ مِنَ الرُّقُومِ قَطَرَتْ فِي الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعِيشَتَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُهُ؟

۴۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِيِّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ.

۴۳۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ رَجُلَيْنِ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ: فَيُطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ فَرِحِينَ أَنْ يُخْرَجُوا مِنْ

مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا .
 وَالْو! وَهُوَ أَوْ عَلَى خَوْشٍ خَوْشٍ كَمَا شَيْدَانِ - كَمَا
 قَالُوا نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيَوْمَرُ بِهِ فَيَذْبَحُ
 عَلَى الصَّرَاطِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كِلَاهُمَا خُلُودٌ فِيمَا
 تَجِدُونَ لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا .
 ہوگی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہہ دیا جائے گا اب دونوں فرشتے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں موت کبھی نہ آئیگی۔

باب : جنت کا بیان

۳۹ : بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

۴۳۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدُّتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
 مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ
 بَشَرٍ .
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمِنْ بَلَدِهِ مَا قَدْ أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ
 عَلَيْهِ أَفْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ
 قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة : ۱۷] .
 قَالَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَفْرَهُ وَهَذَا مِنْ قُرَاتِ
 أَعْيُنٍ .
 ۴۳۲۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ سامان اور
 لذتیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نہ دیکھا اور نہ کسی
 کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر وہ گزرا۔
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان لذتوں کو تو چھوڑ دو جن
 کو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دی ان کے سوا کتنی بے شمار
 لذتیں ہوں گی اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو ﴿فَلَا
 تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا
 كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ تک۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں
 قراءت العین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور مشہور قرأت قرۃ العین ہے بہ صیغہ واحد یعنی کوئی نفس نہیں جانتا جو مومنین کے
 لئے آنکھوں کی ٹھنڈکیں چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔

۴۳۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
 حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ لَشَبْرٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا (الدُّنْيَا وَ
 مَا فِيهَا) .
 ۴۳۲۹ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بالشت
 برابر جنت میں ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اس
 سب سے بہتر ہے۔

۴۳۳۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ ثَنَا
 أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ۴۳۳۰ : حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کوڑا رکھنے کے

برابر جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور ما فیہا۔

مَوْضِعٌ سَوَاطِئِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۴۳۳۱: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جنت میں سو درجے ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور جنت کا درمیان بھی وہی ہے اور عرش فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْهَضُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنْ أَغْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنْ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا مَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ.

۴۳۳۲: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا کوئی شخص جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے کپکپے ہوئے اور بی بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ الْآ مُشْمِرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ نُوْرٌ يَتَلَا لَأَوْرِيحَانَةٌ تَهْتَرُ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهْرٌ مُطْرَدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيحَةٌ وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءٌ جَمِيلَةٌ وَحُلَلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ فِي دَوْرٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بِهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشْمِرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَصَّ عَلَيْهِ.

۴۳۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: اول جماعت جو جنت میں جائے گی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ پھر ان سے قریب ایک بہت روشن تارے کی طرح آسمان میں نہ وہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ ناک سکیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا اور ان کی

۴۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءِ أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّي فِي السَّمَاءِ إِصْنَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَقَلَّبُونَ

امشأطهم الذهب و رشحهم المسك و مجاموهم
الألوة أزواجهم الحور العين أخلافهم على خلق رجل
و اجد على صورة أبنهم آدم ستون ذراعاً.

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ حَدِيثِ بْنِ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

۴۳۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جنت میں اس کے دونوں کنارے سونے سے بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یاقوت اور موتی ہیں اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

۴۳۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ غَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ مَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالذَّرُّ تَرْبُتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ مَاءُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَشَدُّ بَاطِنًا مِنَ التَّلْحِجِ.

۴۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے اس کے سایہ میں (گھوڑے کا) سوار سو برس تک چلتا ہے گا اور درخت تمام نہ ہوگا اتنا بڑا ہے اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَظِلِّ مَمْدُودٍ﴾ یعنی جنت میں لمبا اور دراز سایہ ہے۔

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الضَّرِيرُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسِيرُ الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَ لَا يَقْطَعُهَا.
وَ أَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ وَ ظَلِّ مَمْدُودٍ.

۴۳۳۶: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا: کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعَشْرِينَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْنَأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ فِيهَا سُوقٌ.
قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ

اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کے لئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود نمودار ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ سب کرسیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہیں ہیں درجہ میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلاں تجھ کو یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں

الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤَدَّن لَهُمْ فِي مَقْدَارِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَرُؤُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَرُؤُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَ يَتَّبِدَى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ زَبَرِجَدٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَ مَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَ يَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَ مَا فِيهِمْ ذَنْبٌ عَلَى كُتُبَانَ الْمَسْكَ وَ الْكَافُوهِرِ مَا يَرُؤُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْهَكَرَاتِي بِأَفْضَلِ مِنْهُمْ سَجِلَسَا.

قال ابو هريرة قلت يا رسول الله! هل نرى ربنا؟ قال نعم هل تتمازون فيه رؤية الشمس والقمر ليلة البدر؟ قلنا: لا قال كذلك لا تتمازون في رؤية ربكم عز وجل ولا يبقى في ذلك المجلس احد الا حاصره الله عز وجل محاصرة حتى انه يقول للرجل منكم الا تذكر يا فلان يوم عملت كذا وكذا؟ يذكره بعض عذارته في الدنيا فيقول يا رب اقلم تغفيري فقول: بلى فبسعفة مغفرتي بلغت منزلتك هذه فينما هم كذلك غشيتهم سخابة من فوقهم فامطرت عليهم طينا لم يجذوا مثل ريحنا قط ثم يقول قوموا الى ما اعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتهم (قال) فسأني سوفا قد حفت به الملائكة فيه ما لم تنظر العيون الى مثله ولم تسمع الاذان ولم يحظر على القلوب قال فيحمل لنا ما اشتهينا ليس يباع فيه شيء ولا يشتري وفي ذلك السوق يلتقي اهل الجنة بعضهم بعضا فيقبل الرجل ذوا المنزل المرفعة فيلقى من هو دونه (وما فيهم ذنب) فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضي اجر حدينه حتى يتمثل له عليه احسن منه

وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَسْبَعِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا .
 قَالَ ثُمَّ نَصَرَفَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَتَلَقَانَا أَرْوَجُنَا
 فَيَقْلُنَا مَرْحَبًا وَ أَهْلًا : لَقَدْ جِئْتِ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ
 وَالنَّطِيبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ
 رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يُحْفِنَا أَنْ نَقْلُبَ بِمِثْلِ مَا نَقْلَبْنَا .
 ہوں گے کہ ناگہاں ایک ابر اوپر سے آن کر ان کو
 ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برسائے گا ویسی خوشبو
 انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پھر پروردگار فرمائے گا
 اب اٹھو اور جو میں نے تمہاری خاطر کے لئے تیار کیا
 ہے اس میں جو جو تمہیں پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں
 ہوں گی جن کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ دل پر ان کا خیال گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے
 لئے اٹھا دیا جائے گا نہ وہاں کوئی چیز کیے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنت والے ایک دوسرے سے
 ملیں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس
 اور ٹھانڈ دیکھ کر ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے کم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بہتر لباس بن جائے گا
 اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے مکان میں لوٹیں گے
 وہاں ہماری بیبیاں ہم سے ملیں گے اور کہیں گے مرحبا و اہلا! تم تو ایسے حال میں آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو
 اس سے کہیں عمدہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان کے جواب میں کہیں گے آج ہم اپنے پروردگار کے
 پاس بیٹھے۔

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدِ الْأَزْرَقِيُّ أَبُو مَرْوَانَ
 الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَرْبُودَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُهُ
 اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا رَوَّجَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَوْجَةً
 ثِنْتَيْنِ مِنَ النُّجُورِ الْعَيْنِ وَسَبْعِينَ مِنْ مِيرَاتِهِ مِنْ أَهْلِ
 النَّارِ مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قَبْلُ شَهِيٍّ وَلَهُ ذَكَرٌ لَا
 يَنْشِي .
 قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ مِنْ مِيرَاتِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ
 يَعْنِي رَجُلًا دَخَلُوا النَّارَ فَوَرِثَ أَهْلَ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ كَمَا
 وَرِثَتْ امْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ .
 حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ نبی نے
 فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اس کو
 ستر پر دو یعنی بہتر بیبیاں نکاح میں کر دے گا تو دو بڑی
 آنکھ والی حوروں میں سے عنایت فرما دے گا اور ستر
 بیبیاں جن کا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے ان
 میں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت خوبصورت ہوگی
 اور اس کا ذکر ایسا ہوگا جو کبھی نہ جھکے گا۔ ہشام بن خالد
 نے کہا دوزخ والوں میں سے وہ مرد مراد ہیں جو دوزخ
 میں جائیں اور اہل جنت ان کی عورتوں کے وارث
 ہو جائیں گے۔ جیسے فرعون کی بی بی اس کے وارث بھی
 اہل جنت ہو جائیں گے کیونکہ وہ مؤمنہ تھی۔

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي
 حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن جب اولاد کی خواہش کرے گا جنت میں تو حمل اور وضع حمل اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہو جائے گا اس کی خواہش کے موافق۔

عَنْ غَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهُي .

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل نکلے گا) اُس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ وہاں جائے گا اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا پھر مالک فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہے پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی وہ لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے پروردگار فرمائے گا جا جنت میں داخل

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا . الْجَنَّةُ رَجُلٌ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ حَبْرًا فَيُقَالُ لَهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ فَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: اتَّسَخَّرْتُ (أَوْ تَضَحَّكَ يَبِي) وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ .

فَكَانَ يُقَالُ هَذَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا .

ہو جا تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کرے گا اے مالک تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا مجھ سے ہنتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو آپ نے یہاں تک کہ آپ کے اخیر دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں۔

۴۳۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنت کو تین بار مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو جنت

۴۳۴۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں داخل کرے اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو پناہ میں رکھ دوزخ سے۔

مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرَهُ مِنَ النَّارِ.

۴۳۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اُسکے دو ٹھکانے نہ ہوں ایک جنت میں دوسرا جہنم میں۔ جب وہ مرجاے گا اور دوزخ میں چلا گیا (معاذ اللہ) تو جنت والے اس کا ٹھکانا لاوارث سمجھ کر لے لیتے ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ ”وہی وارث ہیں جو وارث ہوں گے فقط فردوس کے“۔ کے یہی معنی ہیں۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنْزِلَانِ : مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ فَإِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَهُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ .“